

جہنم عشق

ملیشہ رانا



"شاہواٹھ بھی جاؤ آخر کب تک سوؤں گے کس نے کہا ہے اتنی لیٹ تک کام کرنے کو۔۔۔"

ایہا آج پھر شاہ دل کے کمرے میں موجود اسے نیند سے جگانے کی جدوجہد میں مصروف تھی جبکہ وہ تھا کہ ایہا کی آواز سنتے ہی کروٹ بدل کر ایک سرہانہ اپنے کان پر رکھ چکا تھا یعنی ایہا کو مکمل اگنور کیا تھا اس نے اور یہ بات بھلا کہاں برداشت تھی ایہا کو۔۔۔۔۔ تبھی ایک جھٹکے سے اس نے شاہ دل کا کمبل کھینچا اور پھر وہی سرہانہ جو شاہ دل اپنے کان پر رکھ چکا تھا اسے کھینچتے ہوئے پھر سے شاہ دل کو اٹھنے کا بولنے لگی۔۔۔۔

"یار کیا مسئلہ ہے سونے کیوں نہیں دے رہی ہو۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے چڑھ کر بولا تو ایہا غصے سے تن جانے والے تیکھے نقوش کے ساتھ شاہ دل کو گھورنے لگی۔۔۔۔

"ابھی اٹھو شاہو اور تیار ہو کر مجھے یونی لے کر چلو۔۔۔۔"

"یونی کیوں جانا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟"

ایہا کی بات پر شاہ دل برا سامنہ بتاتا وجہ دریافت کرنے لگا۔۔۔

"تمہارے لئے دلہن دیکھنے جانی ہے اب اور کتنے بوڑھے ہو گے اسی لیے شادی کروا رہی ہوں تمہاری۔۔۔۔"

"بے وقوف انسان یونی کیوں جاتے ہیں پڑھنے نا اتنی تو کامن سینس ہونی ہی چاہیے تم میں۔۔۔۔"

ایہا نے جل کر شاہ دل کو جواب دیا جس پر بجائے برا منانے کے شاہ دل کھل کر مسکرا نے لگا۔۔۔۔

دلہن تو میرے سامنے موجود ہے تو پھر بھلا تمہیں کیا ضرورت پڑی ہے ڈھونڈنے کی، میں ہوں نا میں کر لوں گا شادی بس تم پڑھائی کا بہانہ چھوڑ کر ہاں کر دو۔۔۔۔"

شاہ دل کے بات پر سیکنڈوں میں ایہا کے گال سرخ ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر شاہ دل اور کھکھلا اٹھا تھا۔۔۔۔

"باتیں کرنا بند کرو اور تیار ہو کر نیچے آؤ بی جان ویٹ کر رہی ہیں تمہارا۔۔۔۔"

اپنی جھنپ مٹانے کو ایہا نے بغیر شاہ دل کو دیکھے تیزی سے کہا اور پھر فوراً کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ اس کے جاتے ہی شاہ دل ایہا کی حرکت پر مسکراتے ہوئے اپنا بستر ٹھیک کرتا ہاتھروم میں گھس گیا۔۔۔۔۔

"اٹھ گیا شاہ۔۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان کے سوال پر کرسی کھینچ کر بیٹھ رہی ایہا نے سر کو اثبات میں ہلایا اور پھر بی جان کو دیکھنے لگی کہ کہیں وہ غصے میں تو نہیں۔۔۔۔۔

"ایک تو مجھے اس لڑکے کی سمجھ نہیں آتی آخر کیا ضرورت ہے اسے پولیس میں جاب کرنے کی، جب خاندانی اتنا بڑا بزنس ہے تو اسے مکمل ٹائم دے، لیکن نہیں اسے تو شوق چڑھا ہوا ہے مجرموں کو سلاخوں کے پیچھے دھکیلنے کا۔۔۔۔۔"

"آدھی رات کو گھر میں گھسا تھا سوچا کہ میں سو رہی ہوں گی تو مجھے علم نہیں ہو گا لیکن میں بھی اسی کی ماں ہوں۔۔۔۔۔"

بی جان مسلسل غصے سے بولے جارہی تھیں جب جلدی سے ایہا نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے انھیں ریلکس رہنے کا اشارہ کیا کہ کہیں ان کی طبیعت ہی نہ بگڑ جائے وجہ ان کا ہاٹ پشینٹ ہونا تھا۔۔۔۔۔

اپنے ماں باپ کی وفات کے بعد ایہا کا واحد رشتہ اور سہارا بی جان ہی تو تھیں جو اسے کبھی اپنی ماں کی بہن نہیں بلکہ ہمیشہ اپنی ماں کی لگی تھیں۔۔۔۔۔

بی جان نے بھی تو اسے تب سے اپنی بیٹی کی طرح پالا تھا جب وہ صرف 3 سال کی تھی اور ایک کار ایکسیڈنٹ میں ایہا کے والدین خالق حقیقی سے جا ملے تھے تب بی جان اپنے شوہر کے ساتھ ایہا کو اپنے پاس لے آئی تھیں۔۔۔۔۔

اور بچپن سے ہی یہ طے کر چکی تھیں کہ ایہا کو ہمیشہ وہ اپنے پاس رکھیں گی جو صرف شاہ دل سے شادی کروانے کی صورت میں ممکن تھا۔۔۔۔۔

شاہ دل بھی ایہا کو بچپن سے ہی پسند کرتا تھا اور یہ بات بی جان کے لیے بھی سکون کا باعث تھی۔۔۔۔۔

اپنے شوہر کی وفات کے بعد جب شاہ دل پولیس میں جاب کرنے کی ضد کرنے لگا تو بی جان نے بہت منع کیا کیونکہ وہ اپنے شوہر کے بعد اپنے اکلوتے بیٹے کو کھودینے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھیں مگر پھر اپنے جان سے عزیز بیٹے کی ضد کے آگے انھیں ہی ہتھیار ڈالنے پڑے۔۔۔۔

لیکن اب وہ ایہا کی گریجویشن کے بعد شاہ دل اور اس کی شادی کروانے کا سوچے بیٹھی تھیں۔۔۔۔

"بی جان آپ پلیز زغصہ نہیں کریں آپ کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔۔۔"

بی جان کے لیے فکر اور پریشانی ایہا کی لہجے اور چہرے دونوں سے صاف ظاہر تھی۔۔۔۔

"السلام علیکم گرلز!!!"

"کیا حال ہے میری ینگ لیڈی کا۔۔۔۔؟؟؟"

ابھی ایہا بی جان کو سمجھا ہی رہی تھی جب شاہ دل ڈانگ ٹیبل کے قریب آتے ہوئے پیچھے سے بی جان کو گلے لگاتے ہوئے شرارت سے گویا ہوا یہ بھی ایک انداز تھا اس کا روٹھی ہوئی بی جان کو منانے کا جس میں وہ فوراً کامیاب بھی ہو گیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہوں آگئی اب میری یاد۔۔۔۔"

بی جان کے شکوے پر شاہ دل کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔۔

ارے میری بی جان کو میں بھولا ہی کب تھا جو یاد کروں گا بھول تو میں ہمیشہ اسے جاتا ہوں جو آپ کے پاس بیٹھی ہے۔۔۔۔"

"کون ہے یہ۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان کا موڈ بحال کرنا جانتا تھا وہ تبھی ایہا کے بارے میں ایسا کہا اور اگلے ہی لمحے بی جان ایہا کی حمایت میں بولنا شروع ہو گئیں۔۔۔۔

"بھول کر تو دیکھو پھر بتاتی ہوں تمہیں میں، یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا بیٹا جی کہ ایہا مجھے ہمیشہ تم سے زیادہ عزیز ہے اور رہے گی نکچی ہے وہ میری۔۔۔۔"

ناشتہ کر رہی ایہا کے چہرے پر پیار کرتے ہوئے بی جان نے شاہ دل کو جتایا تو وہ بھنوں کو جنبش دیتے ہوئے ایہا کو اشارہ کرنے لگا کہ وہ بی جان کا موڈ کیسے ٹھیک کر چکا ہے یعنی ایہا کو خود کو شاباشی دینے کا بولا۔۔۔۔

"تم کھڑے کیوں ہو بیٹھ کر ناشتہ کرو۔۔۔۔"

سوری بی جان بٹ میں بہت جلدی میں ہوں تو وہاں آفس میں کچھ کھانے کو منگوا لوں گا، جلدی اٹھو ایہا ورنہ یہی چھوڑ جانا ہے میں نے تمہیں۔۔۔۔۔

بی جان کے خود کو ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کا کہنے پر شاہ دل اپنی وائچ میں ٹائم دیکھتے ہوئے انہیں جواب دے کر ایہا کو چلنے کا بولنے لگا تو وہ بے چاری بھی بھلا کیا کرتی جب جانا ہی اس ظالم کے ساتھ تھا۔۔۔۔

تبھی ایک سخت گھوری کے ساتھ شاہ دل کی بات مانتے ہوئے وہ اپنی چادر اور بیگ لینے اپنے کمرے کی جانب چل پڑی کیونکہ تیار تو وہ پہلے ہی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔
دوسری جانب بی جان اب شاہ دل کی کلاس لگا رہی تھیں کہ وہ خود تو بھوکا جا ہی رہا ہے ساتھ ایہا کو بھی کھانے نہیں دیا۔۔۔۔

ایہا بھی ہمیشہ بی جان کے سامنے مظلوم بن جاتی تھی جیسے اب چپ چاپ شاہ دل کی بات مان لی جبکہ اسکے سامنے وہ ایک لڑکا طیارے کی مانند ہوتی تھی جو پمپہشہ سیدھا اس پر گرنے کو تیار رہتا تھا۔۔۔۔۔
بچپن سے ہی وہ دونوں لڑتے جھگڑتے بھی تھے اور دونوں کا ایک دوسرے بغیر گزرا بھی ممکن نہیں تھا اب ایجنڈیفرنس بھی تو صرف 6 سال کا ہی تھا ان میں۔۔۔۔

اس لئے ایہا اس کا نام لینے کے ساتھ اسے تم کہہ کر ہی بلاتی تھی جس پر بی جان نے بھی کبھی منع نہیں کیا تھا لیکن اب کچھ سالوں سے ایہا بی جان کے سامنے شاہ دل سے بد تمیزی بھی نہیں کرتی تھی اور لڑتی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

وجہ ان کا بچپن میں طے ہونے والے رشتے کا علم ہونا تھا جو اسے کچھ سالوں پہلے ہی پتہ چلا تھا۔۔۔۔

"آ بھی جاؤ سست لڑکی ورنہ جارہا ہوں میں۔۔۔۔"

بی جان کی ڈانٹ کی پرواہ کیے بغیر انھیں ہگ کر کے شاہ دل ایہا کو آواز دیتا گھر سے باہر کی سمت بڑھنے لگا تو وہ بھی اپنا بیگ کاندھے پر لٹکاتی بھاگتی ہوئی بی جان کے پاس آئی اور پھر ان کے گلے لگنے کے بعد اپنے سر پر بی جان کا بوسہ لے کر شاہ دل کے پیچھے ہی دھوڑ پڑی۔۔۔۔

اور ان دونوں کو یوں جاتے دیکھ کر بی جان نے دل سے ان دونوں کی سلامتی کی دعا کی۔۔۔۔

"ٹھیک 3 گھنٹے بعد کالج پہنچ جانا سر حامد کی چھٹیاں چل رہی ہیں تو جلدی فری ہو جاؤں گی میں، یاد سے ٹائم پر پہنچ جانا ورنہ تم جانتے ہی ہو مجھے۔۔۔۔"

جیسے ہی گاڑی ایہا کے کالج کے سامنے رکی ویسے ہی اس نے شاہ دل کو حکم نہیں نہیں دھمکی دی جس کا جواب شاہ دل نے سر کو ہاں میں ہلا کر دیا اور پھر ایہا کے کالج میں انٹر ہوتے ہی خود بھی گاڑی سٹارٹ کر کے پولیس اسٹیشن کی جانب دھوڑا دی۔۔۔۔

شاہ دل اپنے آفس میں بیٹھا ایک کیس کو سٹیڈی کر رہا تھا جب اچانک اس کی نظر سامنے دیوار پر موجود گھڑی پر

ٹائم دیکھتے ہی اسے ایہا کی بات یاد آئی اور وہ فائل بند کرتا اپنی چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا اس سے پہلے وہ آفس سے باہر نکلتا سامنے سے اسی سمت آرہے کمیشنر صاحب کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔۔۔۔

"سر آپ یہاں۔۔۔۔"

"بتانا ہوں سب بیٹھو ادھر۔۔۔۔"

کمیشنر صاحب کے چہرے کے تنے ہوئے نقوش شاہ دل کو بہت کچھ سمجھا رہے تھے یقیناً کوئی بہت بری بات کرنے ہی وہ ادھر آئے تھے۔۔۔۔

کمیشنر صاحب کی بات کا جواب سر ہلا کر دیتے ہوئے وہ ان کی بات سننے لگا جس وجہ سے وہ ایہا کو بتانا بھی بھول گیا کہ وہ آج اسے پک کرنے پہنچ نہیں سکے گا اور ایہا آج خود واپس گھر چلی جائے زیادہ تر ایہا خود ہی واپس اکیلی گھر جاتی تھی وجہ شاہ دل کی مصروفیات تھیں جو وہ اسے پک کرنے کا بھی ٹائم نہیں نکال پاتا تھا

اور جب بھی وہ ایسے کرتا اسی دن ایہا اور بی جان سے ڈانٹ پڑتی تھی اسے۔۔۔۔۔
خیر اب تو ایہا اور بی جان دونوں عادی ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

دوسری جانب جب ایہا کالج سے باہر نکلی تو اسے شاہ دل کہیں بھی دیکھائی نہ دیا شاہ دل کی لاپرواہی پر ایہا
پیشانی بھی بل ڈالے اسے کال کرنے لگی مگر اس کا نمبر سالیٹ پر ہونے کی وجہ سے اسے پتہ ہی نہیں چل
رہا تھا۔۔۔۔۔

شاہ دل کی اس حرکت پر نا جانے کیوں آج ایہا کو بہت غصہ آیا اور وہ اسی غصے کے زیر اثر پولیس اسٹیشن
جانے کا فیصلہ کر چکی تھی جبکہ آج تک اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا لیکن آج قسمت بھی اسے کسی کے جینے کی
وجہ بنانے کا سوچے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔



"سر آپ سب جانتے بوجھتے ہوئے بھی کیسے اس گھٹیا انسان کے جرم کو انور کرتے ہوئے اسے آزاد چھوڑ
سکتے ہیں سر ان جیسے لوگوں کی وجہ سے ہی ہمارے معاشرے کی عورتیں محفوظ نہیں ہے وہ باہر نکلنے سے
ڈرتی ہیں سر۔۔۔۔۔"

شاہ دل کا غصہ اس وقت ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا وہ معاشرے سے برائی ہی تو ختم کرنا چاہتا تھا مگر آج
اسی کے سینئر اسے ان درندوں کو آزاد چھوڑنے کا بول رہے تھے۔۔۔۔۔

"ان باتوں سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے انسپکٹر شاہ دل میرے لیے صرف اتنا ضروری اور لازمی ہے کہ
میری فیملی محفوظ رہے تم نہیں جانتے ان لوگوں کی بات نہ مان کر میری فیملی کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے اور
میں یہ افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"

بے چارگی اور اپنی فیملی کے لئے خوف کمیشنر صاحب کے چہرے پر صاف موجود تھا۔۔۔۔۔

"لیکن سر آپ میری بات۔۔۔۔۔"

"شاہ دل یہ میرا حکم ہے یعنی تمہارے سینئر کا حکم جو تمہیں ہر حال میں ماننا ہے۔۔۔۔۔"

"جی سر۔۔۔۔۔"

کمیشنر صاحب کا حتمی فیصلہ سنتے ہی شاہ دل سپاٹ چہرے کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

جب ابھی وہ اپنے آفس سے باہر ہی نکلا تھا کہ کسی سے بری طرح ٹکرایا وہ شخص یقیناً اس کے آفس میں ہی داخل ہو رہا تھا جس وجہ سے اچانک ان دونوں کا ٹکراؤ ہو گیا مگر اپنے غصے کی وجہ سے شاہ دل اس شخص کا چہرہ نہ دیکھ سکا اور پولیس اسٹیشن سے باہر نکلنے لگا ارادہ ایہا کو پک کرنے کا تھا جب ابھی وہ گاڑی کو پولیس اسٹیشن سے کچھ آگے ہی بڑھا پایا تھا کہ اچانک سے اپنی موبائل کی رنگ بنتی سنائی دی۔۔۔۔۔ نمبر دیکھتے ہی اس نے جلدی سے کال پک کی۔۔۔

"انسپکٹر شاہ دل کہاں ہو تم فوراً اپنے آفس پہنچو۔۔۔۔۔"

کمیشنر صاحب کے حکم سن کر کال کاٹنے کے بعد اس نے زور سے اپنا سٹیئرنگ ویل پر مارا اور پھر گاڑی کو بیک کرنے لگا۔۔۔۔۔

5 منٹ کی ڈرائیو کے بعد بڑے بڑے قدم اٹھاتے جیسے ہی شاہ دل اپنے آفس میں داخل ہوا تو سامنے کمرے میں کوئی اور شخص بھی موجود تھا جو کے ٹانگ پر ٹانگ رکھے کالے کپڑوں میں ملبوس تھا اس کی سمت کمر کیے ہوئے تھا جبکہ شاہ دل کی چیئر پر کمیشنر صاحب براجمان تھے۔۔۔۔۔

اسی شخص کے خاص بندے نے ایک معصوم لڑکی غریب لڑکی کو زیادتی کا نشانہ بنا کر بے رحمی سے قتل کر دیا تھا جسے چھوڑنے کا ابھی کچھ دیر پہلے کمیشنر صاحب نے اسے حکم دیا تھا۔۔۔۔۔

"شاہ دل سلام کرو۔۔۔۔۔"

"اسلام و علیکم۔۔۔۔۔!!!"

سلام کے جواب میں اس شخص نے ہاتھ ہلا دیا جس پر غصہ تو بہت آیا شاہ دل کو مگر وہ ہونٹوں کو باہم بھیج کر غصہ کنٹرول کرنے لگا۔۔۔۔۔

"شاہ دل معافی مانگو ملک صاحب سے۔۔۔۔۔"

"سر کیا کہا آپ مے معافی مانگو میں مگر کس لئے اگر میری کوئی غلطی ہوتی سر تو میں ضرور معافی مانگتا مگر اب۔۔۔۔۔"

"ہاں بھی تم تو بہت بڑی کوئی فینس ہستی ہو جو اپنا فرض تک نہیں نبھاسکتے۔۔۔۔۔"

شاہ دل کی آگے کی بات پیچھے سے ایہا کی آواز سن کر اس کے منہ میں ہی دم توڑ گئی تھی۔۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو ایہا۔۔۔۔؟؟؟"

"رپورٹ درج کروانے آئی ہوں تمہاری۔۔۔۔"

ایہا کی یہاں آمد شاہ دل کو غصہ ہی تو دلا گئی تھی تبھی وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے باہر کی طرف لے جانے لگا مگر ایہا کے آفس سے باہر نکلنے سے پہلے وہ کالے لباس والا شخص چہرہ موڑے اسے سر سے پاؤں تک غور سے دیکھ چکا تھا۔۔۔۔

ایہا تم کیا پاگل ہو گئی ہو جو منہ اٹھا کر یہاں چلی آئی یا کتنی دفعہ کہا ہے تمہیں کہ پولیس اسٹیشن عورتوں کے آنے کی جگہ نہیں ہے پھر بھی تم حد کرتی ہو یا۔۔۔۔۔

کیوں میرے ہونے والے شوہر کا تھانہ ہے میں تو جب چاہوں گی تب آؤں گی یہاں اور اس سے تم بھی مجھے نہیں روک سکتے۔۔۔۔

شاہ دل کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے ایہا الٹا اسے دھمکی دینے لگی۔۔۔۔۔

"اچھا میری ماں اب کیا یہیں رہنے کا ارادہ ہے چلو تمہیں گھر چھوڑ دوں۔۔۔۔"

ایہا کا یہ انداز چٹکیوں میں شاہ دل کا غصہ ختم کر کے مسکراہٹ بکھیرنے کا باعث بنا تھا جسے فوراً اپنے ہونٹوں میں چھاتے ہوئے وہ ایہا کو آنے کا اشارہ کرتے گاڑی کی سمت بڑھنے لگا جبکہ اس کی مسکراہٹ کو لاکھ چھپانے کے باوجود بھی ایہا دیکھ چکی تھی تبھی اپنے کالر ٹھیک کرتی ہوئی خود کو داد دیتی وہ بھی شاہ دل کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔۔



ایہا بچے جا کر شاہ دل کو بلا لاؤ میں تو اسے کہہ کہہ کر تھک گئی ہوں مگر وہ کسی صورت بھی نہیں مان رہا۔۔۔۔

رات کو جیسے ہی ایہا بریانی کی ڈش اٹھائے کچن سے نکلتی ہوئی دیکھائی دی ویسے ہی بی جان نے اسے شاہ دل کو کھانے پر بلانے کا کہا۔۔۔۔

"آپ فکر ہی نہ کریں بی جان ابھی کان کھینچ کر لاتی ہوں اسے جو میری بی جان کی بات بھی نہیں مان رہا۔۔۔۔"

"کچھ کہا بیٹے تم نے۔۔۔۔؟؟؟"

دُش کو کھانے کے میز پر رکھتے ہوئے ایہا منہ میں ہی بر بڑائی تھی جب بی جان نے اس سے سوال کیا۔۔۔۔

"کچھ نہیں بی جان وہ میں کہہ رہی تھی کہ آپ بالکل فکر نہیں کریں میں ابھی منا کر لاتی ہوں شاہ دل کو۔۔۔۔"

ایک خوبصورت سی مسکراہٹ کے ساتھ بی جان کو تسلی دیتی وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔



دروازے کو ہلکا سانوک کر کے وہ کمرے میں انٹر ہوئی تو اسے شاہ دل ٹائٹ بلب کی دھیمی سی روشنی میں بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔

شاہو کس بات کا ماتم منارھے ہو جو بی جان کو کھانے پر بلانے پر بھی منع کر دیا پتہ بھی ہے وہ کتنی ٹینشن میں ہیں کچھ کھا بھی نہیں رہی۔۔۔۔"

سوئچ بورڈ سے بلب جلا کر پورے کمرے میں روشنی پھیلا دینے کے بعد وہ سیدھی شاہ دل کے سر پر جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

"یار کہانا میں نے نہیں کھانا کچھ بھی اس وقت دل نہیں کر رہا میرا بھوک نہیں ہے پھر کیوں تنگ کر رہی ہو۔۔۔۔"

شاہ دل کا انداز بے حد بے زاری لیے ہوئے تھا جس کا ایہا پر تو کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔

"ایسے کیسے تم کہہ سکتے ہو کہ تمہارا کھانے کو دل نہیں کر رہا اور بھوک نہیں ہے بے حس انسان اپنے معصوم سے پیٹ کی تو فریادیں سن لو جو چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ مجھے کچھ کھانے کو دے دو ورنہ سوسائڈ کر لینی ہے میں نے، کیا ہو گیا ہے بھوکڑ پہلے تو دوسروں کے لیے بھی کھانا نہیں چھوڑتے تھے آج اتنے ڈرامے کیوں کر رہے ہو۔۔۔۔"

ایہا کی اس بات پر بھی شاہ دل مکمل خاموش رہا یعنی کوئی بہت بڑی بات تھی جو شاہ دل کو پریشان کر رہی تھی یہی سوچتے ہوئے ایہا سنجیدگی سے اس کے قریب بیڈ پر بیٹھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس کا کاندھا ہلایا۔۔۔۔

"سنو شاہ خاموش کیوں ہو آخر کیا ہوا ہے جو تم اتنے سیڈ ہو بتاؤ بھی۔۔۔۔"

"یار کچھ نہیں آج بہت نا انصافی ہوئی ہے مظلوموں کے ساتھ، کمشنر صاحب نے ایک امیر زادے سے ڈر کر انتہائی گھٹیا گناہگار درندے کو آزاد کر دیا۔۔۔۔۔"

ایہا کے اصرار پر شاہ دل نے اسے آج والا واقعہ بتا دیا۔۔۔۔

"وہ یہ تو سچ میں بہت بری بات ہے بہت ظلم ہے غریبوں کے ساتھ، لیکن تم فکر مت کرو اس جیسے انسانوں کا فیصلہ اللہ کی عدالت میں بہت بہتر ہوتا ہے، اب تم چلو باہر کھانے کے لیے بی جان کب سے ویٹ کر رہی ہیں۔۔۔۔"

ایہا سے دل کی بات سن کر شاہ دل کو بھی کافی سکون ملا تھا مگر جیسے ہی ایہا اس کے ہاتھ کو تھام کر اٹھانے لگی ویسے ہی شاہ دل نے نہایت محبت سے ایہا کے ہاتھوں کو پکڑ کر چوما اور پیار بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"ریلی ایہا میں بہت لکی ہوں کہ تم میری ہونے والی ہمسفر ہو جو نہ صرف مجھے سمجھتی ہو بلکہ اتنی محبت کرتی ہو کہ۔۔۔۔۔"

"تھنک یو سوچ اب چلو بھی۔۔۔۔"

ایہا شرماتی ہوئی اسے آنے کا بول کر تیزی سے نیچے بی جان کے پاس چلی گئی اور شاہ دل بھی اس کے جاتے ہی خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

"ارے واہ بیٹے ماں کی بات مانی نہیں اور ایہا کے ایک دفعہ کہنے پر ہی بھاگے بھاگے چلے آئے۔۔۔۔"

بی جان جتنا نہ بھولی۔۔۔۔

مگر ان کی اس بات پر جہاں ایہا شرمائی تھی وہیں شاہ دل بی جان آپ بھی ناکہ کر ان کو کمر سے ہگ کر چکا تھا۔۔۔

"بہت لگا لیے مسکے اب بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔۔۔۔"

بی جان نے ایک ہاتھ سے شاہ دل کو کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکراتے ہوئے ان سے الگ ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

"کیا نام ہے اس کا۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان نے تلخ لہجے میں امجد سے سوال کیا جبکہ اس کا غصہ دیکھ کر امجد کافی حد تک خوفزدہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

"جی جی معاف کر دیجئے ملک صاحب وہ جی اس لڑکی کی ساری معلومات حاصل کرنے میں تھوڑی دیر ہو گئی اصل میں۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے امجد وضاحت پیش کرتا فرمان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ کروا دیا اور ایہا کے بارے میں بولنے کو کہا۔۔۔۔۔

"جی ملک صاحب اس کا نام ایہا جمال ہے، عمر ۱۹ سال، خواتین یونیورسٹی میں 13 ویوں جماعت میں پڑھتی ہے، ماں باپ بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے تب سے اپنی خالہ کے گھر ہی رہتی ہے اور اور ملک صاحب اس کی خالہ کے بیٹے سے بچپن سے منگنی طے شدہ ہے اور اب جلد ہی دونوں کی شادی۔۔۔۔۔"

ایہا کا نام کسی اور کے ساتھ سنتے ہی فرمان نے شدید تیش میں ہاتھ میں پکڑا گلاس زور سے دیوار میں پٹخا جس سے امجد فوراً چپ کر گیا یعنی بات مکمل کرنے کی بھی ہمت نہ ہوئی اس کی۔۔۔۔۔

"جس چیز پر ملک فرمان کا دل آ جائے تو اس پر ہمیشہ کے لیے میرے نام کا ٹیگ لگ جاتا ہے۔۔۔۔۔"

"اور اگر میری ملکیت پر کسی نے بھی نظر رکھی تو میں آنکھیں نکال دوں گا اس کی۔۔۔۔۔"

فرمان کا چہرہ غصے کی زیادتی سے وحشت چھلکا رہا تھا جبکہ امجد نے وہاں سے جانے میں ہی اپنی بہتری سمجھی کیونکہ اس وقت فرمان کے ساتھ رہنا اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا وہ بہت کم غصہ کیا کرتا تھا مگر جب کرتا تھا تو اسے سنبھالنا اور سمجھنا بالکل ناممکن ہوتا۔۔۔۔۔

"یہ آخر کیا طریقہ ہے شاہ دل اسی وجہ سے میں تمہاری پولیس کی نوکری کے خلاف ہوں جب چاہتے ہیں کہیں بھی ٹرانسفر کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔"

بی جان کا غصہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا اس وقت تبھی شاہ دل ان کے گرد بازوؤں کا گھیرا بناتے ہوئے انھیں ریلیکس کرنے لگا اچانک اپنے ٹرانسفر ہو جانے پر حیران تو وہ بھی تھا مگر جانا تو مجبوری تھی تبھی اب اپنا بیگ اٹھائے وہ لاؤنج میں آیا اور پھر جانے سے پہلے انھیں اور ایہا کو اطلاع دی کیونکہ وہ اگر کل رات ہی یہ بات بتا دیتا تو یقیناً بہت غصہ کرنا تھا بی جان نے اور وہ ایسا کبھی بھی ہونے نہیں دے سکتا تھا کیونکہ غصے میں ہمیشہ بی جان کی طبیعت خراب ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔

"میری پیاری بی جان بس کچھ دن کی ہی بات ہے پھر میرا ٹرانسفر دوبارہ یہیں پر ہو جائے گا آپ فکرنا کریں میری رہائش کے لیے وہاں پر اتنا بڑا گھر دے رہے ہیں نوکر چاکر سب کچھ ہو گا وہاں پر بس یہ سمجھیں کہ میں تو مزے کروں گا مزے اور سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے بی جان کہ آپ کی لاڈلی کی چیخ نہیں سننی پڑے گی مجھے مطلب سکون ہی سکون۔۔۔۔۔"

شاہ دل بی جان سے الگ ہو کر شرارتی نظروں سے ایہا کو دیکھتے ہوئے بولا جبکہ اس کی بات پر ایہا کا موڈ سیکنڈوں میں چینج ہوا تھا وہ جو شاہ دل کے جانے پر اداس ہوئی بیٹھی تھی اب کمر پر ہاتھ باندھے ایک آئی برواٹھا کر اسے گھورنے لگی۔۔۔۔۔

"اچھا جی تو میں ہر وقت چیخ چیخ کرتی ہوں ہاں۔۔۔۔۔"

"تو اور کیا ہر وقت ہی تو بولتی رہتی ہو۔۔۔۔۔"

ایہا کی سوال پر شاہ دل نے مسکراتے ہوئے جھٹ سے جواب دیا مگر اس کی یہ بات اگلے ہی پل ایہا کو اداس کر چکی تھی۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے شاہو اگر ایسی بات ہے نا تو کہیں ایسا نا ہو کہ تم میری آواز سننے کے لیے بھی ترسو۔۔۔۔۔"

ایہا آنکھوں میں نمی لاتے ہوئے بولنے کے ساتھ اپنی نظریں چراگئی جب شاہ دل نے فوراً ٹرپ کے ایہا کی طرف بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔۔

"کیا پگلی کیسی باتیں کر رہی ہو میں تو مزاق کر رہا تھا تم خواجواہ میں سیر لیس ہو گئی، جان ہو تم میری اور میں اپنی جان کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتا۔۔۔۔"

شاہ دل کے اتنا کہنے کی دیر تھی جب ایہا جو کب سے اپنی بات کہنا چاہتی تھی جلدی سے بولی۔۔۔۔

"تو کیوں جارہے ہو شاہو مت جاؤ نا مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔۔"

ایہا کو افسردہ ہوتے دیکھ کر شاہ دل نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دینی چاہی۔۔۔۔۔

"مجبوری ہے ایہا جانا پڑے گا لیکن انشا اللہ ایک ہفتہ کے بعد تمہارا شاہو تمہاری آنکھوں کے سامنے ہو گا پھر جی بھر کے دیکھنا تم مجھے۔۔۔۔۔"

"بس شاہ دل اب میں تمہاری بالکل نہیں سنو گی اور تمہارے واپس آتے ہی میں تم دونوں کی شادی کروا دوں گی سمجھے۔۔۔۔۔"

بی جان جو کب سے چپ چاپ کھڑی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھیں اچانک شاہ دل کی بات کاٹتے ہوئے گویا ہونیں جس پر ایہا تو ایہا ساتھ شاہ دل بھی شرمانے لگا۔۔۔۔۔

"بی جان پہلے جانے تو دیں چہرہ ہی واپس آؤں گا آپ سے زیادہ ویٹھے مجھے اپنی زندگی کو زندگی بنانے کا۔۔۔۔۔"

ایہا کو نظروں کے حصار میں لیے شاہ دل ایک جذب کے عالم میں بولا تو بی جان نے شفقت سے اس کی پیشانی چومی اور دعائیں دیتی ہوئی اسے سفر کے لیے روانہ کر دیا۔۔۔۔۔

"آمنہ تمہیں پتہ ہے کہ آج میں بہت زیادہ خوش ہوں۔۔۔۔۔"

دوپہر کا وقت تھا جب ایہا جو کہ آمنہ (اس کی اکلوتی بیسٹ فرینڈ) کے ساتھ یونیورسٹی کی کینیٹین میں بیٹھی برگر کھا رہی تھی اچانک برگر واپس پلیٹ میں رکھتی ہوئی کولڈرنک کا گھونٹ بھر کر مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"کیوں تمہاری کیا شادی ہونے والی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کے اس سوال پر آمنہ نے برگر کا بڑا سا بائٹ لیتے ہوئے لا پرواہی سے کہا جبکہ ایہا اس کے جواب پر زور زور سے سر کو ہاں میں جنبش دینے لگی۔۔۔۔

"آمنہ آمنہ آمنہ تمہیں کیسے پتہ چلا۔۔۔۔"

اس وقت ایہا کی ایکسائٹمنٹ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔

"تمہاری یہ پیاری نہیں نہیں بلکہ بہت پیاری سہیلی ایک ہفتے کے بعد دلہن بننے والی ہے۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی ایہا نے ہنستے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا دوسری طرف آمنہ آنکھیں پھاڑے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"یار کیا سچ میں قسم کھا اپنی۔۔۔۔"

"تمہاری قسم بالکل سچ ہے یہ پہلے تو مجھے بھی یقین نہیں آیا تھا لیکن اب لگتا ہے کہ اس سے بڑا کوئی اور سچ ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔"

آمنہ کی قسم کھا کر ایہا ایک جذب کے علم میں بولتی گئی وہیں آمنہ کے کھانے کی سپیڈ اور بڑھ گئی۔۔۔۔

"اچھا ویسے یہ تو بتاؤ کہ دلہامیاں ہیں کون۔۔۔۔"

مسلل چباتے ہوئے آمنہ نے دو لمبے کا پوچھا تو ایہا ترچھی نظروں سے اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

"موٹی پھر سے بھول گئی نابڑی بھلکڑھو تم صرف سارا دن کھانے کا ہی کام ہے، ارے پگلی میری جان میری بچپن کی شوہو اور کون، یار میری محبت ایک ہفتے کے بعد اپنی منزل تک پہنچ جائے گی، شاہو ہمیشہ کے لیے میرا شو جائے گا وہ سبھی جواب حقیقت میں تبدیل ہونے والے ہیں جو میں کب سے دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔"

بات کرتے کرتے ایہا شاہ دل کے خیالوں میں کھو گئی جب آمنہ چٹکی بجا کر اسے خیالوں کی دنیا سے واپس کھینچ کر لائی۔۔۔۔

"اچھا تو مسز شاہ دل اتنی بڑی خوشی کی بات ہے تو ٹریٹ تو بنتی ہے نا۔۔۔۔"

آمنہ نے فوراً اپنے مطلب کی بات کی۔۔۔۔

"ہاں ہاں میری موٹو آج تو تم جو منگو انا چاہو منگو او تمہیں سب ملے گا آج۔۔۔۔"

ایہا بڑا اتر کر بولی خوشی اس کے ہر انداز سے چھلک رہی تھی۔۔۔۔

"تو ٹھیک ہے سمو سے سمو سے چاہیئے مجھے ابھی کے بھی۔۔۔۔"

فری کے کھانے کی بات پر آمنہ حد سے زیادہ جزباتی ہو گئی تھی وہیں ایہا کو اپنی خوشی میں خلاف معمول اس کی یہ حرکت بھی ہنسنے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے فکر نہیں کرو آج تو میں تمہیں پورے کینٹین کے سمو سے کھلا دوں گی۔۔۔۔"

ایہا کا جواب سنتے ہی دونوں زور سے ہنسنے لگ گئیں جب اچانک یونیورسٹی کے پیون نے آکر ان کی باتوں میں خلل ڈالا۔۔۔۔

"وہ جی پرنسپل صاحبہ آپ کو اپنے آفس میں بلا رہی ہیں کہہ رہی ہیں کہ آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔۔"

پیون کی بات پر ایہا اور آمنہ دونوں حیران ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میں آتی ہوں۔۔۔۔"

سر ہلاتے ہوئے ایہا نے پیون کو وہاں سے بھیجا اور پھر آمنہ کو "میں ابھی آتی ہوں" کہہ کر کینٹین سے باہر نکل گئی وہیں آمنہ اب ایہا کی پلیٹ میں پڑا برگر اٹھا کر اسے بھی کھانے لگی۔۔۔۔

پرنسپل کے آفس پہنچتے ہی ایہا نے دروازہ نوک کر کے اندر آنے کی اجازت مانگی جو کہ اسے فوراً ہی مل گئی۔۔۔۔

آؤ آؤ ایہا بیٹا کیسی ہو۔۔۔۔؟؟؟

"جی میم الحمد للہ میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

پرنسپل کے سوال پر ایہا بھی مسکرا کر بولی آج خلاف معمول ان کا لہجہ شفقت سے بھرپور تھا۔۔۔۔

"میں بھی بالکل سہی ہوں ابھی بیٹے یہ آپ سے کوئی ملنے آئے ہیں بات کر لو آپ ان سے شاید کوئی بہت ضرورت بات کرنی ہے۔۔۔۔"

اپنی چیئر سے اٹھ کر پرسپل کمرے سے باہر نکلتے ہوئی گویا ہوں وہیں ایہا اس بات پر حیران اور تھوڑی پریشان ہو گئی کہ آخر اس سے کون ملنے یہاں یونیورسٹی میں آئے گا وہ بھی کوئی مرد۔۔۔۔

"آپ کون۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا زبان اپنے خشک ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے انھیں تر کرنے کے بعد سامنے بیٹھے شخص سے مخاطب ہوئی تو وہ شخص جو ایہا کی طرف کمر کیے کر سی پر بیٹھا تھا اچانک اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا رخ ایہا کی جانب کیا۔۔۔۔

"تمہارا عاشق۔۔۔۔"

فرمان اپنی آنکھوں پر لگے گلاسز کو ہٹا کر غور سر سے پاؤں تک ایہا کا جائزہ لینے لگا اس کی نظروں میں کچھ تو ایسا ضرور تھا جو ایہا کو عجیب لگا۔۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہیں آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

اس وقت ایہا کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا مگر مقابل کو پرواہ ہی کب تھی۔۔۔۔

"اچھا تو یہ الفاظ برے لگے تمہیں چلو تمہارا دیوانہ یا پھر تمہارے ہونے والا شوہر یہ ٹھیک ہیں۔۔۔۔"

فرمان بولنے کے ساتھ ایہا کی طرف قدم بڑھانے لگا جب اس کی خود کو جھلسا رہی نظروں کے علاوہ اس کے ارادے بھانپتے ہوئے ایہا تیزی سے دروازے کی سمت بڑھی اکیلی اس خوفناک شخص کے ساتھ ایک ہی روم میں موجود رہنا ایہا کو نا صرف غیر مناسب لگا بلکہ خوفزدہ بھی کر گیا۔۔۔۔

فرمان کی باتوں کے علاوہ اس کی نظریں بہت کچھ واضح کر رہی تھیں تبھی وہ یہاں سے باہر نکلتا چاہتی تھی مگر اس سے پہلے وہ دروازے کے ہینڈل کو بھی چھو پاتی فرمان جو ایہا کے پیچھے ہی موجود تھا اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر کھینچنے کے بعد ایہا کو دیوار کے ساتھ لگا کر اسے باہر جانا سے روکا۔۔۔۔

جبکہ اس اچانک حملے پر ایہا کے منہ سے ہلکی سی چیخ برآمد ہوئی جو اس سے پہلے مزید بلند ہوتی فرمان نے اپنا ایک ہاتھ ایہا کی گردن میں ڈال کر اس کے ہونٹوں کے ساتھ اپنے ہونٹ جوڑ دیے جس سے اس نے ایہا کی چیخ وہیں پر دبا دی۔۔۔۔

یہ سارا عمل فرمان نے چند سیکنڈوں میں سرانجام دیا تھا تبھی ایہا خود کو سنبھال نہ پائی مگر جیسے ہی اسے فرمان کے دھکتے ہنٹوں کا لمس جھلسانے لگا تو وہ اپنا پورا زور لگا کر دھکیلتے ہوئے فرمان کو خود سے دور کرنے لگی مگر یہ بھی کہاں ممکن تھا۔۔۔۔۔

فرمان تو جیسے بھول ہی گیا تھا کی خود کو ایہا سے جدا بھی کرنا ہے یوں ہی ایہا پر اپنی بے تابیاں لٹاتے ہوئے وہ سانسوں کا تبادلہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تقریباً پانچ منٹ بعد جب اسے ہوش آیا تو وہ ایہا پر ترس کھاتے ہوئے جو کب سے کوششیں جاری رکھے ہوئی تھی نرمی سے ایہا کے ہونٹوں کو آزاد کر گیا مگر دور وہ ابھی نہیں ہوا تھا بلکہ اب وہ ایہا کے چہرے کے بے حد نزدیک کھڑا اس کی بے ترتیب سانسوں کو شمار کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

مگر ایہا اپنی اتھل پتھل سانسوں کے ساتھ ہی فرمان کو اپنے قریب کھڑا دیکھ کر بہت خوفزدہ ہو گئی اور پھر بغیر کچھ بولے ایک زور کا دھکا اسے دینے کے بعد آنکھوں میں آنسو بھرے تقریباً بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

فرمان بھی ایہا کو دیکھنے میں اس قدر مگن تھا کہ اس کے ایک دھکے ہر ہی اس سے دور ہو گیا مگر ایہا کو یوں بھاگتے دیکھ کر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔۔

"میں گھر جا رہی ہوں میم۔۔۔۔۔"

جیسے ہی ایہا آفس سے باہر نکلی تو وہ وہاں موجود پرنسپل کو دیکھ کر نرم آنکھوں سے ان سے بولی۔۔۔۔۔

"نہیں تم ایسے ٹائم سے پہلے اپنے گھر نہیں جاسکتی ہو چپ چاپ اپنی کلاس میں جا کر بیٹھو گھر جانے کا بہانا چاہیے ہوتا ہے تم جیسوں کو جاؤ واپس۔۔۔۔۔"

ایہا کی بات سنتے ہی پرنسپل نے فوراً غصے سے اسے ڈانٹ دیا تو ایہا پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے آمنہ کے پاس جانے لگی کہ راستے میں اسے حور مل گئی۔۔۔۔۔

حور ہمیشہ سے ہی ایہا سے جلتی تھی وجہ ایہا کی ذہانت اور خوبصورت تھی جو حور کو جلن میں مبتلا کر دیتی اس وقت بھی وہ ایہا کی کتاب تھامے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

"یہ کیا تمہاری ہے۔۔۔۔۔"

چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لائے اس نے ایہا سے سوال کیا۔۔۔۔

"دو میری کتاب واپس۔۔۔۔"

دائیں ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ایہا نے اپنی کتاب مانگی وہیں حور کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔

"نہیں دیتی واپس جو کرنا ہے کر لو۔۔۔۔"

حور کا انداز انتہائی حقارت لئے ہوئے تھا نا جانے وہ اس طرح ایہا پر کیا ظاہر کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

"تم جیسی گھٹیا عورتیں میرے سٹینڈرڈز کی نہیں ہیں جو میں تمہارا مقابلہ کرتی پھروں، میں تو تم جیسوں سے صرف بات کرنا بھی اپنی بے عزتی سمجھتی ہوں۔۔۔۔"

حور کی ہٹ دھرمی اور غرور ایہا کو بھی شدید غصہ دلا گیا تو وہ جو منہ میں آیا وہی بول گئی جبکہ اس بات پر حور نے آپے سے باہر ہوتے ہوئے ایہا کے چہرے پر زور دار تپھر سید کر دیا۔۔۔۔

اور حور کی یہ جرأت اسی سمت آرہے فرمان سے پوشیدہ نہ رہ سکی دوسری سمت ایہا بے چاری تو پہلے ہی اتنی دکھی اور ٹینشن میں تھی حور کی اس حرکت پر پھر سے رو کر وہاں سے بھاگتی چلی گئی۔۔۔۔

[LRI]

دوپہر کے وقت دروازے کی گھنٹی کی آواز سن کر جیسے ہی بی جان نے دروازہ کھولا ویسے ہی ایہا جو شاید راستے سارے بھی روتے ہوئے آئی تھی بی جان کو ایک نظر دیکھ کر بھاگ کر اپنے کمرے میں گھس گئی وہیں بی جان ایہا کو روتے ہوئے دیکھا کر شدید پریشان ہو گئیں کیونکہ ایسا زندگی میں پہلی دفعہ ہوا تھا کہ ایہا یوں روتے ہوئے گھر واپس آئی ہو۔۔۔۔

"یا اللہ خیر ایہا بچے کیا ہوا ہے آخر رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کو پکارتے ہوئے بی جان اس کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہونے لگیں مگر ایہا نے دروازہ لوک کر لیا تھا جس سے بی جان کو مزید پریشانی نے آن گھیرا۔۔۔۔

"ایہا بیٹے دروازہ تو کھولو بات تو بتاؤ آخر ہوا کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"پلیز بیٹے تمہیں یوں دیکھ کر میرا دل بہت گھبرا رہا ہے اسی ٹینشن میں کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے ہاٹ اٹیک آ جائے۔۔۔۔"

بی جان دل پر ہاتھ رکھے ایک ہاتھ سے ایہا کے کمرہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بولیں تو ایہا جو دروازے کے ساتھ ہی ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی رو رہی تھی اچانک تڑپ کر اٹھی اور دروازہ کھول کر بی جان کے سینے سے جا لگی وہ اس وقت ہچکیوں کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

بی جان نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے چپ کروانے کی کوشش کی مگر وہ تو زار و قطار روئے ہی جا رہی تھی خیر یہ بات تو خود اسے بھی معلوم نہیں تھی کہ وہ حور کے تھپڑ کی وجہ سے رو رہی ہے یا فرمان کی اس گندی حرکت پر۔۔۔۔۔

"بچے مجھے بتاؤ تو سہی بات کیا ہے کچھ بولو تو سہی۔۔۔۔"

بی جان نے یوں ہی ایہا کو اپنے ساتھ لگائے جا کر بیڈ پر اسے بیٹھایا اور پھر شفقت سے اس کی پیشانی چومتے ہوئے ایک بار پھر سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

ایہا اس وقت بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی کہ اگر اس نے بی جان کو اس گھٹیا شخص کے بارے میں بتایا تو اگے سے ان کا کیاری اکشن ہو گا کیونکہ بی جان تو پہلے ہی ایسے معاملوں میں بہت محتاط تھیں انہوں نے تو سیدھے سیدھے اس کی پڑھائی ہی چھڑوا دی تھی۔۔۔۔ اس لیے اس نے نظریں جھکائے صرف حور کے تھپڑ والی بات بی جان کو بتادی جس کو سنتے ہی بی جان کا غصہ منٹوں میں حد سے زیادہ بڑھا تھا۔۔۔۔۔

"تم نے بدلے میں اسے کچھ نہیں کہا ایہا۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان کے سوال پر ایہا نے سر کو نفی میں جنبش دی۔۔۔۔۔

"کیا۔۔۔۔؟؟؟"

"تمہاری اس حرکت کے بعد مجھے تو تم میری بھانجی لگ ہی نہیں رہی، ابھی کے ابھی مجھ سے وعدہ کرو ایہا کے صبح ہی تم اس لڑکی کو دو تھپڑ مار کر حساب پورا کرو گی۔۔۔۔۔"

اس وقت بی جان کا چہرہ غصے کی زیادتی سے دھک رہا تھا جسے دیکھ کر ایک پل کے لیے تو ایہا بھی خوفزدہ ہو گئی اور ایہا کو ڈرتے دیکھ کر بی جان خود کو نارمل کرنے لگیں۔۔۔۔۔

"ایہا بچے جب ہم لوگوں کی باتوں کو اگنور کرتے ہیں بدلے میں انھیں جواب نہیں دیتے تو وہ سر پر چڑھ جاتے ہیں خود کو ناجانے کون سی مخلوق تصور کرنے لگتے ہیں مگر ان جیسوں کو ان کی اوقات دیکھانی بہت ضروری ہوتی ہے اور مجھے مکمل یقین ہے کہ میری بچی اچھے سے میری بات سمجھ چکی ہے۔۔۔۔۔"

بی جان کے سمجھانے پر ایہا بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی کہ اس کی چپی فرمان کے حوصلوں کو بڑھاوا دینے کا باعث بنے گی مگر وہ ایسا کبھی نہیں ہونے دے سکتی بی جان کی ہمت دینے پر ایہا کے اندر بھی تھوڑی سی جرأت اور حوصلہ پیدا ہوا تو اس نے تیزی سے اپنے آنسو صاف کیے اور پھر بی جان کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر انھیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"جی بی جان آپ فکر نہیں کریں اب سے سب سے ہی ان کی ہر بات اور حرکت کا حساب لوں گی۔۔۔۔۔"

"یہ چیز میری بچی یہ کی نامیری بیٹی والی بات۔۔۔۔۔"

ایہا کا جواب سنتے ہی بی جان ایہا کو اپنے گلے لگا کر ایک بار پھر اس کی پیشانی چوم کر اسے فریش ہو کر باہر آنے کا بولتیں کمرے سے باہر نکل گئیں۔۔۔۔۔

اور دوسری طرف ان کے وہاں سے جاتے ہی ایہا نے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کر کے وارڈروب سے اپنے کپڑے لے کر باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔

رات کی چاندنی اپنی روشنی ہر جگہ بکھیرے ہوئے تھی جب ایہا اپنے کمرے کی کھڑکی میں بیٹھی اس چاند کو اداس بیٹھی دیکھ رہی تھی اسے اس وقت شاہ دل کی شدت سے یاد آرہی تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ یوں ہی ناجانے کتنی دیر تک اسی پوزیشن میں بیٹھی رہتی کہ اچانک اس کے فون کی رینگ بجنی شروع ہو گئی ایہا نے چونک کر موبائل اٹھا کر دیکھا تو کوئی رانگ نمبر تھا کچھ دیر تک موبائل کی سکریں کو دیکھتے ہوئے کچھ سوچ کر بالآخر اس نے کال اٹینڈ کر لی اور پھر موبائل اپنے کان سے لگا لیا۔۔۔۔۔

"ہیلو کون۔۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کے سوال کے بدلے میں آگے سے کوئی جواب نہیں ملا پیشانی پر بل ڈالے اس نے دو تین دفعہ مزید ہیلو ہیلو کہا لیکن آگے سے جواب نہ ملنے پر ایہا نے غصے سے فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

ابھی وہ اپنا غصہ کم بھی نہ کر پائی تھی جب 2 منٹس بعد پھر سے کال آنے لگی ابیہا نے سوچا شاید شاہ دل اس سے مزاق کر رہا ہے اسی سوچ کے زیر اثر اس نے دوبارہ کال اٹینڈ کر لی مگر اس دفعہ بھی آگے سے کوئی جواب موصول نہ ہوا شدید غصے سے تپتے ہوئے ابھی ابیہا بتائیں ہی سنانے والی تھی کہ جلدی سے کال کاٹ دی گئی۔۔۔۔

ابیہا صبح سے پہلے ہی بہت پریشان تھی اب تو غصے میں پاگل ہی ہونے لگی تھی کہ اچانک پھر سے اس کے موبائل نے بجنا شروع کر دیا تو ابیہا نے بنا نمبر دیکھے تیزی سے کال اٹھائی اور نان سٹاپ بولنا شروع کر دیا اس نے تو یہ بھی نہ دیکھا فون پر ہے کون۔۔۔۔

"سوری یار نہیں کرتا دوبارہ کال باتیں تو ناسناؤ۔۔۔۔۔"

ابیہا کا ارادہ ابھی اور ناجانے کتنی باتیں سنانے کا تھا جب شاہ دل معصومیت سے بولنے کے بعد رونے کا ڈرامہ کرنے لگا۔۔۔۔

"شاہو یہ کیا تم ہو۔۔۔۔۔؟؟؟"

"کیوں کسی اور کی کال کا انتظار کیا جا رہا تھا۔۔۔۔۔"

جہاں ابیہا حیرانگی سے خود کو یقین دلا رہی تھی وہیں شاہ دل کا جواب سن کر پھر سے غصے میں مبتلا ہو گئی۔۔۔۔

"میری پوری دنیا صرف تم ہو شاہو اور مرتے دم تک تم ہی رہو گے اتنی گندی بات کر بھی کیسے ہو تم بلکہ سوچ بھی کیسے ہو ہاں جواب دو۔۔۔۔۔"

اس وقت ابیہا کا اس قدر غصہ ہونا شاہ دل کو حیران ہی تو کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے یار سوری معاف کر دو غلطی ہو گئی لیکن تم ہو کہ باتیں ہی سنائی جا رہی ہو سیدھے طریقے سے کہہ دو بات نہیں کرنی مجھ سے، یہ ناہوسکا کی حال چال پوچھ لو کہ میرا سفر کیسا گزرا ہے کیا کیا ہے میں نے سارا دن یہ سب پوچھو لیکن یہاں تو صرف باتیں سننے کو مل رہی ہیں۔۔۔۔۔"

شاہ دل کی بات ابیہا کو فوراً اثر مندہ کر گئی اور ساتھ ہی سارا غصہ بھی اڑن چھو ہو گیا۔۔۔۔۔

"سوری شاہو مجھے معاف کر دو۔۔۔۔"

اپنی غلطی کا اعتراف ایہا نے فوراً کر دیا جس سے شاہ دل کو شرارت سو جھنے لگی۔۔۔۔

"شاہو کہو یا باہو ایسے تو تمہیں بالکل معافی نہیں ملے گی۔۔۔۔"

"اچھا جی تو کیسے کریں گے جناب مجھے معاف۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کی شرارت پر بھی ایہا بے زاری ظاہر کرنے لگی لیکن شاہ دل کو بھلا کہاں فرق پڑنا تھا۔۔۔۔

آآ معافی تو صرف ایک شرط پر ملے گی کہ مجھے تمہاری۔۔۔۔

اتنا کہہ کر شاہ دل خاموش ہو گیا مگر ایہا کی بے چینی بڑھنے لگی۔۔۔۔

"ہاں میری کیا جلدی بولو شاہو۔۔۔۔"

ایہا نے اپنی بے قراری کا اظہار کیا تو شاہ دل کے چہرے پر موجود مسکراہٹ گہری ہونے لگی۔۔۔۔

"مجھے تمہاری ایک پیاری سی بڑی سی کسی چاہیے۔۔۔۔"

"کیا کہا تم نے۔۔۔۔؟؟؟"

یہ بات سن کر ایہا کو فرمان کی دوپہر والی حرکت یاد آئی تو وہ پھر سے تیش میں آگئی۔۔۔۔

"تمہیں شرم نہیں آتی ایسی بات کرتے ہوئے۔۔۔۔"

"کیا یار فون میں سے ہی تو مانگ رہا ہوں اتنا ہائپر کیوں ہو رہ۔۔۔۔"

ابھی شاہ دل اپنی بات مکمل بھی نہ کر پایا تھا کہ ایہا سے غصے سے فون بند کر دیا۔۔۔۔

شاہ دل مسلسل بار بار ایہا کو سوری کے میسجز کر رہا تھا اور لگاتار کالز کیے جا رہا تھا لیکن ایہا نہ تو اس کی کال

اٹھا رہی تھی اور نا ہی میسجز کا جواب دے رہی تھی اسی طرح کرتے ہوئے ناجانے کب وہ گہری نیند سو

گئی۔۔۔۔

صبح جب ایہا کی آنکھ کھلی تو اچانک اس نے اپنا موبائل چیک کیا جہاں شاہ دل کی تقریباً 200 سوری کے

میسجز دیکھ کر ایہا کو بہت پچھتاوا ہوا۔۔۔۔

اس نے شرمندگی سے شاہ دل کو کال کی جب ابھی پہلی رینگ ہی ہوئی تھی کہ شاہ دل نے فوراً فون آٹھا لیا۔۔۔۔

"سوری یار معاف کر دو۔۔۔۔"

شاہ دل کی سوری کہنے پر ایہا جو پہلے ہی رونے کی تیاری کر رہی تھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔
"شاہو پلیز ز معاف کر دو مجھے کچھ زیادہ ہی اوور ری ایکٹ کر دیا میں نے، کل رات پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا سوری نا۔۔۔۔"

"ریلیکس ایہا چھوڑو یار رات گئی بات گئی۔۔۔۔۔"

شاہ دل کو ایہا کا یوں رونا تکلیف ہی تو دے رہا تھا تبھی اسے تسلیاں دینے لگا جس کا اثر بھی ہوا۔۔۔۔
"تم کیا ساری رات نہیں سوئے۔۔۔۔۔؟؟؟"

نہیں کیونکہ میری جان مجھ سے ناراض تھی تو بھلا مجھے کیسے نیند آ جاتی۔۔۔۔۔"

ایہا کے سوال پر شاہ دل مسکرا کر بولا وہیں ایہا کو ایک سکون سا اپنے اندر اترتا ہوا محسوس ہوا کہ دنیا میں اس سے بھی اتنی محبت کرنا والا شخص ہے جو کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑے گا پھر بھلا کوئی اس کا کیسے کچھ بگاڑ سکتا ہے۔۔۔۔

"اچھا ایہا میں کچھ دیر سکون کی نیند سو جاؤں تو تم سے بعد میں بات کروں گا۔۔۔۔"

ایک ہاتھ سے اپنی جمائیاں روکتے ہوئے شاہ دل نے ایہا سے فون بند کرنا کو کہا جب کال کاٹنے سے پہلے ایہا نے اسے ایک زوردار کس دے دی جس پر شاہ دل نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"یار بتا کر تو دیتی میں ابھی مرنے والا تھا۔۔۔۔۔"

شاہ دل کی بات پر ایہا نے شرما کر کال کاٹ دی اور پھر مسکراتے ہوئے شاہ دل کے متعلق سوچنے لگی۔۔۔۔۔

"حوریار ویسے آج تو نے کمال کر دیا اس مغرور نہ چڑھی کو مزا چکھا دیا۔۔۔۔۔"

"یار بتا کر تو مارتی تھپڑ میں ویڈیو ہی بنا لیتی۔۔۔۔۔"

مریم زور زور سے ہنس کر حور سے راستے میں باتیں کر رہی تھی جب اچانک ایک کالے رنگ کی گاڑی رکی جس میں سے ایک بہت لمبا چوڑا شخص نکلا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے زبردستی حور کو گاڑی میں بیٹھا کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی کلوروفارم سے حور کو انہوں نے بے ہوش کر دیا تھا اور اب وہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے۔۔۔۔۔

حور کو کڈنیپ ہوتے دیکھ کر مریم ہڑبڑا کر بھاگتے ہوئے سیدھا حور کے گھر گئی اور روتے ہوئے انہیں سارا واقعہ سنا دیا یہ خبر سنتے ہی حور کی ماں تو بے ہوش ہونے والی تھیں مگر اس وقت انہیں اپنی بیٹی کی جان اور عزت کی زیادہ پرواہ تھی تبھی بامشکل خود کو سمجھا کر وہ اور مریم پولیس اسٹیشن چلی گئیں کیونکہ شوہر تو ان کے تھے نہیں اکیلی ہی نوکری کر کے حور کو پڑھا رہی تھیں اس لیے اب پولیس اسٹیشن بھی وہ خود ہی گئیں۔۔۔۔۔

مگر پولیس انسپکٹر کو سارا قصہ سنانے کے بعد بھی وہ اس بات کو سیریس نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔۔
"اوبی بی زیادہ تماشا نہیں کرو اس عمر کی لڑکیاں اپنے خاص فرینڈز کے ساتھ چلی جاتی ہیں انجوائے کرنے کے لئے، آجائے گی خود ہی رات تک۔۔۔۔۔"

اپنی بیٹی کے متعلق ایسی بات سن کر حور کی ماں تو صدمے سے نڈھال سی ہو گئی تھیں وہیں مریم نے کار کا نمبر نوٹ کر لیا تھا جسے اس نے پولیس انسپکٹر کو بتا دیا مگر نمبر سنتے ہی پولیس انسپکٹر کے چہرے پر خوف کے تاثرات چھانکے ساتھ ہی وہ پسینے سے شرابور ہونے لگا کیونکہ یہ گاڑی تو ملک فرمان کے خاص آدمی کی تھی دراصل پہلے بھی بہت سے کیسز میں اسی گاڑی کا نمبر شو ہوا تھا۔۔۔۔۔

"سر پلیز زچکھ کریں حور کی جان خطرے میں ہے وہ ایسی نہیں ہے وہ میرے ساتھ آج شاپنگ پر جا رہی تھی جب اچانک کوئی اسے لے گیا پلیز سر ہماری مدد کریں۔۔۔۔۔"

مریم کی التجا پر پولیس انسپکٹر جو کہ رومال سے اپنی پیشانی صاف کر رہا تھا اچانک غصے سے گویا ہوا۔۔۔۔۔
"جاؤ بی بی جاؤ یہاں سے ہم ہر کسی کی رپورٹ 24 گھنٹے بعد دراج کرتے ہیں، تو تب آنا رپورٹ لکھ لی جائے گی تمہاری۔۔۔۔۔"

پولیس انسپکٹر کے دو ٹوک انداز پر حور کی ماں ہاتھ جوڑ کر ان کی منتیں کرنے لگیں کہ 24 گھنٹوں تک تو نا جانے حور کے ساتھ کیا کچھ ہو جائے گا اس لئے ابھی سے کوئی ایکشن لیا جائے لیکن ان کی اتنی منت سماجت پر بھی پولیس انسپکٹر کے جوں تک نہ رینگے بلکہ وہ کانسیبل سے کسی کھانا آرڈر کرنے کا بولنے لگا مطلب صاف تھا کہ حور کی ماں اور مریم چلتی بنیں تو اب ان کا یہاں رکنا بنتا بھی نہیں تھا مریم نے سہارا دے کر حور کی ماں کو اٹھایا اور پولیس اسٹیشن سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

کچھ گھنٹوں کے بعد حور کو تھوڑا تھوڑا ہوش آنے لگ گیا تو اس نے اپنی دوبارہ بند ہو رہی آنکھوں کو با مشکل کھولتے ہوئے ارد گرد کا جائزہ لیا تب اسے خبر ہوئی کہ وہ تو ایک سنسان کمرے میں موجود ہے۔۔۔۔۔

آخر اس کے ساتھ ہوا کیا تھا کیسے اسے کسی گاڑی میں زبردستی بیٹھایا گیا تھا اور پھر اسے بے ہوش کر دیا گیا لیکن کیوں ابھی وہ یہی سب سمجھنے میں مصروف تھی کہ جب اچانک ایک بھاری آواز اسے ڈرانے کا باعث بنی۔۔۔۔۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی میری جان پر ہاتھ اٹھانے کی، کیسے کی تو نے اتنی جرات کہ تو اسے چھو بھی سکے بس نہیں چلتا میرا اور نہ اسے چھونے والی ہوا کا بھی قتل کر دو، جو اس کے بدن کو چھو کر گزرتی ہے کیونکہ اسے دیکھنے چھونے اور محسوس کرنے کا حق صرف ملک فرمان کے پاس محفوظ ہے صرف ملک فرمان کے پاس۔۔۔۔۔"

فرمان کے ہاتھ میں اس وقت بہت تیز چاقو تھا جو ہلکا ہلکا ہلاتے ہوئے وہ جنونی انداز میں بولتا ہوا حور کے قریب سے قریب تر آ جا رہا تھا وہیں حور فرمان کو دیکھ کر شدید خوفزدہ ہو گئی۔۔۔۔۔

"دیکھو میں نے کچھ بھی نہیں کیا کسی کو ہاتھ نہیں لگایا پلیز ز پھر بھی مجھے معاف کر دو جانے دو مجھے پلیز آخر تم"

"بند کر اپنی بکواس چپ کر بالکل چپ۔۔۔۔۔"

فرمان کی دھاڑ پر حور جو لگاتار بولے جا رہی تھی اچانک چپ کر گئی وجہ فرمان کا غصے میں حور کے سامنے موجود ٹیبل پر چاقو کو مارنا تھا اس کے عمل میں اس قدر سختی تھی کہ چاقو ٹیبل میں آدھا اندر گھس گیا۔۔۔۔۔

"آج کالج میں کیا اپنی ماں کو تھپڑ مارا تھا تو نے، کیا سوچا میری جان کا کوئی محافظ نہیں ہے جو تجھ جیسی دو ٹکے کی لونڈیاں اسے ہاتھ لگانے کی ہمت کریں گی مارا، کیسے تو نے۔۔۔۔۔"

فرمان چیختے ہوئے حور کے قریب آیا اور پھر ایک زور کا تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھپڑ میں اس قدر شدت تھی کہ حور زمین پر جاگری اور پھر منہ پر ہاتھ رکھے سہم کر فرمان کو دیکھنے لگی جو اس وقت کسی درندے کی کم نہیں لگ رہا تھا اور اب زور زور سے چیختے ہوئے وہ کمرے میں ٹہلنے لگا لیکن جیسے ہی پھر سے وہ حور کی جانب بڑھا ویسے ہی وہ خوف سے کانپتے ہوئے پھر سے بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔

"پانی لا امجد۔۔۔۔۔"

فرمان کے حکم پر امجد نے پانی کا جگ اٹھایا اور پھر اسے زمین پر بے ہوش پڑی حور کے منہ پر گرا دیا تو اگلے ہی پل وہ ہڑبڑا کر کھانستے ہوئے ہوش میں واپس آگئی لیکن فرمان کے ملنے والے حکم پر اس کا دل کیا کہ وہ بے ہوش ہونے کی جگہ مر ہی جاتی ایسا ہی خوف آرہا تھا اسے اس وقت۔۔۔۔۔

"امجد سنا نہیں تو نے ہاتھ اٹھا کر رکھ اس کا ٹیبل پر، میرے پاس اتنا فالٹو ٹائم نہیں ہے تیرے ڈرامے برداشت کرنے کا، تو نے میری جان کو ہاتھ لگایا نابلس تیرا یہ ہاتھ ہی کاٹ دینا ہے تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ ملک فرمان کی محبت کو ہاتھ لگانے کا انجام کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

فرمان لہو رنگ نظروں سے حور کو گھورتے ہوئے اس سے بولا تو وہ اپنی بندھور ہی سانسوں کے ساتھ گھٹی گھٹی آواز میں معافیاں مانگنے لگی لیکن یہ بھول تھی اس کی کہ اسے معافی مل جائے گی کیونکہ اس کے سامنے بھی ملک فرمان تھا جو کہ رحم نامی چیز سے کوسوں دور رہتا تھا۔۔۔۔۔

حور کی کسی منت سماجت پر کان دھرے بغیر فرمان کے اشارے پر امجد نے تیز دھار چاقو نکال کر حور کے ہاتھ پر وار کرنے لگا وہ چاہتے تو ایک ہی بار میں اس کا ہاتھ کاٹ کر الگ کر دیتے لیکن یہ بہت آسان سی سزا تھی ملک فرمان کے نزدیک، تبھی وہ اسے پل پل اذیت دینا چاہتا تھا اسی لیے حور کے ہاتھ پر لگاتار وار کیے جا رہے تھے جبکہ وہ درد سے چیخ چیخ کر بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔

"اس لونڈیا کو میری نظروں سے دور کرو ایک سیکنڈ بھی اور میں اس کی منحوس شکل نہیں دیکھ سکتا، گھر کے باہر پھینک اسے۔۔۔۔۔"

فرمان کا حکم ملتے ہی امجد نے سر کو ہاں میں جنبش دی تو فرمان حقارت بھری نظروں سے بے ہوش پری حور کو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ امجد رات ہوتے ہی حور کو اس کے گھر کے باہر چھوڑ کر واپس آ گیا۔۔۔۔۔ یوں ہی کتنی ہی دیر پڑے رہ کر حور کو تھوڑا سا ہوش آیا تو وہ گھسٹ گھسٹ کر دروازے کے قریب جاتے ہی اپنے بائیں ہاتھ کو دروازے پر مارنے لگی کیونکہ اس کا دایاں ہاتھ تو بالکل بے کار ہو چکا تھا کوئی حرکت محسوس نہیں ہو رہی تھی اسے۔۔۔۔۔

دروازے پر دستک سن کر جیسے ہی حور کی ماں نے دروازہ کھولا تو سامنے اپنی اکلوتی بیٹی کو اس ابتر حالت میں دیکھ کر وہ صدمے سے کتنی ہی دیر ہل نہ سکیں لیکن انھیں ہی اپنی بیٹی کو سنبھالنا تھا تبھی حور کی کراہ پر اسے سہارا دیے جلدی سے ہسپتال لے گئیں لیکن حور کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹرز کو اس کا ہاتھ کاٹنا پڑا۔۔۔۔۔

یعنی ملک فرمان کی یہ تھی سزا جسے حور پوری زندگی یاد رکھے۔۔۔۔۔

ایک دن کی چھٹی کے بعد سوموار کو جب ایہا واپس یونیورسٹی گئی تو پوری یونیورسٹی میں حور والا قصہ ایک وباء کی طرح پھیلا ہوا تھا تبھی اس بات کا علم ایہا کو بھی ہو گیا۔۔۔۔۔ ایہا آج حور کو بدلا لینے کے لیے ڈونڈھ رہی تھی لیکن یہ بات سن کر وہ بری طرح شوکڈ ہو گئی ساتھ ہی اسے حور پر ترس آنے لگا۔۔۔۔۔

اور وہ یوں ہی دکھ کی کیفیت میں اپنی کلاس کی جانب چلنے لگی آخر اب وہ بھی کیا کر سکتی تھی سوائے افسوس کرنے کے جو کہ وہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

رات کو ایہا گہری نیند میں مبتلا تھی جب اچانک کھڑکی کے ذریعے کوئی اس کے کمرے میں کوئی داخل ہوا مگر ایہا کو اس بات کا بھی ہوش نہیں تھا وہ تو سکون سے سوئی ہوئی تھی جیسے صدیوں کی نیند پوری کر رہی ہو۔۔۔۔۔

فرمان دے قدموں سے چلتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا اور پھر زمین پر ایہا کے قریب بیٹھ کر مسلسل ٹکٹکی باندھے اسے دیکھنے لگا اسے ایہا کی نیند پر رشک ہو رہا تھا جو اس کی نظروں کی تپش پر بھی اٹھ نہ پائی تھی

چاند کی روشنی میں ایہا کا خوبصورت چہرہ اس وقت کچھ زیادہ ہی روشن ہو رہا تھا جبکہ فرمان کے دل پر تو مانو بجلیاں گر رہی تھیں تو اچانک فرمان خود پر اور اپنی منہ زور جذبوں پر قابو نہ پاتے ہوئے کھڑا ہوا اور پھر بیڈ پر لیٹا ایہا کے نرم و نازک عنابی ہونٹوں پر جھک کر انھوں نے چومنے لگا اس کے لمس میں اس قدر شدت تھی کہ ایہا فوراً اٹھ گئی اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے فرمان کے سینے پر دباؤ ڈالے اسے زور سے دھکا دیا فرمان بھی ایہا کی قربت میں اتنا مدھوش تھا کہ ایک ہی دھکے پر اس سے الگ ہو کر بیڈ پر گر گیا۔۔۔۔۔

"ارے میری جان اٹھ گئی کتنی پیاری لگ رہی تھی سوتے ہوئے یار تھوڑی دیر تو اور یوں ہی رہنے دیتی کتنا مزہ آرہا تھا۔۔۔۔۔"

"ت۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ تم یہاں ک۔۔۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے ایہا نے کانپتے ہوئے اس سے سوال کیا جب فرمان اگلے ہی پل اٹھ کر ایہا کے قریب ہوا اور پھر اس کے دائیں بائیں اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے قریب ہوا جبکہ ایہا اس کے یوں کرنے پر مکمل بیڈ کی پشت سے جا لگی تھی اور خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"ہائے یار تمہاری وہ اتنی پیاری سی کس یاد آرہی تھی تو سوچا کہ اپنی خواہش کو اصلیت کا روپ دے دوں تو بہ یار کتنی گرمی ہے نا یہاں اف۔۔۔۔۔"

ایہا کو خوفزدہ ہوتے دیکھ کر وہ اس سے دور تو ہوا مگر کھڑکی کے قریب جا کر اپنی شرٹ اتار دی۔۔۔۔۔

"یہ یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔"

پریشانی اور ڈر سے ایہا کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہو گیا تھا جسے دیکھتے ہی فرمان نے بغیر اس کی بات کا جواب دیے تیزی سے ایہا کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

"میری جان کے کمرے میں اے سی تک نہیں ہے یار اتنی گرمی میں میری چاکلیٹ کو پگھلنا ہے کیا ارے یار تم تو پہلے ہی اتنی ہاٹ ہو تو یہ گرمی کیسے سہو گی۔۔۔۔۔"

غصے سے بولنے کے بعد وہ اپنی پونک سے ایہا کو ہوا دینے لگ گیا جبکہ ایہا سر جھکائے منہ کی زاویے بگاڑے جارہی تھی کیونکہ فرمان کے منہ سے اس وقت شراب کی بہت زیادہ بو آرہی تھی مطلب وہ نشے میں یہاں موجود تھا ایہا کو اور زیادہ فکر ستانے لگی لیکن اسے بی جان کی وہ بات بھی یاد آگئی جس سے کافی حد تک اس میں ہمت پیدا ہونے لگی۔۔۔۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں چیخ کر بی جان کو بلالوں گی۔۔۔۔۔"

ایہا نے اپنی طرف سے فرمان کو دھمکی دی جس پر وہ زور زور سے قہقہے لگانے لگا۔۔۔۔۔

یار کتنی معصوم ہونا تم، اچھا تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ ایسے تمہارے کمرے میں تمہیں کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھے گی تو صرف پوزیٹو ہی سوچے گی کہ تمہیں تو علم نہیں ہے کہ کوئی تمہارے روم تک آگیا کیا یار، اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو نا تو اس بات پر دھکے دے کر تمہیں گھر سے نکال دیتا، لیکن ان کا مجھے پتہ نہیں یا تو وہ کچھ نہیں کرے گی یا بہت کچھ کر دے گی، یار تم کیوں اتنی محنت کرو گی رکو میں ہی بلا لیتا ہوں۔۔۔۔۔

ایہا کے قریب ہوتے ہوئے اسے بول کر ڈرانے کے بعد فرمان تیزی سے اٹھا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

"بوڑھیا ارے او بوڑھیا کہاں ہے تو۔۔۔۔۔"

فرمان کے یوں بی جان کو پکارنے پر ایہا اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اسے چپ رہنے کا کہنے لگی تو فرمان نے اسے خود کو کس کرنے کا بولا۔۔۔۔۔

ایہا نے ہاتھ جوڑتے ہوئے منت بھرے انداز میں فرمان کو یہاں سے جانے کا کہا لیکن فرمان نے بھی صاف کہہ دیا۔۔۔۔۔

"تم رضامند ہو یا نا ہو میں تو کس لیے بغیر نہیں جاؤں گا۔۔۔۔۔"

ابھی ایہا فیصلہ بھی نہ کر پائی تھی جب اچانک ایہا کی موبائل نے بجنا شروع کر دیا تو وہ فرمان کو وہیں چھوڑ کر بھاگ کے اپنے بیڈ پر پڑے موبائل کو اٹھا کر دیکھنے لگی جہاں شاہ دل کی کال آرہی تھی ابھی وہ کال پک بھی نہ کر پائی تھی جب فرمان نے جلدی سے ایہا کے پیچھے ہی پہنچ کر اس سے موبائل چھین لیا۔۔۔۔۔

"کس کروور نہ فون اٹھا کر اس انسپکٹر کو ہم دونوں کے بارے میں سب کچھ بتا دوں گا اور وہ کیا سوچے گا جب تمہارے موبائل پر رات کے اس پہر میری آواز سنے گا۔۔۔۔۔"

"پلیز ایسے مت کریں میرا فون واپس کر دیں۔۔۔۔۔"

ایہا فرمان کی آنکھوں میں التجا بھری نظروں سے دیکھ کر اس کی منتیں کر رہی تھی جب اچانک ایہا کے موبائل کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے فرمان نے لپک کر ایہا کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے بالوں کو پکڑ کر چہرہ اونچا کرنے کے بعد اس کے ہونٹوں کے ساتھ اپنے ہونٹ ملا کر اپنی پیاس بجھانے لگ گیا۔۔۔۔۔

یوں ہی سانسوں کا تبادلہ کرتے ہوئے فرمان نے ایہا کو پیچھے پڑے بیڈ پر گرا دیا اور خود اس کے اوپر جھکا اپنی شدتیں لٹنے لگا جبکہ ایہا مسلسل فرمان کو دھکا دے کر خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن فرمان تو دور ہونا ہی نہیں چاہتا تھا ایہا نے اپنی پوری طاقت لگا کر زور سے اسے دھکا دیا تو فرمان بیڈ پر ایہا کی سائیڈ پر گر کر ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

"یار کیوں کر رہی ہو خود سے دور دیکھو نا موسم بھی اتنا حسین ہے اور میرا موڈ بھی تو پھر ان دوریوں کو ختم کر لیتے ہیں نا۔۔۔۔۔"

"جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔"

فرمان کی بات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ایہا نے کھڑے ہوتے ہوئے غصے بھری آواز میں اسے جانے کو کہا جب فرمان ہنستے ہوئے خود بھی کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

"اچھا یار غصہ تو نہ کرو فلحال کے لیے چلا جاتا ہوں۔۔۔۔۔"

"اپنی شرٹ بھی لے کر جاؤ۔۔۔۔۔"

ایہا کو کہتے ہی وہ واپسی کے لیے پلٹا تو ایہا شدید غصے سے بولی۔۔۔۔۔

"جان بوجھ کر چھوڑی ہے تاکہ تم اسے اپنے سینے کے ساتھ لگا کر سو جاؤ۔۔۔۔"

کھڑکی سے باہر جانتے ہوئے فرمان نے ایہا کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو ایہا نے شرٹ اٹھا کر زور سے اس کے پیچھے ماری اور خود بیڈ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسے اپنے وجود سے شدید نفرت آرہی تھی لیکن وہ کرتی بھی تو آخر کیا یہی بات اسے رونا دلارہی تھی جب اچانک وہ اٹھی اور باتھ روم میں گھس گئی ارادہ باتھ لینے کا تھا کیونکہ اسے اپنی وجود سے فرمان کے لمس کو نوج نوج کر پھینکنا تھا خود کو پاک کرنا تھا اسے۔

فرمان کی دوبارہ اس حرکت کے بعد ایہا خوف اور دہشت میں اس قدر مبتلا ہو گئی تھی کہ وہ صبح یونیورسٹی بھی نہیں گئی ویسے بھی رات بھر جاگ کر کافی دیر تک شاور لینے کے بعد ٹھنڈ سے اسے بخار ہو چکا تھا۔۔۔۔ ایہا کو بیمار دیکھ کر بی جان بھی اسے دوا دے کر آرام کرنے کے تلقین کرتی گھر کے کاموں میں مصروف ہو گئیں جبکہ دوا کھا کر سونے کے بعد شام تک ایہا کی طبیعت کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی رات کو ایہا بیڈ سے اٹھ کر منہ ہاتھ دھونے کے بعد چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بی جان کے پاس کچن میں پہنچ گئی تو اسے بی جان بریانی دم پر رکھتی نظر آئیں بی جان کو یوں کام کرتا دیکھ کے اسے ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔۔ "بی جان آپ پلیز چھوڑیں یہ سب میں کر لوں گی صبح سے آپ ہی سب کام کیے جا رہی ہیں اور میں آرام فرما رہی ہوں۔۔۔۔"

شرمندی ایہا کے چہرے کے علاوہ لہجے سے بھی چھلک رہی تھی جسے نوٹ کر کے بی جان نے اسے اپنے سینے سے لگایا اور پھر پیشانی چوم لی۔۔۔۔

"تو کیا ہوا اگر کچھ کام میں نے کر لیے بیمار تھی تم ورنہ روز تم ہی تو کیا کرتی ہو اور دوبارہ اگر دوبارہ ایسا فضول کہا تو ڈانٹ پڑے گی تمہیں، جاؤ اب جا کر باہر بیٹھو میں بریانی لے کر آتی ہوں۔۔۔۔"

بی جان کی بات پر ایہا تھنک یو بول کر اور بھی زیادہ زور سے ان کے سینے سے لگ کے مسکرا نے لگی اور پھر کچھ دیر بعد ان سے الگ ہو کر باہر ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ڈنر کرتے ہوئے باتوں ہی باتوں میں ایہا نے بی جان سے اپنی اور شاہ دل کی شادی کی بات کی کیونکہ اس کے نزدیک فرمان سے جان چھڑوانے کا سب سے بہتر طریقہ یہی تھا۔۔۔۔

"ہاں ویسے سہی بات ہے ایسا کرتے ہیں کہ اسی جمعے کو نکاح کر لیں گے کیونکہ تب تک شاہ دل بھی آ جائے گا لیکن باقی ساری رسمیں ہم ابھی کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔"

بی جان نے اپنی رائے دی تو ایہا نے بھی سر ہاں میں ہلا دیا وہ تو بس جلد از جلد شاہ دل کی ہمسفر بننا چاہتی تھیں کہ فرمان جیسا گنڈہ ہمیشہ کے لئے اس سے الگ ہو جائے۔۔۔۔۔

"بھئی میں تو اپنے دل کے سارے ارمان پورے کروں گی جو جواب تک سوچ رکھے ہیں آخر کو اکلوتے بیٹے کی ماں ہوں میں، ایہا بچے ایسا کرتے ہیں کہ صبح سنگیت کر لیتے ہیں تمہیں پتہ تو ہے کہ ہمارے تو کچھ خاص رشتے دار ہیں نہیں تو بس جو دو چار ہیں انہیں ہی انوائٹ کر لیتی ہوں ماورہاں تم بھی اپنی ساری سہیلیوں کو بلا والو۔۔۔۔۔"

خوشی بی جان کے ہر انداز سے چھلک رہی تھی وہیں ایہا نے شرماتے ہوئے جواب میں جی بی جان بول دیا۔۔۔۔۔

"بیٹا تم نے آج یونیورسٹی نہیں جان پھر تو صبح سے ویسے بھی تم جان نہیں سکو گی۔۔۔۔۔"

صبح جب کافی دیر تک ایہا اپنے کمرے سے نہیں نکلی تو بی جان اس کے کمرے میں داخل ہو کر بولیں جب ایہا جو بیڈ پر لیٹی کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا چونک کر انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"نہیں بی جان میں نے نہیں جانا یونیورسٹی۔۔۔۔۔"

بی جان کو دیکھتے ہوئے ایہا نے سنجیدگی سے انہیں جواب دیا تو بی جان چلی ہوئیں آ کر اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔

"بیٹے کل بھی چھٹی ہو گئی تھی تو کوئی اچھی بات نہیں ہے، اس طرح تمہاری پڑھائی متاثر ہو رہی ہے خیر یہ تو مجھے یقین ہے کہ میری بچی بہت لائق ہے لیکن شادی کی چھٹیاں بھی تو لینی ہیں جس وجہ سے یونیورسٹی تو جانا ہی پڑے گا، بچے صرف آج چلی جاؤ پر نسل سے چھٹیاں لے کر واپس آ جانا۔۔۔۔۔"

بی جان کے شفقت بھرے انداز کے علاوہ اتنا فورس کرنے پر ایہا بھی یونیورسٹی جانے کے لیے راضی ہو گئی۔۔۔۔۔

یونیورسٹی پہنچ کر سارا دن اس کا سکون سے گزرا اسے فرمان کہیں بھی دیکھائی نہیں دیا تھا جس وجہ سے ایہا جو خوفزدہ تھی اب کافی ریلیکس ہو گئی۔۔۔۔

"آمنہ تمہیں معلوم ہے کہ صبح کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

"کیا یار مجھے کیسے پتہ ہو گا کھانے بھی نہیں دیتی ہو۔۔۔۔۔"

ایہا کی بات پر آمنہ جو سمو سہ کھانے میں بے حد مصروف تھی بے زاری سے بولی۔۔۔

"موٹو تمہیں کھانے کے علاوہ اور کچھ آتا بھی ہے، پگلی میرا سنگیت ہے کل اگلے دن مایوں اور پھر مہندی، یاد سے تم نے آنٹی اور انکل کو لے کر کل صبح ہی آجانا ہے۔۔۔۔۔"

پہلے تو ایہا نے آمنہ کے سر پر ایک تھپڑ لگایا اور پھر بعد میں شرما کر اسے انوائٹ کر دیا۔۔۔۔۔

"یار قسم کھا کہ یہ سچ ہے اتنی جلدی کیسے یار ابھی تو تم نے کہا تھا کہ ایک ہفتے بعد ہے یار ابھی تو ہمارے پیپرز بھی نہیں ہوئے ہیں پھر یہ سب اچانک اتنی جلدی کچھ سمجھ نہیں لگی مجھے۔۔۔۔۔"

آمنہ نے حیرانگی ظاہر کی تو ایہا اسے دیکھ مسکرانے لگی۔۔۔۔۔

"بس یار کل بی جان نے کہہ دیا کہ باقی کی رسمیں ابھی کر لیتے ہے اور نکاح اس جمعے کو تو اس لیے، اور یار ویسے بھیمیں کونسا رخصت ہو کر کہیں اور جا رہی ہوں اسی گھر میں ہی تو رہوں گی بس کمرہ چینیج ہو گا میرا، اور پگلی پھر شادی کے بعد پیپرز بھی دے لوں گی ہاں شادی کے بعد بس فرق صرف اتنا ہو گا کہ میرے نام کے ساتھ ہمیشہ کے لئے میرے شاہو کا نام جڑ جائے گا۔۔۔۔۔"

ایہا کی خوشی اور چہرے کی لالہ چھائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔۔۔۔

"واہ واہ واہ لڑکی تم تو پوری دیوانی ہو رکھی ہو شاہ دل کی۔۔۔۔۔"

ایہا کی بات پر آمنہ تالی بجاتے ہوئے بولی تو ایہا کی مسکراہٹ کچھ اور بھی گہری ہو گئی۔۔۔۔۔

ہاں ہو دیوانی لڑکی میری بچپن کی محبت ہے وہ، میرا صرف میرا شاہو ہے وہ، تمہیں پتہ ہے میں تو خوابوں میں بھی اپنے شاہو کو ہی دیکھتی ہوں اور کسی کو اجازت نہیں ہے میرے خوابوں میں بھی آنے کی۔۔۔۔۔"

شاہ دل کے لیے محبت ایہا کے لہجے سے چھلک رہی تھی جسے دیکھ کر آمنہ جو اپنی خالی پلٹ میں موجود کیچپ انگلی کی مدد سے صاف کر رہی تھی ایہا کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے مان لیا یا اب پتہ نہیں تم کب واپس یونی آؤ گی تو ایسا کرو کہ آج صرف 2 اور سمو سے کھلا دو پلینز۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے کھاؤ تم بھی کیا یاد کرو گی سمو سوں کی دیوانی۔۔۔۔۔"

ایہا آمنہ کو دیکھ کر ہنسنے لگی تو اس کی ہنسی میں آمنہ کا بھی قہقہہ شامل ہو گیا۔۔۔۔۔

"آمنہ تم بھی تو چلو نائندر میڈم کے کمرے میں صرف 2 منٹ کا کام ہے بس یہ آپلیکیشن دینی ہے اس کے بعد پھر واپس آجائیں گے۔۔۔۔۔"

ایہا نے پرنسپل کے آفس جانے سے پہلے آمنہ کو بھی اپنے ساتھ چلنے پر اصرار کیا کیونکہ فرمان کی اس حرکت کے بعد وہ اکیلی اندر جانے سے خوفزدہ تھی۔۔۔۔۔

"کیوں تمہیں کیا اکیلے جانے میں ڈر لگتا ہے یا میم کھا تھوڑی جائیں گے تمہیں۔۔۔۔۔"

ایہا کی کیفیت سمجھے بغیر ہنستے ہوئے الٹا وہ اس کا مزاق اڑانے لگی۔۔۔۔۔

"ہاں لگتا ہے ڈر تم نے آنا ہے یا نہیں یہ بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔"

"اچھا اچھا غصہ تو نہیں کرو یا چلتی ہوں۔۔۔۔۔"

ایہا کو ناراض ہوتے دیکھ کر آمنہ جھٹ سے بولیا اور پھر وہ ایہا کو آنے کا اشارہ کرتی آفس میں انٹر ہوئی۔۔۔۔۔

"میم یہ آپلیکیشن ہے میری اصل میں میں ایک ہفتے کی چھٹیاں لے رہی ہوں۔۔۔۔۔"

ایہا سست روی سے چلتی ہوئی پر نسیل کے ٹیبل پر اپلیکیشن رکھ کر نظریں جھکائے ان سے بولی۔۔۔۔
"کیوں کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔"

"میم آپ کو نہیں پتہ کیا کہ ایہا کی شادی ہونے والی ہے۔۔۔۔"
ابھی ایہا سوچ ہی رہی تھی کہ پر نسیل کو کیا جواب دے جب آمنہ چہختے ہوئے انہیں ایہا کی شادی کا بتا گئی۔۔۔۔

"کیا کہا تم نے۔۔۔۔؟؟؟"
آمنہ کی بات سنتے ہی پر نسیل نے حیرانگی سے کہا۔۔۔۔
"جی میم یہی سچ ہے۔۔۔۔"
ایک نظر پر نسیل کو دیکھ کر ایہا نے سر جھکا کر جواب دیا۔۔۔۔
"اچھا چلو سہی ہے بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔"
"شکریہ میم۔۔۔۔"

مبارک باد ملتے ہی تھنک یو بول کر ایہا آمنہ کا ہاتھ تھامے آفس سے نکل گئی۔۔۔۔
وہیں پر نسیل صاحبہ نے ایہا کے جاتے ہی فرمان کو کال کر دی۔۔۔۔۔
"کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔؟؟؟"

کال پک کرتے ہی فرمان نے بے زاری ظاہر کی۔۔۔۔
"سروہ آپ نے کہا تھا کہ ایہا کے بارے میں آپ کو آگاہ کرتی رہوں تو سر بہت بڑی بات ہو گئی ہے جس کا آپ کو لازمی علم ہونا چاہئے۔۔۔۔۔"

"کیا مطلب کیا ہے تیرا ایہا کو کیا کسی لڑکے نے چھیڑا ہے۔۔۔۔؟؟؟"
"نام بتا اس کا جان لے لوں گا اس کی۔۔۔۔"

فرمان کے غصے کا اندازہ اس کی آواز سے باخوبی لگایا جاسکتا تھا کیونکہ اتنی زور سے ہی خینچا تھا وہ۔۔۔۔۔

"نہیں سر یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اس سے بھی بڑی بات ہے۔۔۔۔"

"تو بک بھی کیا بات ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"سر سر وہ ایہا کی شادی ہونے والی ہے ایک ہفتے بعد اس۔۔۔۔"

ابھی پرنسپل صاحبہ ابھی بات مکمل بھی نہ کر پائی تھیں جب فرمان نے صرف اتنا سانسٹے ہی کال کاٹ کر موبائل دیوار میں دے مارا۔۔۔

"آمنہ یار مجھے میری وہ سائیکالوجی کی کتاب تو واپس کر دو اب تمہیں پتہ تو ہے کہ پھر پورا ایک ہفتہ تو میں یونیورسٹی بھی نہیں آؤں گی۔۔۔۔"

"اس لئے آج ہی واپس کر دو۔۔۔۔"

ایہا نے یونیورسٹی سے باہر رکشے کا انتظار کرتے ہوئے اچانک آمنہ سے کہا تو وہ جوار د گرد دیکھ رہی تھی فوراً اپنا رخ ایہا کی طرف کر لیا۔۔۔۔

"ہاں یار یہ تو ہے لیکن یار وہ کتاب گھر پڑی ہے میرے تو ہم ایسا کرتے ہیں کہ پہلے میرے گھر چلتے ہیں یہیں پاس میں ہی ہے اچھا ہے اسی بہانے امی ابو سے بھی مل لو گی، پھر وہاں سے تم کتاب لے کر واپس اپنے گھر چلی جانا۔۔۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔"

آمنہ کی بات سے متفق ہوتے ہوئے ایہا نے بھی حامی بھر لی اور پھر دوبارہ سے سڑک پر نظریں جمائے رکشے کا انتظار کرنے لگی جب اچانک اس کا دھیان اپنے سامنے کالے رنگ کی بڑی سی کھڑی گاڑی کی طرف گیا جو کب سے وہیں موجود تھی گاڑی کو یوں دیکھ کر ایہا کا سب سے پہلا دھیان فرمان کی سمت ہی گیا تھا۔۔۔۔

جس سے وہ انجانے سے خوف میں مبتلا ہونے لگی اور دل ہی دل میں اپنی حفاظت کی دعائیں کرنے لگی یوں ہی کچھ لمحے مزید گزرے پھر اسے دور سے ایک رکشہ آتا دیکھائی دیا تیزی سے ہاتھ ہلا کر ایہا نے رکشے کو روکا اور پھر آمنہ کو بیٹھنے کا بولتی جلدی سے رکشے میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

رکشہ چلنے کے بعد سیٹ کی پشت سے کمر لگا کر ایہا نے آنکھیں موند ایک پرسکون سانس لی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے بیٹھے بیٹھے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی کالے رنگ کی گاڑی ان کا پیچھا کر رہی تھی فرمان کا خیال ایہا کو شدید خوف میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی رکشہ آمنہ کے گھر کے سامنے رکا ویسے ہی ایہا جلدی سے آمنہ کے گھر چلی گئی جبکہ آمنہ نے ایہا کے جاتے ہی رکشہ کی پیسے دیے اور پھر خود بھی گھر میں داخل ہوئی۔۔۔۔

"السلام وعلیکم آنٹی جی۔۔۔۔"

آمنہ کی والدہ (ساجدہ بیگم) کو دیکھتے ہی ایہا نے انہیں سلام کیا جبکہ آمنہ کے والد ابھی گھر میں موجود نہیں تھے۔۔۔۔

"وعلیکم اسلام بیٹا کیسی ہو تم تو اپنی آنٹی کو بھول ہی گئی ہو آج کتنے عرصے بعد آئی ہو یہاں۔۔۔۔"

"وہ بس آنٹی جی بی جان کہیں جانے ہی نہیں دیتیں۔۔۔۔"

ساجدہ بیگم کے شکوے پر ایہا ہلکا سا مسکراتے ہوئے انہیں وجہ بتانے لگی تب تک آمنہ نے اپنے کمرے سے کتاب لا کر ایہا کو پکڑادی۔۔۔۔

"سہی کرتی ہیں بیٹے آخر کو وہ بھی ایک بیٹی کی ماں ہیں خیر اب تم آگئی ہو تو ایسے تو بالکل نہیں جانے دوں گی تمہیں، تم بیٹھو آمنہ سے باتیں کرو میں ابھی چائے کے ساتھ کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں۔۔۔۔"

"نہیں نہیں آنٹی جی رہنے دے پلیز میں بس گھر چلتی ہوں بی جان پریشان ہو رہی ہوں گی۔۔۔۔"

ساجدہ بیگم کو اٹھتے دیکھ کر ایہا نے سہولت سے انکار کرنا چاہا۔۔۔۔

"بیٹے باہر موسم بہت خراب ہو رہا ہے لگتا ہے ابھی بارش شروع ہو جائے گی، اس لیے تم تھوڑی دیر کے لیے یہیں رک جاؤ، میں ابھی تم دونوں کے لیے پکوڑے اور چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔۔"

ساجدہ بیگم کے دوبارہ اصرار کرنے پر ایہا خاموش ہو گئی وہ تو پہلے ہی یہی چاہتی تھیں کیونکہ باہر فرمان جو کھڑا تھا۔۔۔۔

"یار ایہا کتنا پیارا موسم ہو رہا ہے چلو یار چھت پر چلتے ہیں۔۔۔۔"

آسمان پر چھارھے سیاہ بادل آمنہ کو اٹریکٹ کر رہے تھے تبھی ایہا کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی وہ ایہا کو زبردستی کھینچتے ہوئے چھت پر لے گئی۔۔۔۔

خود تو وہ بازو پھیلائے آنکھیں بند کیے گول گول گھومنے لگی وہیں ایہا نے ہوا کے جھونکوں سے اپنے اڑھ رہی زلفوں کو ایک ہاتھ سے کان کے پیچھے کرتے ہوئے ڈرتے ڈرتے چھت کے نیچے جھانک کر دیکھا تو اسے سامنے فرمان گاڑی کے بونٹ پر لیٹا اسی سمت دیکھتا دیکھائی دیا۔۔۔

فرمان کو دیکھتے ہی ایہا شدید خوف کے زیر اثر ہل تک نہ پائی مگر فرمان جو ادھر ہی نظریں گاڈھے ہوئے تھا ایک شوخ مسکراہٹ کے ساتھ زور سے چیخا۔۔۔۔

"جان اتنی دیر جلدی آؤ یار دیکھو تو سہی موسم کتنا خراب ہو رہا ہے۔۔۔۔"

فرمان کی آواز نے ہی ایہا کو واپس حرکت کرنے پر مجبور کیا تھا تو وہ جو فرمان کو دیکھتے ہی ساکت سی کھڑی تھی تیزی سے نیچے بیٹھ کر چھپ گئی۔۔۔۔

ابھی اسے وہاں بیٹھے ایک منٹ بھی مکمل نہیں ہوا تھا جب تیزی سے بارش شروع ہو گئی تو آمنہ اور ایہا بھاگ کر نیچے چلی آئیں جبکہ فرمان وہیں پر بیٹھا اونچا اونچا ایہا کا نام لے کر اسے پکارنے لگا۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے ایہا یار اب آ بھی جاؤ میری محبت کا اب اور کتنا امتحان لو گی تم، ویسے بڑی ظالم ہو یار جو اتنی بارش میں مجھے باہر بیٹھا ہوا ہے۔۔۔۔"

"بہو بیہو یار ٹھنڈ لگ رہی ہے اب تو آؤ بھی۔۔۔"

"کیا ہوا ہے آمنہ کون ہمارے گھر کے باہر اتنے زور سے چیخے جا رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی لاؤڈ آواز سن کر ساجدہ بیگم کیچن سے باہر نکل کر آمنہ سے سوال کرنے لگیں جبکہ ایہا کا دل ڈوب مرنے کو کر رہا تھا۔۔۔۔

"پتہ نہیں امی کون پاگل ہے جو ایہا کا نام لے لے کر بول رہا ہے۔۔۔۔"

"ایہا کا نام ایہا کون ہے یہ تم جانتی ہو اسے۔۔۔۔"

آمنہ کے بولنے کی دیر تھی کہ ساجدہ بیگم سخت تاثرات کے ساتھ ایہا سے مخاطب ہوئیں۔۔۔۔

آنٹی جی مجھے سچ میں نہیں پتہ کون ہے وہ اور میرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے جینا حرام کر دیا ہے میرا اس نے۔۔۔۔"

ایہا آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے سر جھکا کر ساجدہ بیگم سے بولی۔۔۔۔۔

"بیٹا برامت منانا لیکن تمہیں معلوم ہے آمنہ کے آبا کتنے سخت مزاج کے ہیں اگر انہوں نے یہ سب دیکھ لیا تو جان سے مار دے گے ہم دونوں کو۔۔۔۔۔"

"آنٹی جی میں کیا کروں مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا۔۔۔۔"

ساجدہ بیگم کی بات سنتے ہی ایہا نے نم آنکھوں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب کیا کروارے ایسے شخص کے خلاف پولیس میں رپورٹ کرواؤ تبھی اسے سبق ملے گا۔۔۔۔۔"

"نہیں نہیں آنٹی جی مجھے کوئی تماشہ نہیں کرنا بس میری شادی ہونے والی ہے پھر سب کچھ سہی ہو جائے گا۔۔۔۔۔"

ساجدہ بیگم کے مشورے پر ایہا نے فوراً انکار کر دیا وہیں ساجدہ بیگم اسے عجیب سی نظروں سے گھورنے لگیں۔۔۔۔۔

"مرضی ہے تمہاری مگر اب تو کچھ کرو ہمیں کیوں بدنام کر رہی ہو ہماری اس جگہ بہت عزت ہے بی بی، تم ایسے کرو اپنے گھر چلی جاؤ تاکہ ہماری توجہ نہ پھٹے۔۔۔۔۔"

ساجدہ بیگم ایہا کے قریب جا کر نفرت سے بولیں تو ایہا حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"امی کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ، باہر اتنی تیز بارش ہو رہی ہے اور آپ ایہا کو گھر سے باہر نکال رہی ہیں۔۔۔۔۔"

"تم تو چپ ہی کرو کیسی کیسی سہیلیاں بنائی ہوئی ہیں جو ناجانے کن کن آوارہ لڑکوں کو اپنے پیچھے لگائے پھرتی ہیں۔۔۔۔۔"

ابھی آمنہ نے ایہا کی فیور میں بولنا چاہا ہی تھا کہ ساجدہ بیگم نے اسے ڈانٹ کر چپ کروا دیا وہیں ایہا کی بھی اب برداشت ختم ہو گئی تھی تبھی وہ روتے ہوئے اپنا بیگ اٹھا کر گھر سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

ایہا کو گھر سے باہر نکلتے دیکھ کر فرمان تیزی سے گاڑی کے بونٹ سے نیچے اتر کر اس کے پیچھے چلنے لگ گیا۔۔۔۔

"بات تو سنو میری جان۔۔۔۔"

فرمان کی آواز سن کر ایہا اپنی مسلسل بہہ رہی آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی فرمان کو مکمل انگور کر کے تیزی سے چلتی رہی۔۔۔۔

"روکو تو سہی میری چاکلیٹ، چلو گاڑی میں چلتے ہیں یار کتنی تیز بارش ہو رہی ہے، بیہو یار کو تو سہی۔۔۔۔"

خود کو انگور کرتے دیکھ کر فرمان نے ایہا کی بازو پکڑ کر اسے روکا تو وہ اسے حیرانگی سمیت خوف سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"یار سمجھو نا بہت شدید قسم کی محبت ہو گئی ہے تم سے تمہارے بغیر گزرا ممکن ہی نہیں، بس میری زندگی میں آکر مکمل کر دو مجھے۔۔۔۔"

مسلسل ایہا کو نظروں کے حصار میں لیے محبت بھرے لہجے میں بولنے کے ساتھ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ایہا کے بائیں ہاتھ کی رنگ فنگر میں ایک نہایت خوبصورت ڈائمنڈ کی انگوٹھی پہنا چکا تھا وہیں ایہا جواب تک فرمان سے خوفزدہ تھی اس کی اس حرکت پر شدید تپ گئی اور پھر لمحوں میں چہرے کے تاثرات تبدیل کرتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ فرمان کے ہاتھ سے نکالا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔۔۔

"دور رہو مجھ سے دور، آخر سمجھ کیا رکھا ہے مجھے ہاں جب چاہو گے جو چاہو کرو گے اور بدلے میں تمہیں کوئی نہیں روکے گا، بس بہت ہو گیا بہت کر برداشت میں نے اب اور نہیں۔۔۔۔"

تھپڑ مارتے ہی ایہا نے چیختے ہوئے رنگ اپنی انگلی سے نکال کر فرمان کے منہ پر ماری جبکہ فرمان سرخ انگارا آنکھوں سے بالکل خاموش غصے سے اسے مسلسل دیکھے جارہا تھا۔۔۔۔

"کیا ہو ایٹا تناغصہ کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟"

غصے میں ایہا کی آواز اس قدر بلند ہو گئی تھی کہ سامنے سے اسی سمت آرہے ایک بزرگ تیزی سے اس کے قریب آئے اور وجہ دریافت کرنے لگے۔۔۔۔۔

"انکل دیکھیں تو سہی یہ گٹھیا انسان اتنے دنوں سے مجھے پریشان کر رہا ہے، جینا حرام کر دیا میرا زمانے بھر میں بدنام کر رہا ہے مجھے۔۔۔۔۔"

"اوائے تو سمجھتا کیا ہے خود کو کہیں کا بدماش ہے تو، رک تو ابھی تیرے عشق کے بھوت کو باہر نکالتا ہوں۔۔۔۔۔"

ایہا کے بولنے کی دیر تھی وہ بزرگ فرمان کو دھمکیاں دیتے اسے دھکا دینے لگ گئے فرمان تو پہلے ہی غصے سے پاگل ہوا پڑا تھا تبھی ان بزرگ کی عمر کا بھی لحاظ کیے بغیر ایک زوردار تھپڑ ان بزرگ کو مارا مگر اس کی نظروں کا رخ ابھی بھی ایہا کی طرف ہی تھا۔۔۔۔۔

فرمان کے تھپڑ میں اتنی سختی اور فورس تھی کہ وہ بزرگ وہیں سڑک پر منہ کے بل گر گئے جبکہ فرمان ان کے گرتے ہی زور زور سے ٹانگوں کے ساتھ بزرگ کو ٹھو کریں مارنے لگا یہاں تک کہ ان کے منہ سے خون نکلنے لگ گیا مگر فرمان کو پرواہ ہی کب تھی وہ تو مسلسل ایہا کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے ایہا کا غصہ اس طرح زائل کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر تک تو ایہا شوکڈ سی ان بزرگ کو مار کھاتے دیکھتی رہی پھر اچانک فرمان کی نظروں کی تپش کو محسوس کر کے لڑکھڑاتے ہوئے وہاں سے ڈر کر بھاگ گئی وہیں فرمان نے جب ایہا کو بھاگتے دیکھا تو ان بزرگ کو چھوڑ کر غصے سے خود بھی چلا گیا۔۔۔۔۔

جیسے تیسے مسلسل بھاگتے ہوئے ایہا اپنے گھر پہنچ کر کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے ڈور بل بجانے لگی یا یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ ڈور بیل پر ہاتھ رکھ کر اٹھانا بھول گئی ساتھ ہی وہ بار بار پیچھے مڑ کر بھی دیکھ رہی تھی کہ فرمان یہاں تک تو نہیں آگیا۔۔۔۔۔

"ارے کون ہے جو پاگلوں کی طرح بیل بجائے ہی جا رہا ہے کھول رہی ہوں بھئی۔۔۔۔۔"

بی جان نے دروازہ کھولتے ہوئے بے زارگی ظاہر کی جبکہ دروازہ کھولتے ہی سامنے ایہا پوری بھیگی ہوئی ڈر سے مکمل کانپ رہی تھی اس کی سانس اس قدر پھولی ہوئی تھی کہ زور زور سے منہ کھولے سانسیں بحال کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھی وجہ اس کا بغیر رکے گھر تک بھاگتے ہوئے آنا تھا وہیں بی جان ایہا کو اس حالت میں دیکھ کر بہت زیادہ پریشان ہو گئیں۔۔۔۔

"ایہا بچے کیا ہوا ہے جو تم اتنی بارش میں بھی یوں بھاگتی ہوئی گھر تک آئی ہو آخر وجہ کیا ہے کچھ تو بولو بیٹے۔۔۔۔"

ایہا کو مضبوطی سے تھامے صوفے پر بیٹھانے کے بعد بی جان نے اس سے سوال کیا جبکہ وہ تو زمین کو گھورتی ہوئی بس کانپے ہی جا رہی تھی۔۔۔۔

ایہا کو خاموش پا کر بی جان بغیر رکے اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کرنے لگیں مگر وہ تو ناجانے کن سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔

"کچھ تو بولو ایہا کیا ہو گیا ہے اچھا ٹھیک ہے بعد میں بتا دینا مگر فحال تم جا کر کپڑے تو بدل لو ایسے بیمار ہو جاؤ گی بیٹے۔۔۔۔"

"پر سوں تمہاری شادی ہے، جاؤ شتاباش۔۔۔۔۔"

بی جان تولیہ لا کر ایہا کے نم بالوں کو رگڑتے ہوئے گویا ہونیں تو ایہا نے چونک کر ایک نظر انھیں دیکھا اور پھر بغیر کوئی جواب دیے سست روی سے چلتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

رات کی تاریکی مکمل چھا چکی تھی مگر بادل تھے کہ مسلسل برسے ہی جا رہے تھے فرمان اُسی حالت میں اپنے روم میں بیٹھا مسلسل ڈرنک کر رہا تھا۔۔۔۔

اسے بار بار ایہا کا وہ تھپڑ اپنے گال پر لگتا محسوس ہو رہا تھا جس سے اس کا غصہ مزید پروان چڑھنے لگتا اور وہ بغیر رکے گلاس بھر بھر کر وہ نشیلہ جام اپنے اندر اندیلنے لگتا۔۔۔۔

یوں ہی گلاس تھامے اچانک غصے سے فرمان نے اسے اپنے ہاتھ میں ہی توڑ دیا جبکہ اگلے ہی لمحے خون زارو قطار اس کے ہاتھ سے نکلتے ہوئے زمین سرخ کرنے لگا۔۔۔۔

بی جان کھانا کھاتے ہوئے مسلسل ایہا سے ہلکی پھلکی بات چیت کر رہی تھیں مگر ایہا نے صرف انھیں ہوں
ہاں کے علاوہ کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔

"بیٹا میں نے تمہاری وہ لاہور والی پھپھو کو بھی انوائٹ کر لیا ہے اسے کب سے شاہ دل کی شادی کا ویٹ تھا
اور ہاں تم بھی یاد سے اپنی سہیلیوں کو بلاوالینا۔۔۔۔۔"

"اور وہ جو تمہاری بہترین دوست آمنہ ہے اسے انوائٹ کیا یا نہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں بی جان وہ نہیں آئے گی۔۔۔۔۔"

یہ وہ پہلے الفاظ تھے جو ایہا نے اب تک کی گفتگو کے دوران استعمال کیے۔۔۔۔۔

کیوں کیا بیٹا لڑائی ہو گئی ہے تم دونوں کی۔۔۔۔۔؟؟؟

"نہیں بی جان بس ویسے ہی۔۔۔۔۔"

بی جان کے سوال کرنے پر ایہا نے انھیں ٹالنا چاہا کیونکہ اس طرح اسے فرمان والی بات بھی بتانی
پڑتی۔۔۔۔۔

"اچھا اب میں سمجھی، اسی وجہ سے تمہارا منہ بنا ہوا ہے لیکن تم بھاگ کر کیوں آئی تھی، ایہا بچے اب پوری
بات مجھے بتا بھی دو۔۔۔۔۔"

"بولو ایہا۔۔۔۔۔"

بی جان نے ایہا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے بولنے پر اکسایا یہ بھی ویسے ایک انداز تھا ان کا ایہا کو ہمت
دینے کا کہ وہ ان سے بنا ڈرے اصل بات کر جائے۔۔۔۔۔

وہیں بی جان کا لمس پاتے ہی ایہا ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی کہ کیا کہے وہ سچ بتائے یا نا
بتائے۔۔۔۔۔

نہیں نہیں میں بی جان کو کچھ نہیں بتاؤں گی یہ تو بہت بڑی بات ہے اور یقیناً یہ بات سن کر بی جان بھی
خوفزدہ ہو جائیں گی، بس اب میں نے تو اسے سبق سیکھا ہی دیا ہے نا، یعنی اسے میرے نزدیک اپنی اہمیت پتہ

چل گئی ہوگی اور ویسے بھی اب تو شاہو سے میری شادی ہونے ہی والی ہے مطلب کہ اب دوبارہ وہ مجھے تنگ نہیں کرے گا۔۔۔۔"

"جی بی جان وہ وہ آمنہ سے میری لڑائی ہو گئی ہے اور پھر ساتھ ہی راستے میں رکشہ خراب ہو گیا تھا تو میں پیدل چلنے لگ گئی تھی میرے پیچھے ایک کتا لگ گیا اور آپ کو معلوم تو ہے کہ مجھے کتوں سے کتنا ڈر لگتا ہے اس لیے بھاگ کر آنا پڑا۔۔۔۔"

کچھ دیر سوچ بچار کر کے ایہا نے فیصلہ کیا کہ وہ بی جان کو فرمان کا نہیں بتائے گی اس لئے جھوٹ کا سہارا لے کر ایک ہی سانس میں اس نے بی جان کو ساری بات بتادی وہیں بی جان اسے گھور سے دیکھنے لگیں جیسے اس کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں بی جان میں نے اتنا اور ری ایکٹ کر دیا اور آپ کو اتنی ٹینشن ہو گئی۔۔۔۔"

ایہا کے لاکھ جھوٹ بولنے پر بھی بی جان اس کی بات پر مطمئن نہیں تھیں وجہ ایہا کا ان سے نظریں چرانا تھا لیکن پھر وہ اسے یوں ہی کچھ دیر تک دیکھنے کے بعد اس بات کو انکور کر کے کھانا کھانے میں مصروف ہو گئیں کیونکہ انھیں اس بات کا یقین تھا کہ ایہا ان سے کبھی کوئی بات چپا نہیں سکتی لیکن یہ بھی ان کی غلط فہمی ہی ثابت ہوئی۔۔۔۔

رات کا کھانا کھا کر جب ایہا اپنے کمرے میں سونے کی غرض سے آئی تو بیڈ پر لیٹتے ہی بجائے نیند آنے کے وہ تو کہیں ختم ہی ہو گئی وجہ اس کا یہ خوف تھا کہ کہیں دوبارہ سے فرمان جو کہ اب غصے سے پاگل ہوا پھر رہا ہو گا وہ اس کے کمرے میں نہ آجائے کیونکہ اب فرمان سے پننگالینے کا انجام بھی تو پتہ چلنا تھا اسے۔۔۔۔

کچھ دیر تک ایک ہی پوزیشن میں بیڈ پر لیٹے بار بار کھڑکی کی سمت دیکھنے کے بعد ایہا اچانک بیڈ سے اٹھی اور پھر اپنا موبائل اور سرہانہ اٹھا کر بی جان کے کمرے میں سونے کے لیے چلی گئی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا میری بچی کو آج پھر ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان ایہا کو اس کے فیورٹ سرہانے سمیت اپنے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر شفقت سے اپنی طرف اشارے سے بلاتی ہوئی بولیں تو ایہا بھی سرہانے کو اپنے سینے سے لگائے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں بی جان وہ بس آج ناجانے کیوں تھوڑا سا ڈر لگ رہا تھا تو اس لئے۔۔۔۔۔"

بی جان کے قریب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ایہا نے نظریں جھکائے انھیں جواب دیا تو بی جان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگالیا۔۔۔۔۔

"کیوں کیا ہوا میری بچی کو وہ تو بہت بہادر ہے پھر بھی ڈر رہی ہے، ڈرتے نہیں ہیں میرے بیٹے، اور اچھا کیا جو یہاں آگئی میں بھی بہت مس کر رہی تھی تمہیں نیند بھی نہیں آتی تھی رات کو لیکن آج سکون سے سو جاؤں گی، اور ادھر آؤ میری گود میں لیٹ جاؤ تاکہ تمہارا ڈر تو ختم ہو۔۔۔۔۔"

بی جان نے ایہا کی پیشانی چوم کر اسے اپنی گود میں لیٹا لیا اور پھر اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے اس سے باتیں کرنے لگیں۔۔۔۔۔

یوں ہی کچھ دیر تک اس کی اور شاہ دل کی شادی کے متعلق بات کرتے ہوئے جب انھیں بدلے میں ایہا کا کوئی جواب موصول نہ ہوا تو انھوں نے ہلکا سا جھک کر اس کے چہرے کو دیکھا تو ایہا کو گہری نیند میں مبتلا پایا۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر انتہا درجے کا سکون اور اطمینان تھا اور نیند بھی اتنی گہری تھی جیسے ناجانے کب کی نہ سوئی ہو جواب وہ ایسے دنیا جہان سے غافل ہوئی سو رہی تھی بی جان نے مسکرا کر اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر بہت نرمی اور آہستہ سے ایہا کو تکیے پر لیٹا دیا جب اچانک شاہ دل کی ایہا کے سیل فون پر کال آ گئی۔۔۔۔۔

ایہا کے جاگ نہ جانے کے ڈر سے بی جان نے جلدی سے کال اٹینڈ کر لی۔۔۔۔۔

"اچھا جی ماں ہمیشہ خود کال کرے اور ہونے والی بیوی کو خود فون کیے جارہے ہیں۔۔۔۔۔"

"بی جان آپ۔۔۔۔۔؟؟؟"

"جی میں۔۔۔۔۔"

شاہ دل اچانک ایہا کی جگہ کال پر بی جان کی آواز کے بعد ان کا طنز سن کر بوکھلا ہی تو گیا تھا۔۔۔۔

"وہ وہ وہ ایہا کہاں ہیں بی جان۔۔۔۔؟؟؟"

جب شاہ دل کو کوئی جواب نہ آیا تو ہتھلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کیوں جی بڑی جلدی ہو رہی ہے اپنی ایہا سے بات کرنے کی کوئی نہیں بات ہوگی اب سے، دولہا دولہن شادی سے کچھ دن پہلے بالکل بھی بات نہیں کرتے ہیں، مطلب کہ اب سے تم دونوں میں بھی کوئی بات چیت نہیں ہوگی۔۔۔۔"

بی جان تو گویا آج طے کر چکی تھیں شاہ دل کو تنگ کرنے کا تبھی ہنستے ہوئے شرارت سے بولیں۔۔۔۔

"ٹھیک ہے بی جان مان لی آپ کی بات مگر پلیرز آج بس 5 منٹ بات کرنے دیں پلیرز آپ میری پیاری بی جان ہیں نا پلیرز۔۔۔۔۔"

"ایک بار کہنا نہیں۔۔۔۔۔"

"دو دن بعد تو وہ ویسے بھی ہمیشہ کے لیے تمہاری ہی ہونے والی ہے پھر بھی صبر نہیں ہو رہا تم سے، دو دن سنبھال لو خود کو اور اپنے بے تاب دل کو، کبھی اپنی ماں سے بھی حال چال پوچھنے لیتے ہیں بیٹا جی۔۔۔۔۔"

"نہیں نہیں میری پیاری بی جان ایسے تو نا کہیں وہ میں بس ابھی آپ کے بارے میں ہی پوچھنے والا تھا۔۔۔۔۔"

بی جان کے شکوے پر شاہ دل شریں لہجے میں ان سے باتیں کرنے لگا ابھی کچھ منٹس ہی شاہ دل کو بی جان سے بات کرتے ہوئے ہوں گے جب ایہا نیند سے جاگ گئی۔۔۔۔۔

"بی جان آپ کس سے بات کر رہی ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

"تمہارے شوہر سے۔۔۔۔۔"

ایہا کے سوال پر بی جان نے ہستے ہوئے جواب دیا جبکہ ایہا تو یہ سنتے ہی اچھل کر بیڈ سے اتری اور پھر بھاگ کر بی جان کے پاس آگئی۔۔۔۔۔

"کیا کیا شاہ دل کی کال ہے، بی جان پلیز میری بھی بات کروادیں۔۔۔۔۔"

"نہیں نہیں بالکل نہیں میں نہیں کرواؤں گی بات۔۔۔۔۔"

بی جان کو بھی اب مزہ آرہا تھا ان دونوں کو یوں تنگ کرنے میں۔۔۔۔۔

"بی جان پلیز صرف آج بات کروادیں آئی نو کہ کچھ دن بات نہیں کر سکتی ہوں میں، بٹ پلیز صرف آج

بات کرنے دیں پھر میں آئی پرومیس خود بات نہیں کروں گی شاہو سے۔۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے لیکن صرف 5 منٹ بات کرنا۔۔۔۔۔"

ایہا اگر انھیں فورس نہ بھی کرتی تب بھی وہ اسے بات کرنے دیتیں مگر اس کی منتیں کرنے پر بی جان سے

مزید اسے تنگ نہ کیا گیا۔۔۔۔۔

"اوکے ڈن لو یو میری پیاری بی جان۔۔۔۔۔"

ایہا نے بولنے کے ساتھ ہی خوشی سے بی جان کے گال کو چوم لیا اور پھر فوراً ہی ان سے موبائل لے کر باہر

کی سمت چل پڑی۔۔۔۔۔

"کیسی ہے میری جان۔۔۔۔۔"

"بی جان کو سچ میں صرف تم راضی کر سکتی ہو ورنہ ہماری تو وہ اک نہیں سنئیں۔۔۔۔۔"

"ہاں یہ تو ہے میں ہوں ہی ایسی، اچھا اب کیا صرف جلن ہی نکالو گے یا کچھ بات بھی کرنی ہے صرف 5 منٹ

ہی ہے ہمارے پاس۔۔۔۔۔"

ایہا نے پیچھے مڑ کر بی جان کو دیکھتے ہوئے تیزی سے کہا۔۔۔۔۔

"کیسی ہو، کیا کیا سارا دن، مجھے کتنی دفعہ یاد کیا۔۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کے ٹائم کا یاد کروانے پر شاہ دل نے جلدی سے ایک سانس میں اتنے سوال پوچھ لیے۔۔۔۔۔

"بس بس کتنے سوال ایک ساتھ پوچھو گے۔۔۔۔۔"

"تم نے ہی تو کہا ٹائم نہیں ہے تو بتاؤ اب۔۔۔۔۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں بلکہ بہت پیاری ہوں اور پتہ ہے کہ آج میں نے ایک کتے کو اچھا سبق سیکھا یا وہ کتا روزانہ راستے میں مجھے تنگ کرتا تھا پیچھے ہی پڑ گیا تھا میرے۔۔۔۔"

ایہا فرمان کا تصور کرتے ہوئے شاہ دل کو آج والی بات بتانے لگی۔۔۔۔

"اچھا تو مسز شاہ دل نے کیا کیا اس کتے کے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کا بھی تجسس بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

"مسز شاہ دل نے آج اس کتے کو ایک زوردار تھپ۔۔۔۔۔"

"میرا مطلب ہے کہ پ۔۔۔۔ پتھر اٹھا کر مارا تو اب دوبارہ میرے پیچھے نہیں آئے گا وہ۔۔۔۔۔"

اچانک بولتے بولتے جب ایہا کو احساس ہوا کہ وہ سب کچھ ہی بتانے والی ہے تو وہ فوراً اپنی بات بدل گئی۔۔۔۔

"واہ جی واہ آج تو چاہ گئی لڑکی۔۔۔۔۔"

شاہ دل تالی بجاتے ہوئے ایہا کی تعریف کرنے لگا تو ایہا بھی ہلکا سا مسکرا پڑی۔۔۔۔

"ایہا جان انشا اللہ پرسوں تمہارا یہ شاہ دل تمہاری نظروں کے سامنے ہو گا پھر تو کسی کتے میں بھی تمہیں تنگ کرنے کی ہمت باقی نہیں رہے گی۔۔۔۔۔"

"جانتی ہوں شاہو کہ میرے محافظ صرف تم ہو، اور ہاں تم نے پوچھنا کہ میں نے تمہیں کتنا یاد کیا، تو جو لوگ ہر سانس میں بستے ہوں انہیں یاد تھوڑی کیا جاتا ہے وہ تو بس جب بھی سانس آتی ہے تبھی یاد آتے ہیں۔۔۔۔۔"

"شاہو جس دن میں سانس لینا بھول جاؤں گی ناتب تمہیں بھی بھول جاؤں گی۔۔۔۔۔"

ایہا نے سنجیدگی میں کسی گہری سوچ کے زیر اثر یہ سب الفاظ بول دیے وہیں شاہ دل بھی ایہا کے اقرار پر مسکراتے ہوئے اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس کرنے لگا۔۔۔۔

"میری جان تم تو میری زندگی ہوا اگر تم کبھی زندگی میں ناراض ہو کر بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی نا ایہا، تو شاید ایک پل بھی نہیں لگاؤ گا میں اپنی اس بے مول زندگی کو ختم کرنے میں۔۔۔۔۔"

شاہ دل بھی کافی حد تک رومینٹک ہو چکا تھا۔۔۔۔

"میں کیوں چھوڑ کر جاؤں گی تمہیں، شاید تم بھول رہے ہو مسٹر کہ یہی میرا سسرال اور یہی میرا مانگہ ہے اگر میں تم سے ناراض ہوئی بھی تو تم نکلو گے گھر سے۔۔۔۔"

ایہا نے ہنستے ہوئے شاہ دل کو اس کی اہمیت بتائی کہ بی جان شاہ دل سے زیادہ ایہا سے محبت کرتی ہیں مگر اس سے پہلے شاہ دل کچھ کہتا اچانک بی جان نے پیچھے سے آکر ایہا سے موبائل چھین لیا۔۔۔۔

"بس بہت ہو گئی باتیں اب دو دن تک کوئی بات نہیں ہو گی جاؤ جا کر سو جاؤ۔۔۔۔۔"

بی جان کے بولتے ہی ایہا نے سر اثبات میں ہلایا اور پھر کمرے کی جانب مسکراتے ہوئے چل پڑی۔۔۔۔۔

شادی کی تیاریاں زور و شور پر تھیں ہر جگہ صرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں لیکن انہی خوشیوں کے دوران ایہا کا دل کچھ اداس تھا کیونکہ اس کی بچپن کی سب سے اچھی سیہلی جو اس کی شادی میں موجود نہیں تھی۔۔۔۔۔

وہیں ایہا کی کلاس فیلوز زور و شور سے ڈھولکی بجا کر ٹپے گانے میں مصروف تھیں جب اچانک کسی نے پیچھے سے ایہا کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے۔۔۔۔

ہاتھوں کو پکڑ کر اپنی آنکھوں سے ہٹانے کے بعد حیرانگی سے ایہا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سامنے آمنہ موجود تھی آمنہ کو دیکھتے ہی ایہا خوشی کے مارے کھڑی ہو گئی اور پھر گس کر اسے گلے لگا لیا۔۔۔۔

"یہ تم ہی ہونا مجھے یقین نہیں آ رہا یا، آمنہ تم یہاں کیسے مطلب آنٹی انکل نے کیسے اجازت دے دی آنے کی۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کو واقعی میں آمنہ کی موجودگی بے حد حیران کر گئی تھی تبھی وہ اس کے یوں ہی ہاتھ پکڑے اس سے سوال کرنے لگی۔۔۔۔

"یار کر لو یقین کہ میں ہی ہوں، اصل میں میں نے کل سے کچھ نہیں کھایا تھا ایک ہی ضد تھی میری کہ تمہاری شادی میں جانا ہے اس لیے امی ابو کو ماننا ہی پڑا اور نہ انھیں پتہ تھا کہ ان کی بھوکڑ بیٹی کا انتقال ہو جانا ہے۔۔۔۔"

آمنہ ایہا کو کاندھوں سے تھامے بیٹھانے کے بعد ہنستے ہوئے اسے حقیقت بتانے لگی مگر اس کی یہ بات ایہا کو اداس کر گئی ساتھ ہی اسے آمنہ پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔۔

"آمنہ تم میرے لیے بھوک رہی، ہائے لو یو یار۔۔۔۔۔"

ایہا نے ایک بار پھر آمنہ کو کھینچ کر اپنے گلے لگا لیا تو آمنہ بھی مسکرا پڑی۔۔۔۔

"تو اور کیا ایک ہی تو میری گندی سی سہیلی ہے آنا تو مجبوری تھی میری ورنہ قتل کروانا تھا اپنا تم سے۔۔۔۔"

یہ کہہ کر آمنہ نے قہقہہ لگایا جس میں ایہا کی ہنسی بھی شامل ہو گئی۔۔۔۔

اگلے دن ایہا کی مہندی تھی سبھی لڑکیاں اپنی اپنی مہندی لگوانے میں مصروف تھیں جب ایہا نے مہندی لگانے والی لڑکی سے جلدی سے کہا کہ دونوں ہاتھوں ہر میرے شاہ دل کا نام لکھیں ایہا کی اس فرمائش پر وہ لڑکی مسکرا کر ایہا کے ہاتھ کو تھامے اس پر نام لکھنے ہی والی تھی جب اچانک گھر کی لائٹ چلی گئی۔۔۔۔

اندھیرا چھاتے ہی سبھی لڑکیوں نے شور مچا دیا جبھی اگلے 5 منٹ بعد جزیئر چلا کر روشنی واپس لائی گئی۔۔۔۔

"یہ کیا لکھ دیا ہے آپ نے۔۔۔۔؟؟؟"

"میرے شاہ دل کا نام s سے شروع ہوتا ہے اور آپ نے f لکھ دیا ہے عقل نہیں ہے کیا، اتنا بھی نہیں پتہ۔۔۔۔"

لائٹ واپس آتے ہی ایہا اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہی غصے سے اس مہندی والی لڑکی پر چیخنے لگی اور پھر ساتھ ہی سخت تاثرات لیے ہاتھ دھونے کی غرض سے اپنے کمرے کی سمت چل پڑی۔۔۔۔

مسلسل ہاتھ دھونے کے باوجود بھی رنگ اتنا گہرا تھا کہ اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہیں ایہا پاگلوں کی طرح جنونی انداز میں اپنے ہاتھ رگڑے جارہی تھی اس کی ہتھیلی سرخ ہو کر تقریباً رخمی ہو گئی تو آمنہ نے غصے سے ایہا کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔۔۔۔

"پاگل ہو گئی ہو کیا کیوں خود کو اذیت پہنچا رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟"

"ہاں ہو گئی ہوں پاگل پاگل ہو گئی ہوں میں کیونکہ میرے ہاتھوں پر صرف میرے شاہ دل کا نام ہونا چاہیے یہ یہ نہیں۔۔۔۔۔"

آمنہ کے غصے کا اثر لیے بغیر ایہا چیختے ہوئے اپنی ہتھیلی کی طرف اشارہ کرنے لگی اس وقت ایک عجیب سا خوف دیکھائی دے رہا تھا اس کے چہرے سے۔۔۔۔۔

"تو کیا ہو گیا یار غلطی سے صرف f ہی تو لکھ ہوا ہے بس، صبح نکاح تو تمہارا تمہارے شاہ دل کے ساتھ ہی ہو گا نا تو ریلیکس کرو خود کو، تم کب سے یہ دقیانوسی سوچ رکھنے لگی ہو۔۔۔۔۔"

آمنہ نے ایہا کو تسلی دیتے ہوئے پرسکون کیا اور پھر اسے لیے ہاتھ روم سے باہر کمرے میں لے آئی کہ اچانک ایہا کے موبائل پر شاہ دل کی کال آگئی تو آمنہ مسکرا کر خود کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

"میری پری جلدی سے مجھے اپنی تصویر سینڈ کرو یا میں بھی تو دیکھوں کہ کیسی لگ رہی ہے میری دلہن۔۔۔۔۔"

ایہا نے ابھی کال اٹینڈ ہی کی تھی کہ شاہ دل کی پر جوش آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

"سوری لیکن آپ مجھے شادی سے پہلے نہیں دیکھ سکتے۔۔۔۔۔"

ایہا نے شرمناک کہا وہیں شاہ دل حیران رہ گیا۔۔۔۔۔

"کیا کیا کیا ابھی ابھی شاید میرے کانوں نے غلطی سے آپ کا لفظ سنا۔۔۔۔۔"

شاہ دل کے بولنے پر ایہا اور بھی زیادہ شرمانے لگی۔۔۔۔۔

"غلطی سے نہیں سچ میں سنا آپ نے، آج کے بعد میں آپ کو آپ ہی کہوں گی۔۔۔۔۔"

"واہ واہ یار شادی کے سُکھ تو دیکھو کہ میری بد تمیز کزن جو پوری عمر مجھے تم تو کہتی رہی اب مجھے آپ کہے گی مجھے یقین نہیں آ رہا یار۔۔۔۔"

شاہ دل ہنسے جارہا تھا مگر ایہا کو اس کی یہ بات عنایت ناگوار گزری۔۔۔۔

اچھا تو میں بد تمیز ہوں تم تو کہتی ہوں، تو ٹھیک ہے مسٹر اب تو ہی کہوں گی، تم جیسے لوگ آپ کہلوانے کے لائق ہی نہیں ہوتے۔۔۔۔"

ایہا کا غصہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا جس سے شاہ دل بھی ڈرتے ہوئے سیریس ہو گیا۔۔۔۔

"نہیں نہیں یار غصہ تو نا کرو میں تو مزاق کر رہا تھا اصل میں مجھے تو تمہارے منہ سے آپ لفظ سن کر اتنی خوشی ہوئی ہے کہ میں تو بے ہوش ہی ہونے والا ہوں۔۔۔۔"

ایہا شاہ دل کے ساتھ باتوں میں ہی مصروف تھی جب اچانک گھر میں کچھ گنڈے داخل ہوئے اور سب پر بندوق تان لی۔۔۔۔

"کون ہو تم لوگ۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان یوں ان گنڈوں کو اپنے گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر غصے سے بولیں تو ان کا جواب دینے کے لیے دروازہ سے فرمان گھر میں داخل ہوا۔۔۔۔

"ارے واہ بوڑھیا تو میری جان کی شادی کروانے والی ہے اور میں کچھ بھی نہ کروں، اچھا نہیں کیا تم سب نے، کہاں ہے تیرا وہ بیٹا آج تو زندہ نہیں چھوڑوں گا اسے۔۔۔۔"

فرمان غصے سے پاگل ہی تو ہو رہا تھا مگر اس کا غصہ بی جان پر خاص اثر انداز نہ ہوا۔۔۔۔

"کیا بکو اس کر رہے ہو سوچ سمجھ کر بولو، تم آخر ہو کون۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان بنا ڈرے فرمان کو بولیں وہیں اگلے پل فرمان ان کی بات پر فوراً نرم پڑا اور پھر بی جان کے قریب جانے لگا۔۔۔۔

"کچھ بھی نہیں بڑھیا کوئی رشتہ نہیں ہے میرا تیری چہیتی سے، بس ویسے ہی ایہا کی آج رات بڑی یاد آرہی تھی تو سوچا اسے لینے آجاؤں وہ کیا کہتے ہیں آسان لفظوں میں، ہاں کہ شادی سے پہلے سوہاگ رات منا لو۔۔۔۔۔"

"ایہا جان کہاں ہو دیکھو کون آیا ہے تمہیں لینے۔۔۔۔۔"

"بکو اس بند کرو اپنی۔۔۔۔۔"

فرمان کے سب کے سامنے بیہودہ باتیں کرنے پر بی جان چیخ اٹھیں۔۔۔۔۔

"یار آہستہ تو بولو کیا ہو گیا ہے یار، میں بوڑھوں کے منہ نہیں لگتا اس لئے تجھ سے بات نہیں کرنا چاہتا اس بوڑھیا کو کمرے میں بند کرو۔۔۔۔۔"

فرمان نے بے زارگی سے اپنے گنڈے کو کہا اور پھر خود ایہا کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

ایہا ابھی بھی دنیا جہاں سے غافل ہوئے شاہ دل سے بات ہی کر رہی تھی کہ فرمان نے زور سے دروازہ کھولا آہٹ کی آواز پر ایہا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کے ہاتھ سے موبائل نیچے گر گیا۔۔۔۔۔

"تو تو تو۔۔۔۔۔ تم یہاں۔۔۔۔۔؟؟؟"

"ہاں جان تمہیں ہی لینے آیا ہوں چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

ایہا ڈر کر کانپتے ہوئے فرمان سے بولی اور اس کا یہی ڈر فرمان کو مزید اڑیکٹ کرنے لگا ایک تو وہ مہندی کے پیلے کپڑوں میں ہلکے سے میک اپ سمیت لگ انتہا کی حسین تھی جو پہلی ہی نظر میں فرمان کے دل پر بجلیاں گرانے کا باعث بنی اور اوپر سے رہی سہی کسر اس کے ڈر کر کانپ رہے ہونٹوں نے پوری کر دی۔۔۔۔۔

"ک۔۔۔۔۔ کی۔۔۔۔۔ کیا بکو اس کر رہے ہو۔۔۔۔۔ دفع ہو جاو یہاں سے اااا بھی۔۔۔۔۔"

فرمان کی نظروں کی طلب سمجھ کر ایہا کو خوف تو بہت آ رہا تھا مگر اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر وہ اپنی تمام ہمت اکٹھی کر کے فرمان پر چیخ پڑی۔۔۔۔۔

"جان آہستہ تو بولو تمہارا کیا خاندانی مسئلہ ہے چیخ کر بات کرنا حد ہے یار بہرہ کرو گی کیا۔۔۔۔۔"

فرمان بولتے ہوئے مزید ایہا کے قریب آیا اور پھر جھٹکے سے اسے اپنی گود میں اٹھا کر باہر کی طرف لے جانے لگ گیا ایہا نے بہت احتجاج کیا لیکن ناکام رہی گھر میں سبھی لوگ انھیں دیکھ کر حیران رہ گئے تھے کسی ایک میں بھی ہمت نہیں تھی فرمان کو روکنے کی۔۔۔۔

گھر سے باہر لاتے ہی ایہا کو فرمان نے زبردستی گاڑی میں بیٹھایا لیکن ایہا مسلسل چیخ رہی تھی۔۔۔۔۔
ایہا کے یوں ہی چیخنے پر فرمان نے امجد سے کہا جو کے گاڑی چلا رہا تھا امجد جلدی سے مجھے بے ہوشی کی سپرے دو ایہا یہ بات سن کر اور احتجاج کرنے لگی۔۔۔۔۔

مگر وہاں پر واہ ہی کسے تھی امجد نے جلدی سے فرمان کو بیگ سے نکال کر سپرے پکڑادی تو فرمان نے ایہا کو اگلے ہی لمحے بے ہوش کر دیا اور ایہا کا سر اپنے کاندھے پر رکھ کر سفر ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔
کچھ دیر کی مسافت کے بعد فرمان اپنے بہت بڑے عالیشان فام ہاوس پہنچا اور خود گاڑی سے اتر کر ایہا کو گود میں اٹھائے اپنے کمرے میں لیجا کر بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔۔۔

بے ہوشی کی سپرے صرف 2 گھنٹے ہی اثر رکھتی تھی اسی لیے فرمان ایہا کے پاس بیٹھ کر اسے مسلسل ٹکٹکی باندھے دیکھنے لگا کہ کب وہ ہوش میں آئے اور کب وہ اپنا مقصد پورا کرے۔۔۔۔۔

"لگتا ہے میری سلیپنگ بیوٹی کو میں کس کروں گا پھر ہی وہ اٹھے گی تبھی تو ٹائم مکمل ہونے کے بعد بھی وہ جان بوجھ کر ہوش میں نہیں آرہی۔۔۔۔۔"

فرمان ایہا کو یوں ہی کچھ دیر تک دیوانہ وار دیکھنے کے بعد خود سے ہی گویا ہوا اور پھر ایہا کے نرم و نازک ہونٹوں کو (جن پر لائٹ پینک لپ اسٹک لگی ہوئی تھی) فوکس کیے اس کے مزید قریب ہوا اور پھر اگلے ہی پل وہ ایہا کے باریک ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے درمیان لیے چومنے لگا۔۔۔۔۔

ابھی فرمان اپنی آنکھیں بند کر کے ایہا کے لبوں سے خود کو سیراب ہی رہا تھا جب ایہا ہڑبڑا کر بے ہوشی سے جاگ گئی جبکہ فرمان کو خود پر جھکاسا نسوں کا تبادلہ کرتے دیکھ کر ایہا نے اپنے وجود کا پورا زور لگا کر اسے دھکا دیا فرمان بھی مدہوشی کی حالت میں موجود تھا تبھی ایک دھکے پر ہی اس سے دور ہو گیا۔۔۔۔۔

"دیکھا دیکھا دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ میری سلیپنگ بیوٹی میرے کس کرنے پر ہی جاگے گی لیکن یار تم نے جاگنے میں بہت جلدی دیکھائی تھوڑی دیر یوں ہی اور لیٹی رہتی تو کتنا مزہ آ رہا تھا جب میں تمہاری سانسوں کی خوشبو کو اپنے اندر۔۔۔۔۔"

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔۔"

ابھی فرمان کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی جب ایہا بیڈ سے اتر کر شدید غصے سے پھٹ پڑی تو فرمان بھی اپنی شہادت کی انگلی کو اپنے ہونٹوں پر رکھے خاموش ہو کر کچھ فاصلے پر کھڑا اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو مجھ سے، میں نے کیا بیگاڑا ہے تمہارا، پلینز چھوڑ دو مجھے میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔۔۔"

خود کو اس طرح فرمان کے ساتھ اکیلے پا کر ایہا منٹوں میں اپنی رہی سہی ہمت یار کر اس کی منتیں کرنے لگی کیونکہ اسے یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ پچھلی دفعہ کے تھپڑ کے نتیجے میں ہی آج فرمان نے اسے کڈنیپ کیا تھا ناجانے اب کیا کرنے کا ارادہ تھا اس کا یہی بات ایہا کو خوف سے دوچار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ایہا کی منت سماجت کے بعد بھی فرمان یوں ہی اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھے چپ چاپ کھڑا اسے دیکھے گیا۔۔۔۔۔

"کچھ تو بولو چاہیے کیا تمہیں۔۔۔۔۔"

فرمان کی طرف سے خاموشی ایہا کو رونا دلا گئی تھی وہ روتے ہوئے اس سے سوال کر گئی۔۔۔۔۔

"یار تم نے خود ہی تو کہا تھا جسٹ شٹ اپ تو میں اس لیے چپ کر گیا، اور رہی بات مجھے چاہیے کیا تم سے تو وہ تمہیں آج رات پتہ چل جائے گا اب دوسری بات کی طرف آتے ہیں کہ میں تمہیں یہاں سے جانے دوں، تو چلی جانا صبح میں کونسا ساری زندگی کے لیے تمہیں اٹھا کر لایا ہوں کیونکہ میرا کام تو آج رات ہی مکمل ہو جائے گا۔۔۔۔۔"

فرمان کے جواب پر ایہا نے خوف زدہ نظروں سے کانپتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور دل میں سوچنے لگ گئی کہ اب یہ میرے ساتھ کیا کرے گا۔۔۔۔۔

"ایہا جان ڈر کیوں رہی ہو اب جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا تو تمہارے ڈرنے کا کوئی مطلب نہیں بنتا بلکہ تمہارا یہ خوف مجھے اور زیادہ بے باک کر رہا ہے، ویسے یار ہم اپنا اتنا حسین ٹائم یوں باتوں کی نظر کر کے خراب کیوں کر رہے ہیں قریب آؤ یا تاکہ میں تمہیں محسوس کر سکوں۔۔۔۔۔"

فرمان ایہا کے وجود کو سر سے پاؤں تک گھورتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کے قریب آ رہا تھا وہیں ایہا اس کو خوفزدہ ہو کر دیکھتے ہوئے پیچھے کی طرف قدم اٹھانے لگی۔۔۔۔۔

"یار یہ ٹائم تو صرف محبت کرنے کا ہے صرف محبت جواب میں تمہارے ساتھ کروں گا۔۔۔۔۔"

ایہا کو دور جاتے دیکھ کر فرمان دوہی قدموں میں اس کے بے حد قریب آ گیا جس سے ایہا پیچھے موجود دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑی کانپنے لگی جبکہ فرمان ایہا کے دائیں بائیں جانب اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھ کر اس کے فرار کے راستوں کو بند کرنے کے بعد کان کے پاس سرگوشی نما انداز میں بولنے لگا وہ اس وقت ایہا کے اس قدر نزدیک تھا کہ بولتے ہوئے اس کے ہونٹ ایہا کے کان کی لو کو چھو رہے تھے۔۔۔۔۔

وہیں ایہا اس کا لمس پاتے ہی تڑپ اٹھی اس سے پہلے وہ یہاں سے بھاگ پاتی اچانک فرمان نے اس کی گردن پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ دیے ساتھ ہی وہ اپنے ہونٹوں کو ایہا کی گردن سے چھوتے ہوئے نچلی جانب بڑھنے لگا جبکہ ایہا اگلے لمحوں کا تصور ہی کر کے زور سے فرمان کو دکھا دے کر تیزی سے وہاں سے بھاگ نکلی۔۔۔۔۔

"کیا یار سارا موڈ خراب کر دیا اب کیا ساری رات میرے ساتھ ہائیڈ اینڈ سیک ہی کھیلو گی دیکھو پہلے ہی سوچ لو ایہا جان، جتنا تم مجھے ستاؤ گی اس سے زیادہ پھر میں تمہیں ستاؤ گا ایک پل کے لیے بھی سکون کی سانس نہیں آئے گی تمہیں۔۔۔۔۔"

فرمان ایہا کے پیچھے چلتے ہوئے اتنا اونچا بول رہا تھا کہ سارے گھر میں اس کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

"میری چاکلیٹ کہاں ہو بتاؤ نا، سن لو جان اگر میں جیت گیا تو تم میری ہر بات مانو گی بالکل منع نہیں کرو گی مجھے میرے کسی بھی عمل پر۔۔۔۔۔"

فرمان کی باتوں اور حرکتوں پر ایہا بے حد خوفزدہ ہو کر کچن کے ٹیبل کے نیچے بیٹھی اپنے ہاتھوں کی مدد سے منہ کو دبائے دل ہی دل میں اپنے لئے دعا گو تھی جبکہ فرمان پورے گھر میں ایہا کو ڈونڈھے جارہا تھا آخر میں وہ کچن میں آیا تو اسے ٹیبل کے باہر سے ایہا کا تھوڑا سا فراک نظر آیا۔۔۔۔۔

فراک دیکھتے ہی فرمان کو معلوم ہو گیا کہ ایہا ٹیبل کے نیچے موجود ہے ایہا کی اس حرکت پر فرمان کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔۔

"میری چاکلیٹ کہاں ہو یا رمل ہی نہیں رہی ہو کب سے ڈھونڈ رہا ہوں تمہیں، ایک سیکنڈ کہیں تم فریج میں تو نہیں ہو۔۔۔۔۔"

فرمان ٹیبل کو دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی دبائے بولنے کے ساتھ فریج کھول کر دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"ارے یار تم تو یہاں بھی نہیں ہو تو کہاں گئی تم۔۔۔۔۔"

"بووووووو!!!"

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے فرمان یوں ہی بولتے ٹیبل کے قریب آیا اور پھر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر نیچے جھانکا جہاں ایہا موجود تھی جو اچانک بوووو کی آواز پر خوف سے فرمان کو آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"دیکھو جان ڈھونڈ لیا میں نے تمہیں، اب تو میں جیت گیا ہوں نا چلو شاباش باہر آؤ۔۔۔۔۔"

فرمان کے حکم ملنے پر ایہا روتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔

"کیا مطلب نہیں یہ چیٹنگ ہے ایہا چلو بھی باہر آؤ۔۔۔۔۔"

فرمان غصے سے ایہا کا ہاتھ پکڑ کر اسے ٹیبل کے نیچے سے باہر نکالنے لگا جبکہ ایہا اس کا ہاتھ چھڑوانے کی خاطر زور زور سے فرمان کے ہاتھ پر مکے مارنے لگی مگر فرمان کو خود سے دور کرنا اتنا بھی آسان نہیں تھا تبھی فرمان نے گھسٹتے ہوئے ایہا کو باہر نکال لیا مگر ٹیبل کے نیچے سے نکلتے ہی ایہا فرمان کے سینے پر اندھا دھند مکے مارنے لگ گئی۔۔۔۔۔

"یہ یہ تمہاری محبت نہیں ہوس ہے ہوس جو تم آج رات پوری کرنا چاہتے ہو چھوڑو مجھے جانے دو خدا کا واسطہ ہے تمہیں مت مجھے میری ہی نظروں میں گراؤ۔۔۔۔۔"

ایہا روتے ہوئے چیخنے کے ساتھ یوں ہی فرمان کے سینے پر مکے برسائے جا رہی تھی جب فرمان نے کھینچ کر ایہا کو اپنے قریب کیا اور پھر اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں تھامنے کے بعد اس کی کمر اپنے سینے کے ساتھ لگا کر دوسرے ہاتھ کو ایہا کے پیٹ سے گزارتے ہوئے مضبوطی سے اسے پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

"شی۔۔۔شی۔۔۔شی بس بس جان بہت ہو گیا ریلیکس یا، زیادہ غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا بہت ٹائم ویسٹ کر دیا تم نے اب چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

ایہا کے کان کے نزدیک سرگوشی کرنے کے بعد فرمان یوں ہی ایہا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے پکڑے کھینچتے ہوئے زبردستی اپنے کمرے کی طرف لے جانے لگا۔۔۔۔۔

شاہ دل نے فون پر جب ایہا کی چیخنے چلانے کی آوازیں سنی تو صبح کا بھی انتظار نہیں کیا اور رات کو ہی واپس گھر آنے لگ گیا۔۔۔۔۔

مسلسل 3 گھنٹے کا سفر طے کر کے شاہ دل واپس گھر آیا تو گھر کا ماحول ایسے تھا جیسے کوئی موت واقع ہو گئی ہو گھر میں اتنے لوگوں کی موجودگی کے باوجود بھی مکمل سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"بی جان بی جان کیا ہوا ہے اور اور ایہا کہاں ہے وہ چیخ کیوں رہی تھی۔۔۔۔۔"

بی جان کو ایک ہی سمت گھورتے ہوئے دیکھ کر شاہ دل نے انہیں جھنجھوڑ کر ہوش دلانا چاہا لیکن بی جان تو سکتے میں آئی ہوئی تھیں تو پھر جواب کیا دیتیں۔۔۔۔۔

"کوئی تو کچھ بولے آخر ادھر ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

کوئی جواب نہ ملنے پر غصے سے چیختے ہوئے شاہ دل نے پوچھا تو آمنہ اسے سارا واقعہ روتے ہوئے بتانے لگی جو سنتے ہی شاہ دل کا غصہ آسمان کو چھونے لگا۔۔۔۔۔

"کون تھا وہ بولو کون تھا وہ۔۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل آمنہ کو کاندھوں سے تھامے اس سے سوال کرنے لگا تو آمنہ کے آنسوؤں میں مزید روانگی آ گئی۔۔۔۔

"ہمیں کچھ نہیں پتہ بھائی کون تھا وہ، ہاں لیکن دو دن پہلے بھی یہ شخص ایہا کا پیچھا کر رہا تھا، ایہا کا نام زور زور سے لے کر تماشا بھی کیا تھا اس نے۔۔۔۔۔"

آمنہ نے ڈرتے ڈرتے ساری بات شاہ دل کو بتادی تو شاہ دل شوکد ہو کر زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔
 "ایہا نے مجھ سے اتنی بڑی بات کیوں چپائی کیوں نہیں کچھ بتایا اس نے مجھے کیا بھروسہ نہیں تھا اس کو مجھ پر۔۔۔۔۔"

"بیٹا پلیز میری بچی کو کہیں سے ڈھونڈ لاؤ پلیز شاہ دل۔۔۔۔۔"

شاہ دل زمین کو گھورتے ہوئے خود سے ہی مخاطب تھا جب بی جان روتے ہوئے اس سے بولیں۔۔۔۔۔
 "بی جان کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں میں اسے، ایہا نے مجھے کبھی بھی اس گھٹیا شخص کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا کچھ بھی نہیں، کتنی دفعہ بات ہوئی ہماری کبھی ہلکا سا بھی ذکر نہیں کیا اس نے تو مجھے کیسے پتہ ہو گا اس کا ٹھکانہ۔۔۔۔۔"

شاہ دل غصے سے چیخ پڑا تو بی جان مزید رونے لگیں۔۔۔۔۔

"بیٹا کچھ تو کرو ناجانے وہ درندہ میری بچی کے ساتھ کیا کرے گا کیا کیا قیامت ٹوٹے گی میری بیٹی پے۔۔۔۔۔"

بی جان مسلسل رورو کر کہہ رہی تھیں وہیں سبھی رشتے دار آپس میں باتیں کرنے لگ گئے۔۔۔۔۔
 "مجھے تو لگتا ہے ایہا کا پہلے سے ہی اس لڑکے کے ساتھ کوئی چکر تھا اس لیے تو کسی کو اس کے بارے میں بتایا نہیں، ارے دیکھ جو لیا تھا کہ وہ اتنا امیر ہے تو شادی بھی تو اسی سے کرنا چاہتی ہو گی۔۔۔۔۔"

ان الزامات اور طعنوں سے تنگ آ کر شاہ دل گھر سے باہر نکل گیا کیونکہ وہ اب اگلا ایک پل بھی ان باتوں کو برداشت کرنے کی خود میں ہمت نہیں پاتا تھا اس کا دل و دماغ پھٹنے کے قریب تھا اس وقت وہ صرف ایک

بات سوچ رہا تھا کہ آخر وہ اب کرے کیا، کس طرح ایہا کو ڈھونڈ کر لائے، کس طرح ایہا کو بچا لے۔۔۔۔

ابھی فرمان ایہا کو کھینچتے ہوئے اپنے کمرے کی قریب ہی لایا تھا جب اچانک ایہا نے فرمان کے ہاتھ پر زور سے چکی کاٹی اور فرمان کی ایک ہلکی سی چیخ کے ساتھ پکڑ کمزور ہوتے دیکھ کر وہ تیزی سے بھاگ گئی۔۔۔۔

"پاگل ہو کیا۔۔۔"

"اتنے برے طریقے سے کاٹ لیا سارا ہاتھ زخمی کر دیا میرا، یار مسئلہ کیا ہے تمہارا یوں میری شرافت کا اتنا فائدہ مت اٹھاؤ ایہا۔۔۔"

فرمان کی گرفت سے آزاد ہوتے ہی ایہا بھاگ کر کچن سے تیز دھار چھری اٹھا کر کچن کے ساتھ ہی موجود کمرے میں دروازے کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔

فرمان جو ایہا کو اس کمرے میں جاتے دیکھ چکا تھا سر کو نفی میں جنبش دیتے خود بھی کمرے میں داخل ہوا تو ایہا فرمان کا سایہ دیکھ کر اس پر چھری سے وار کرنے ہی والی تھی جب فرمان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر جھٹکے سے ایہا کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اب ایہا کی کمر فرمان کی طرف تھی۔۔۔۔

"شرم نہیں آتی تمہیں مجھ کو حملہ کرو گی یار، قتل کرو گی اور وہ بھی مجھ جیسے اتنے پیارے حسین شخص کا یار یہ تو غلط ہے نا۔۔۔"

فرمان آہستہ سے ایہا کے ہاتھ میں موجود چھری چھین کر اسے ایہا کے کومل سے گالوں پر پھیرتے ہوئے کان کے قریب سرگوشی کرنے لگا جبکہ ایک ہاتھ فرمان نے ایہا کی گردن پر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

چھری کی دھار اپنے چہرے پر محسوس کر کے ایہا خوف سے ہل تک نہ پائی اور اس کا یوں شوکڈ ہونا فرمان کو بے باک ہونے پر اکسانے لگا۔۔۔۔

تبھی وہ اپنے چھری والے ہاتھ سے آہستہ سے ایہا کے فرائ کی بیک زپ کو کھولنے لگا اب بھی ایہا کی سانسیں بے ترتیب ضرور ہوئی تھیں مگر وہ حرکت پھر بھی نہ کر پائی نا جانے ایسا کونسا خوف سوار ہو گیا تھا اس پر۔۔۔۔

بیک زپ کھلتے ہی فرمان نے ایہا کی کمر کو اپنے لبوں سے چھوا اور پھر نرمی سے اس کی گردن کو چومتے ہوئے ایہا کے کاندھے تک آگیا پھر اچانک اس نے ایہا کو کاندھے سے پکڑ کر آگے کی طرف کیا اور مضبوطی سے آنکھیں بند کیے کانپ رہی ایہا کے نرم نازک گالوں کو چومنے لگ گیا۔۔۔۔۔

ایہا اب بھی خاموش کھڑی منہ کے زاویے بگاڑ رہی تھی یعنی رونے کا بندوست کر رہی تھی جب فرمان نے ایہا کی گردن میں ہاتھ ڈالے اس کا چہرہ اونچا کیا اور پھر وہ اپنا ہلکا سامنہ کھولے ایہا کے ہونٹوں کو چومنے ہی والا تھا جب اچانک ایہا کے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں کو غور سے دیکھنے کے بعد اچانک اس ن زور سے ایہا کو دکھایا ایہا نیچے زمین پر گرتے ہی آنکھیں کھول چکی تھی اور حیرانگی سے فرمان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو ہاں یقین نہیں آ رہا۔۔۔"

"جتنی شدید محبت کرتا تھا نا تم سے اب اس سے کئی زیادہ نفرت کرتا ہو تجھ سے 'کیا شادی ہی تو کرنا چاہتا تھا تجھ سے عزت بنا رہا تھا تجھے اپنی' لیکن نہیں تجھے تو اس شاہ دل کی پڑی تھی۔۔۔۔۔"

"اب میں بھی دیکھتا ہوں کیا اب بھی وہ تجھ سے شادی کرے گا ایک ایسی لڑکی کو وہ مقام وہ عزت دے گا جو ساری رات ایک گنڈے کے ساتھ گزار کر آئی ہو اتنا بے غیرت کوئی مرد نہیں ہوتا ایہا جان۔۔۔۔۔"

"محبت کرتا ہے وہ مجھ سے تم جیسے گھٹیا انسان کی ایسی بیچ حرکت کرنے سے میرے شاہ دل کی محبت میں کوئی کمی نہیں آنے والی سمجھ تم۔۔۔۔۔"

فرمان کی بات کا جواب ایہا نے انتہائی خود اعتمادی سے دیا تھا شاید اسے شاہ دل پر اتنا ہی بھروسہ تھا۔۔۔۔۔

"اچھا جی اتنا بھروسہ ہے تمہیں اس انسپکٹر پر یہ تو وقت ہی بتائے گا ایہا جان کہ کس کو کس پر کتنا اعتماد ہے۔۔۔۔۔"

"فلحال تو مجھے ایسے دیکھنا ہے کہ تمہارے ساتھ میں نے زبردستی کی ہے، لیکن یار تمہارے حلیے سے تو لگ ہی نہیں رہا کہ تمہارے ساتھ ریپ ہوا ہو گا، تو ایسا کرتے ہیں کہ یہ تمہارے تھوڑے سے کپڑے پھاڑ دیتے ہیں اور یہ کہ اسٹک پھیلا دیتے ہیں تاکہ لگے تو سہی کے تمہارے ساتھ کچھ ہوا ہے۔۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی فرمان ایہا کے قریب آ کر چھری کی مدد سے تھوڑے تھوڑے اس کے کپڑے پھاڑنے لگ گیا ایہا غصے سے فرمان کو پیچھے کر رہی تھی جب فرمان نے غصے سے اسے آنکھیں دیکھائیں اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

"چپ چاپ بیٹھ جاؤ ڈسٹرب مت کرو مجھے تمہیں نظر نہیں رہا کہ میں بیزی ہوں، توجی کپڑے تو پھٹ گئے تمہارے تو اب لپ اسٹک کیسے خراب کروں، یا زیادہ تر تو ایک کام کرنے سے ہی لپ اسٹک خراب ہوتی ہے تو ایہا جان وہ کر لوں میں۔۔۔۔"

فرمان ایہا کے ہونٹوں کو فوکس کیے ہستے ہوئے بولا تو ایہا اسے گھورتے ہوئے اسے دھکا دینے کے بعد تیزی سے اپنے ہاتھ کی مدد سے خود اپنی لپ اسٹک پھیلانے لگی۔۔۔۔

"یار سلولی سلولی کرو اتنی جلدی کیا ہے ابھی تو پوری رات باقی پڑی ہے اور ویسے بھی مجھے بھی کوئی شوق نہیں تم جیسی کو کس کرنے کا جسے میری محبت کی قدر تک نہیں، خیر صبح ہوگی تو امجد کو کہہ دینا چھوڑ آئے گا تمہیں گھر۔۔۔۔"

"اب میں سونا چاہتا ہوں تاکہ صبح تک بے گوشی کے عالم میں رہوں کیونکہ اگر میں جاگا رہا تو شاید میرا ارادہ بدل جائے اور میں تمہیں یہاں سے جانے نہ دوں۔۔۔۔"

ایہا کے چہرے سے نظریں ہٹا کر فرمان اٹھ کر واڈروب میں موجود شراب کی بوتل نکال کر مسلسل ایہا کو دیکھ کر ڈرنک کرنے لگا ایہا بھی کچھ سوچتے ہوئے فرمان کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔

"کیا پینی ہے تمہیں بھی، یہ لو پی لو ویسے تمہیں اس کی ضرورت تو نہیں ہے کیونکہ تمہادے پاس تو تمہاری محبت ہے نا پھر تمہیں کیا غم۔۔۔۔"

فرمان اپنی ڈرنک کرنے کی وجہ سے سرخ بندھور ہی آنکھوں سے ایہا کو دیکھ کر بولنے کے بعد اس کی سمت بڑھا رہا شراب کی بوتل کو واپس کھینچ کر اپنے لبوں سے لگا گیا تو ایہا بھی اسے نفرت سے دیکھ کر اپنی نظریں گھما چکی تھی۔۔۔۔

"یار یار پلیز ایک ایک تصویر لینے دو اپنی، تمہاری اس حالت کو دیکھ کر نفرت ظاہر کرنے کے لیے تاکہ مجھے ہمیشہ یاد رہے کہ تم نے مجھے اور میری محبت کو ٹھکرایا تھا۔۔۔۔"

ایہا کو دیکھ کر ہنستے ہوئے فرمان اپنا موبائل نکال کر ایہا کی تصویریں لینے لگ گیا جبکہ ساتھ ساتھ وہ بہت زیادہ ڈرنک کیے جا رہا تھا کچھ منٹس بعد وہ بس بے ہوش ہی ہونے والا تھا تو بیڈ پر گر سا گیا اور اپنے موبائل میں موجود ابھی کی لی ہوئی ایہا کی تصویر دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔

"کتنی پیاری ہونا تم ایہا۔۔۔۔"

"یار بہت محبت کرتا ہوں تم سے، بہت زیادہ دنیا میں سب سے زیادہ، میں پوری عمر تمہاری ہر بات مانوں گا تم جو چاہو گی میں صرف وہی کروں گا لیکن پلیز یار مجھے چھوڑ کر مت جاؤ مر جاؤں گا تمہارے بغیر پلیز ایہا، آئی لو یو یار۔۔۔۔"

مسلسل ایہا کی تصویر کو دیکھتے فرمان اپنی بند ہو رہی آنکھوں سے بول رہا تھا جبکہ اس کی آنکھوں سے ناجانے کتنے ہی آنسو بہہ کر بیڈ میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔۔

ایہا حیرانگی سے فرمان کو دیکھے جا رہی تھی کہ وہ کیا بول رہا تھا لیکن اسے زرا سا بھی اس پر ترس نا آیا بلکہ اسے یہ سب بھی فرمان کا ڈرامہ لگ رہا تھا۔۔۔۔

"میں نے جس چیز کو بھی شدت سے چاہا وہ ہمیشہ مجھ سے دور ہوئی ہے بچپن میں میری ماں اور اب اب تم کیسے جیوں گا میں تمہارے بغیر، یہ تصور بھی نہیں کر پارھا میں یار، اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس کرتا ہوں میں ایہا، تمہیں کیوں نظر نہیں آتی میری چاہت۔۔۔۔"

فرمان نشے میں اپنے دلی جذبات ایہا پر عیاں کر رہا تھا جبکہ ایہا مسلسل منہ پیچھے کیے فرمان کی باتوں کو نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔۔

پلیز یار مجھے چھوڑ کر مت جانا پلیز ابی۔۔۔۔"

یہ بولتے بولتے آخر فرمان نشے کے زیر اثر گہری نیند سو گیا اور ایہا کھڑکی کی سمت نظریں کیے صبح ہونے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

کچھ گھنٹوں بعد صبح کی ہلکی ہلکی سی روشنی نکلنے لگ گئی تھی ایہا کچھ دیر تک حیرانگی سے فرمان کو دیکھتی رہی اور پھر تیزی سے زمین سے اٹھام کر بھاگ کر کمرے سے باہر آئی تو اسے امجد گھر میں داخل ہوتا دیکھائی دیا۔۔۔۔

"بیٹھوں گاڑی میں میں گھر چھوڑ دوں تمہیں۔۔۔۔۔"

ایہا پر نظر پڑتے ہی امجد نے نظریں جھکائے کہا اور گھر سے باہر چلا گیا تو ایہا بھی جلدی سے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اگلے 1 گھنٹے بعد امجد نے ایہا کو اس کے گھر کے آگے چھوڑ کر گاڑی واپسی کے راستے پر ڈال دی۔۔۔۔۔
ایہا سست روی سے قدم اٹھاتی جب گھر میں داخل ہوئی تو وہاں موجود سبھی لوگ شوکد ہو گئے ایہا کی حالت دیکھ کر سب کا حیران ہونا بنتا بھی تھا۔۔۔۔۔
ایہا پر نظر پڑتے ہی بی جان دھوڑ کر اس تک آئیں اور پھر ایہا کو خود میں زور سے بھینچا۔۔۔۔۔
"تم ٹھیک تو ہو کیا ہو امیری بچی کے ساتھ۔۔۔؟؟؟"

"بولو ایہا بیٹے کچھ تو بولو۔۔۔۔۔"

جہاں بی جان ایک ساتھ ایہا سے کتنے ہی سوال کر رہی تھی وہیں شاہ دل ایہا کی حالت کو دیکھ کے نظریں پھیر کر دور ہی بیٹھا رہا۔۔۔۔۔

"بی جان بی جان کچھ نہیں ہو امیرے ساتھ میں جیسے پہلے ہی بالکل ویسی اب بھی ہوں۔۔۔۔۔"
ایہا بی جان کو خود سے الگ کرتی ہوئی ان کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے انھیں تسلی دینے لگی جب اچانک ایہا کی پھپھو جو وہیں موجود تھیں تیزی سے چلتی ہوئی ایہا تک آئیں۔۔۔۔۔
"واہ بیٹا جی واہ ہم کیا تمہیں پاگل دیکھائی دیتے ہیں جو تمہاری ایسی حالت کو دیکھتے ہوئے بھی کچھ نہ سمجھیں
، ارے وہ شخص صرف تمہاری شکل دیکھنے کے لیے تو تمہیں اٹھا کر لے کر گیا نہیں تھا ساری رات اس
گنڈے کے ساتھ گزار کر واپس اس حالت میں آئی ہو اور ہمیں بے وقوف بنا رہی ہو۔۔۔۔۔"

"پھپھو میں قسم کھا کر کہتی ہوں میرے ساتھ کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔"

"بس کر دو بی بی بس کر دو اور کتنے جھوٹ بولو گی۔۔۔۔۔"

ایہا کی پھپھو کسی طور بھی اس کی بات کا یقین کرنے کو تیار نہیں تھیں بلکہ وہ ہی کیا وہاں موجود کوئی بھی شخص ایسا نہیں تھا جو ایہا کو شک بھری نظروں سے نہ دیکھ رہا ہو۔۔۔۔۔

"اب میں آپ سب لوگوں کو اپنی پاکیزگی کا ثبوت کس طرح دوں۔۔۔۔"

ایہا سب لوگوں کی نظروں سے خود کو زخمی ہوتا محسوس کر رہی تھی تبھی زور سے بولتے ہوئے بھاگ کر شاہ دل کے پاس گئی کیونکہ اس کے نزدیک چاہے کوئی اس کی بات کا یقین کرے یا نہ کرے مگر اس کا شاہ دل وہ کبھی اس پر شک نہیں کر سکتا۔۔۔۔

"شاہو شاہو تمہیں تو بھروسہ ہے نہ مجھ پر اور میری پاکیزگی پر بولو نا شاہو بتاؤ سب کو کہ میں جھوٹ نہیں بول رہی بتاؤ نا پلیز۔۔۔۔"

ایہا روتے ہوئے شاہ دل کے ہاتھوں کو تھامے اس سے التجا کر رہی تھی جب اچانک شاہ دل نے اپنے ہاتھوں کو ایہا کی مضبوط گرفت سے کھینچ کر باہر نکالا اور پھر اسے گھورنے لگا ان نظروں میں کیا کچھ نہیں تھا شک، بے اعتباری نفرت اور نا جانے کیا کچھ۔۔۔۔

"جاؤ اور جا کر کپڑے بدلو جاؤ۔۔۔۔"

شاہ دل کے لہجے کے ساتھ اس کی نظروں کو سمجھتے ہوئے ایہا حرا نگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو ہاں بولانا جاؤ کمرے میں، اب آخر اور کتنا تماشا بنانا ہے تمہیں فوراً جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

شاہ دل شدید غصے سے ایہا پر چیخا تو وہ منہ پر ہاتھ رکھے روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگ پڑی۔۔۔۔

"بھئی شادی تو ہو گئی اور انجوائے بھی بہت کر لیا اب اور یہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا ہم تو واپس چلتے ہیں۔۔۔۔"

ایہا کے وہاں سے جاتے ہی سبھی رشتے دار آپس میں باتیں کرنے لگے اور پھر بی جان سے بولے۔۔۔۔

"نہیں نہیں دیکھیں ایسے مت کریں آپ سب، خدا کا شکر ہے ایہا سہی سلامت واپس آ گئی ہے تو بس آج دوپہر کو انشا اللہ شاہ دل اور ایہا کا نکاح ہو گا۔۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے بی جان اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے پھر بھی آپ کو شادی کی پڑی ہے، کر لیں گے جب کرنی ہوگی جب سہی وقت ہو گا مگر فحال نہیں اور بہت ہو گیا فری کا انٹر ٹینمنٹ اب پلیز آپ سب لوگ جائیں یہاں سے۔۔۔۔"

جتنی تیزی سے بی جان نے مہمانوں کو روکنے کے لیے نکاح کا ذکر کیا تھا اس سے بھی زیادہ جلدی شاہ دل نے اپنی بات کرنے میں دیکھائی تھی ساتھ ہی سبھی مہمانوں کو صاف لفظوں میں چلتا کیا تھا۔۔۔

شاہ دل کا لہجہ اور انداز اس قدر بے زاری اور غصے سے بھرپور تھا کہ سبھی مہمان باتیں کرتے فوراً وہاں سے چلے گئے۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے بیٹے تم اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو اب یہاں کہا تو ہے کچھ نہیں ہوا ہے اس کے ساتھ پھر تم کیوں اپنا خون جلا رہے ہو۔۔۔؟؟؟"

مہمانوں کے جاتے ہی بی جان نے شاہ دل سے کہا تو بدلے میں اس نے ایک طنزیہ مسکراہٹ بی جان کی طرف اچھال دی۔۔۔

"میری معصوم سی بی جان کتنا بھروسہ ہے نا آپ کو آپ کی لاڈلی ابیہا پر اس نے کہہ دیا اور آپ نے سچ مان لیا واہ واہ واہ۔۔۔۔"

"لیکن میں معصوم اور بے وقوف نہیں ہوں بی جان، وہ تو ایسے بولے گی ہی اپنے آپ کو پاکیزہ ثابت کرنے کے لیے تاکہ اسے نفرت کی نگاہ سے نا دیکھا جائے مگر آپ مجھے بتائیں کہ اتنا کون اچھا ہوتا ہے جو صرف شکل دیکھنے کے لیے لڑکی کو اٹھا کر لے جائے۔۔۔۔"

"مجھ میں اتنی تو عقل ہے بی جان پولیس والا ہوں میں، آج تک کبھی بھی یہ نہیں سنا میں نے کہ کوئی لڑکی کڈنیپ کر کے لے جائے اور واپسی پر وہ لڑکی بالکل سہی سلامت ہو، ارے یا وہ کڈنیپ ہی اپنی حوس پوری کرنے کے لیے کرتے ہیں تو پھر ٹچ کیسے نہیں کریں گے لڑکی کو۔۔۔۔۔"

"پتہ نہیں اب ہماری کتنی بدنامی ہوگی آپ کی بھانجی کو تو خود بڑا شوق تھا یہ سب کروانے کا اس لیے تو مجھے یا آپ کو کسی کو بھی اس شخص کے بارے میں کچھ بتایا نہیں کیونکہ خود عیاشی کرنا چاہتی تھی وہ۔۔۔۔"

شاہ دل نان سٹاپ بولے ہی جارہا تھا جب اچانک ایہا کپڑے تبدیل کر کے لاؤنج میں داخل ہوئی تو سبھی باتیں کسی تیر کی طرح اسے اپنے دل میں گڑھتی محسوس ہوئی وہ بے جان ہو رہے قدموں کے ساتھ شاہ دل کے قریب آئی اور پھر آنسوؤں بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی وہیں بی جان کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے ابھی بے ہوش ہو کر زمین بوس ہو جائیں گی۔۔۔۔۔

"شاہ دل مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی تم نے آج میرے بھروسے کے ساتھ میرا بھی قتل کر دیا۔۔۔۔۔"

ایہا نے بھرائی ہوئی آواز میں یہ چند الفاظ ادا کیے اور پھر واپسی کے لیے پلٹنے لگی جب لاؤنج میں شاہ دل کی آواز پھر سے گونجی۔۔۔۔۔

"کیا امید نہیں تھی تمہیں مجھ سے ہاں سچ کڑوا ہی ہوتا ہے ایہا بی بی، خیر امید تو مجھے بھی تم سے یہ نہیں تھی اگر تمہیں وہی گنڈہ پسند تھا تو مجھ سے یہ شادی کرنے کا ڈرامہ کیوں کیا تم نے کیوں رکھا مجھے دھوکے میں کیا قصور تھا میرا یا میری بے لوث محبت کا۔۔۔۔۔"

غصے کے بعد اب تکلیف اور کرب شاہ دل کی آواز سے محسوس ہو رہا تھا محبت تو اس نے بھی کی تھی ایہا سے تو درد ہونا تو واجب تھا۔۔۔۔۔

"شاہو ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو اس گھٹیا شخص کو جانتی تک نہیں نا جانے کیوں وہی میرے پیچھے پڑا ہوا تھا میں نے تو ایسے تھپڑ بھی مارا تھا لیکن۔۔۔۔۔"

"بس کر دو بس دماغ پھٹ جائے گا میرا، مت بولو اور جھوٹ مت دو ہمیں اور دھوکہ، اگر ایسی بات تھی تو تم نے مجھے یا بی جان کو کچھ کیوں نہیں بتایا ہاں، ایہا بی بی انسان ہمیشہ اپنے گناہوں کو چھپانے کے لیے ہی جھوٹ کا سہارا لیتا ہے دوسروں کو دھوکہ دیتا ہے اور وہی تم نے کیا۔۔۔۔۔"

ایہا کی بات مکمل ہوئے بغیر ہی شاہ دل اپنی کہنے لگا اس کی نظروں میں موجود اپنے لیے بے اعتباری ایہا کو برزخ میں دھکیلنے کے مترادف لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

"شاہو میں کسی کو ٹینشن نہیں دینا چاہتی تھی اس لیے کچھ نہیں بتایا۔۔۔۔۔"

ایہا اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے نظریں جھکائے شاہ دل کو وجہ بتانے لگی تو شاہ دل زور زور سے تالی بجانے لگا۔۔۔۔۔

"واہ واہ کیا بات کہی کہ ٹینشن نہیں دینا چاہتی تھی تم، ایہا بی بی ٹینشن نہیں دینا چاہتی تھی یا پھر تم اپنے راز پر سے پردہ نہیں اٹھانا چاہتی تھی بولو، جس گنڈے کے ساتھ گئی تھی اس کے ساتھ ساری رات عیاشی کر کے پھر جب اس نے رکھا نہیں تو واپس گھر آ گئی تم، کہ چلو شاہ دل تو ہے نا انتہا کا بے وقوف جو تمہاری محبت میں اندھا ہوا پھر رہا ہے اب بھی وہ اپنا لے گا تمہیں۔۔۔۔"

شاہ دل مسلسل بولے ہی جاتا تھا جب اچانک بی جان کے پڑنے والے تھپڑ نے اس کی چلتی زبان کو روکا۔۔۔۔

"کیا بکو اس کیے جا رہے ہو۔۔۔؟؟؟"

"ایہا پر الزام کیوں لگا رہے ہو تم۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کی باتوں پر ایہا زار و قطار روئے جا رہی تھی جب اچانک اسے چکر آیا اور وہ زمین پر گر گئی۔۔۔۔۔

"ایہا۔۔۔۔"

بی جان نے چیخ کر ایہا کو پکارا اور پھر ساتھ ہی شاہ دل سے کہا کہ وہ ایہا کو اٹھا کر کمرے میں لیٹا دے۔۔۔

"میں اس کے ناپاک وجود کو چھو نہیں سکتا بی جان۔۔۔۔"

غصے سے اتنا کہتے ہی شاہ دل گھر سے باہر چلا گیا تو بی جان نے بامشکل ایہا کو اٹھا کر صوفے پر لیٹا دیا اور اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے تو ایہا کو کچھ دیر بعد ہوش آ گیا ہوش میں آتے ہی وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

"بی جان کیا آپ بھی مجھے اتنا گرا ہوا سمجھ رہی ہیں۔۔۔؟؟؟"

ایہا نے آنسوؤں کے درمیان بی جان سے سوال کیا تو انھوں نے فوراً ایہا کو اپنے سینے سے لگ لیا۔۔۔۔

"نہیں میری بچی کبھی بھی نہیں، مجھے تم پر اور تمہارے کردار پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے جو ہمیشہ رہے گا۔۔۔۔"

بی جان یوں ہی ایہا کو اپنے سینے سے لگائے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے گویا ہوائیں اور پھر اس کی پیشانی چوم کر اپنے آنسوؤں کو روکنے کی سعی کرنے لگیں۔۔۔۔

گھر سے نکلتے ہی شاہ دل سیدھا پولیس اسٹیشن گیا تھا وہ اب بھی اپنے آفس میں بیٹھا ایہا کے متعلق ہی سوچے جارہا تھا۔۔۔۔

"اس جیسی گھٹیا لڑکی سے میں نے انتہا کی محبت کی جو کبھی میری تھی ہی نہیں، جسے کبھی میں پسند تک نہیں تھا، کبھی نہیں سوچا اس نے کہ میری محبت کتنی سچی ہے، کبھی احساس نہیں ہو پایا اسے میری بے لوث محبت کا، کبھی اس کے دل میں بھی میری لئے زرہ سی بھی چاہت پیدا نہیں ہوئی، کبھی بھی نہیں۔۔۔۔"

"یار تو یہاں کیسے مطلب تیری تو شادی تھی نا کیا ہوا یار تو نے تو چٹھیاں بھی لے لی تھیں پھر یوں ڈیوٹی پر کیوں آیا ہے تو۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل ابھی انھی سوچوں میں غرق تھا جب اے ایس آئی جو کے اس کا دوست بھی تھا اس نے آکر شاہ دل کی آمد کی وجہ پوچھی۔۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔"

شاہ دل غصے سے نظریں پھیرتے ہوئے بولا جب اچانک حوالدار ایک چھوٹے سے عام سے چور کو پکڑ کر لے آیا تو شاہ دل اے ایس آئی کو اگنور کرتے ہوئے حوالدار سے اس چور کے متعلق دریافت کرنے لگا۔۔۔۔

"دیکھیں تو سرجی اس نے ایک عورت کا ہار چورایا ہے اور اب بتا نہیں رہا کی کہاں ہے وہ۔۔۔۔"

حوالدار کی اتنی سی بات سن کر شاہ دل جو غصے سے بھرا پڑا تھا فوراً کرسی سے اٹھا اور پھر اس چور کو انتہائی برے طریقے سے مارنے پیٹنے لگ گیا وہ چور بے چارہ نیچے زمین پر گر گیا تو شاہ دل ٹانگوں سے مارنے لگا۔۔۔۔

"بول کہاں ہے وہ ہار بول سالے۔۔۔۔"

سارے تھانے کے لوگ شاہ دل کا غصہ دیکھ کر ڈر گئے کیونکہ اس سے پہلے شاہ دل نے آج تک اس طرح کسی کو بھی نہیں پیٹا تھا اور اب تو جرم بھی چھوٹا سا تھا پھر بھی وہ کہاں کا غصہ کہاں نکالنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

چور بیچارہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگا کیونکہ اس کی بولنے کی بھی ہمت باقی نہیں بچی تھی تو باقی سب پولیس والوں نے بہت مشکل سے اس چور کو شاہ دل کی گرفت سے چڑوا دیا۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے سر آپ کو مر جائے گا وہ۔۔۔۔"

ایس آئی کی بات سن کر شاہ دل نے پولیس والوں کو اپنے سامنے سے ہٹایا اور پھر پھولی ہوئی سانس کے ساتھ اپنے آفس میں جانے لگا جب ایک حولد ار ایس پی کو بتانے لگ گیا۔۔۔۔

"سر کی رات کو ہونے والی تو بیوی کو کسی نے کڈنیپ کر لیا شاید اسی بات کا غصہ ہے انھیں کو اس طرح نکال رہے ہیں۔۔۔"

شاہ دل نے یہ بات سن لی اور پلٹ کر اس حولد ار کا گریبان پکڑ کر ایک زوردار تھپڑ اسے دے مارا۔۔۔

"کیا بک رہا ہے تو زیادہ بکو اس آرہی ہے تجھے اب نکالوں تجھ پر اپنا غصہ۔۔۔۔"

"سر سر مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔"

شاہ دل کے غصے سے خوفزدہ ہوتے وہ حولد ار ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگ گیا تو شاہ دل نے اسے دھکا دیا جس سے وہ نیچے گر گیا۔۔۔۔

"دفع ہو جا۔۔۔۔"

اتنا بولتے ہی شاہ دل نے ایک غصیلی نگاہ وہاں موجود سبھی سٹاف پر ڈالی اور پھر کٹے تاثرات کے ساتھ اپنے آفس میں چلا گیا۔۔۔۔

فرمان صبح 7 بجے اٹھا تو وہ اپنے بیڈ پر کمر ٹر اوڑھے سرہانے پر سر رکھے سویا ہوا تھا جبکہ رات کو تو وہ بے سدھ بیڈ پر گر گیا تھا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے جمائی روکنے کے ساتھ فرمان اٹھ کر بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تو اچانک اس کی نظر بیڈ پر پڑی بالی پر ٹھہر سی گئی جو یقیناً ایہا کی تھی۔۔۔۔

فرمان نے ہاتھ بڑھا کر وہ بالی اٹھائی اور اسے اپنی ہتھیلی پر رکھے غور سے دیکھنے لگیوں ہی دیکھتے دیکھتے اسے ایہا کی ساری باتیں یاد آ گئیں کس طرح ایہا نے اس کی محبت کو ٹھکرایا یہی سوچ دماغ میں آتے ہی اس نے وہ بالی زمین پر پھینکی چاہی مگر اس کے دل نے یہ اجازت نہ دی۔۔۔۔

اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر خود سے ہی نظریں چراتے فرمان نے وہ بالی بیڈ کے ساتھ موجود سائیڈ ٹیبل کے دراز میں رکھ دی اور پھر زور سے امجد کو آواز دی فرمان کی پکار پر امجد تیزی سے بھاگ کر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

"جی صاحب جی حکم۔۔۔"

"کہاں پر تھے تم۔۔۔؟؟؟"

"وہ جی باہر بیٹھا تھا صاحب جی میں نے میم صاحب کو بھی سہی سلامت گھر پہنچا دیا۔۔۔۔"

فرمان کے سوال کا جواب دینے کے بعد امجد نے آگے کی بات بھی بتادی۔۔۔۔

"اس نے خود کہا تھا تمہیں گھر جانے کے لیے یا پھر تم نے کہا چلنے کو۔۔۔۔"

"نہیں نہیں صاحب جی وہ جی صبح ہوتے ہی خود دھوڑ کر باہر آئی تھیں تو پھر میں نے کہا کہ آپ کو چھوڑ دوں گھر۔۔۔۔"

امجد نے بھی حقیقت بتادی مگر فرمان کو یہ حقیقت کافی تکلیف پہنچا رہی تھی نا جانے وہ کیا امید رکھتا تھا ایہا سے۔۔۔۔

"ہممم سہی کیا اچھا یہ مجھے سرہانے پر تم نے لیٹایا تھا کیا اور کمبل بھی اوڑھا دیا۔۔۔۔"

ایک ٹھنڈی سانس بھر کے فرمان نے اب دوسرا سوال کیا تو امجد جو نظریں جھکائے کھڑا تھا اچانک سر اٹھا کر فرمان کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"نہیں جی صاحب جی میں تو جی جب میم صاحب کو چھوڑ کر گھر میں آیا تو آپ ایسے ہی سوئے ہوئے تھے میں نے نہیں کیا جی۔۔۔۔"

امجد کا جواب ملتے ہی فرمان سوچ میں پڑ گیا اور ساتھ دل ہی دل میں خوش بھی ہونے لگا کہ شاید یہ سب ایہا نے کیا اس کا احساس کرتے ہوئے۔۔۔۔۔"

"نہیں نہیں میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہوں وہ کیوں کرے گی ایسا وہ تو ایک ظالم اور بے حس لڑکی ہے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا میرے جینے یا مرنے سے۔۔۔۔۔"

خود کی ہی سوچ کو جھٹلاتے ہوئے فرمان نے امجد کو جانے کا اشارہ کیا اور پھر اپنا سر پیچھے کرتے ہوئے آنکھیں بند کیں کچھ دیر بعد اچانک آنکھیں کھول کر ایک آہ بھر کے وہ اٹھ کر نہانے کے لیے چلا گیا۔۔۔۔۔

رات کا 1 بج گیا تھا لیکن ابھی تک شاہ دل صبح کا گیا گھر واپس نہیں آیا تھا بی جان شدید ٹینشن میں ادھر ادھر پھرتے ہوئے شاہ دل کا انتظار کر رہی تھیں جب اچانک ایہا کمرے سے باہر نکلی تو بی جان کو پریشان دیکھ کر تیزی سے ان کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا بی جان آپ اتنی پریشان کیوں ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

"ایہا بیٹے دیکھو تو کتنی دیر ہو گئی ہے اور شاہ دل کا کوئی اتہ پتہ ہی نہیں اتنی دیر تو اس نے کبھی بھی نہیں کی گھر واپس آنے میں پتہ نہیں کہاں ہے یہ لڑکا۔۔۔۔۔"

بی جان نے پریشانی کے عالم میں جواب دیا تو ایہا بھی پریشان ہو گئی۔۔۔۔۔

"آپ نے کال کی اسے۔۔۔۔۔؟؟؟"

اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے ہوئے ایہا نے پوچھا۔۔۔۔۔

"کب سے کیے جارہی ہوں لیکن اس کا نمبر بند آرہا ہے۔۔۔۔۔"

بی جان نے بول کر اپنا سر تھام لیا تو ایہا تیزی سے ان کو کاندھوں سے پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

"آپ پلیز ٹینشن مت لیں بی جان میں کال کرنے کی کوشش کرتی ہوں شاہ دل کو۔۔۔۔۔"

ابھی ایہا اتنا ہی بولی تھی جب سامنے دروازے سے شاہ دل لڑکھڑاتی ہوئی چال چلتے گھر کے اندر داخل ہوا اور پھر ساتھ ہی کچھ قدم چلنے کے بعد اچانک زمین پر گر گیا۔۔۔۔۔

"شاہ دل۔۔۔۔۔"

شاہ دل کے گرتے ہی بی جان چیختے ہوئے اس کی طرف بڑھیں جبکہ ایہا وہیں کھڑی رہی۔۔۔۔۔
"کیا ہوا ہے شاہ دل، تم کیا کر کے آئے ہو شرم نا آئی تمہیں ایسا کام کرنے سے پہلے۔۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان رو رو کر شاہ دل کو کوسنے لگیں تو ایہا نے آگے بڑھ کر شاہ دل کو کھڑا کرنے کے لیے ہاتھ لگایا جب شاہ دل نے زور سے ایہا کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے خود سے دور کر دیا۔۔۔۔۔

"اپنے گندے ناپاک ہاتھ مجھ سے دور رکھ سبھی نفرت ہے مجھے تجھ سے اور تیری اس منافقت سے تو تو یہاں کیا کر رہی ہے ہاں جانا اپنے یار کے پاس اب یہاں کیا لینے آئی ہے۔۔۔۔۔"

ایہا شاہ دل کی تلخ باتیں سن کر بھاگ کر اپنے کمرے میں روتے ہوئے چلی گئی تو بی جان نے بامشکل شاہ دل کو کھڑا کیا اور صوفے پر بیٹھا دیا جب اچانک شاہ دل نے بی جان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔۔۔۔۔

"بی جان آپ میری ماں ہے نا تو ایک کام کر دیں پلیز۔۔۔۔۔"

شاہ دل کی بات پر بی جان حیرانگی سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔

"کیا بیٹے کیا کام ہے بولو۔۔۔۔۔؟؟؟"

"بی جان آپ آپ ایہا کو گھر سے نکال دیں فوراً، میں اسے مزید ایک بھی سیکنڈ یہاں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"

کیا بکو اس کر رہے ہو شاہ دل تم، کون ہے اس بچی کا دنیا، میں کہاں جائے گی وہ بیچاری۔۔۔۔۔"

شاہ دل کی بات پر تڑپ ہی تو گئیں تھی بی جان۔۔۔۔۔

"کہیں بھی چلی جائے میری بلا سے اور بھی تو اتنے رشتے دار ہیں وہاں ان کے پاس چلی جائے، آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں بی جان مجھے اس کے وجود سے نفرت آرہی ہے پتہ نہیں کیا کیا کروا کر آئی ہے اس

گنڈے سے، آپ کو نفرت نہیں آتی اس سے، اس کی وجہ سے ہمیں بہت بدنامی ہونے والی ہے کہہ رہا ہوں میں دفع کر دے اسے یہاں سے پھر ہم دنیا والوں کو کہہ دیں گے کہ مر گئی یہ۔۔۔۔"

نفرت اور حقارت شاہ دل کے لہجے سے صاف چھلک رہی تھی جس لڑکی سے وہ محبت کا دعویٰ دار تھا اب اسی کے لیے ان لفاظوں کا استعمال کر رہا تھا وہ جو شاید اس نے زندگی میں کسی غیر کے لیے بھی استعمال نہ کیے ہوں۔۔۔۔

"تمہیں ہوش نہیں ہے شاہ دل کہ کیا کیا بکے جا رہے ہو تم جاؤ جا کر سو جاؤ جب ہوش ٹھکانے آجائے تب بات کرنا۔۔۔۔"

بی جان اپنے ہاتھ شاہ دل کی گرفت سے آزاد کروا کر اسے غصے سے ڈانٹتیں اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں

جبکہ شاہ دل ان کے جاتے ہی وہیں صوفے پر ہی سو گیا۔۔۔۔

رات کا وقت تھا جب فرمان ارسلان کے ساتھ اس کے گھر کے لان میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ ڈرنک بھی کیے جا رہا تھا، جس میں اس نے ارسلان کو بھی انوائٹ کیا مگر اس نے صاف انکار کر دیا کہ میری بیوی ناراض ہوتی ہے یاں اور میں اسے ناراضگی افوڈ نہیں کر سکتا۔۔۔۔

ارسلان فرمان کے بچپن کا دوست تھا آج کافی دنوں بعد وہ دونوں ملے تھے اس لیے فرمان کافی دیر سے اس کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

"یاں فرمان تو نے اب تک شادی نہیں کی کیا۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں۔۔۔۔"

ارسلان کے سوال پر فرمان نے غصے سے کہا۔۔۔۔

"یاں یہ کیا بات ہوئی اچھا یہ بتا کہ کوئی لڑکی بھی نہیں ہے کیا تیری زندگی میں۔۔۔۔"

"نہیں ہے کوئی بھی نفرت ہے مجھے اس لڑکی ذات سے شدید نفرت۔۔۔۔"

ارسلان کے اب کے سوال پر فرمان کو ایہا کا رویہ یاد آگیا تو وہ غصے سے چیخ پڑا جبکہ ارسلان حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"کیوں کیا ہوا یا ر کیا بات ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"کچھ نہیں یا ر تو کوئی اور بات کر چھوڑ یہ موضوع۔۔۔۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے تو ناراض تو ناہو۔۔۔۔"

فرمان خود کو کمپوز کرتے ہوئے ارسلان سے بولا جب اچانک ارسلان کی بیوی نے اسے کھانے کے لوازمات لیجانے کے لیے آواز دی۔۔۔۔

"یا ر دو منٹ میں ابھی تیری بھابھی کے ہاتھوں کی ٹیسٹی کھیر لے کر آتا ہوں آج دوپہر کو ہی بنائی ہے اس نے۔۔۔۔"

ارسلان کہتے ہی تیزی سے گھر میں داخل ہو گیا تو فرمان اب اکیلا لان میں بیٹھا ڈرنک سے بھرا گلاس اپنے حلق میں اتار گیا۔۔۔۔

فرمان نشے سے بھرپور بند ہو رہی آنکھوں سے لان میں دیکھنے لگا جب اچانک اسے ایہا دکھائی دی ایہا کو دیکھتے ہی فرمان اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

"ایہا تم یہاں کیسے۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کو اپنے سامنے موجود دیکھ کر فرمان کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ تیزی سے ایہا کی سمت بڑھا۔۔۔۔

"میری محبت ہی تمہیں یہاں تک کھینچ لائی ہے نا بیہو بولونا کچھ پلیز۔۔۔۔"

فرمان ایہا کے قریب جا کر پاگلوں کی طرح اس کے چہرے کو تھامے اس سے سوال کرنے لگا مگر ایہا مکمل خاموش تھی۔۔۔۔

"یا ر بولونا کچھ پلیز یا ر۔۔۔۔"

فرمان نے ابھی اتنا ہی کہا تھا جب ارسلان وہاں آگیا۔۔۔۔

"کیا ہوا بھائی ہوا میں کس سے باتیں کر رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"اور تیری آنکھوں میں آنسو کیوں ہیں کیا ہوا یار پلیز بتا تو محبت کا تو کوئی معاملہ نہیں ہے، بول نا کچھ بول

بھی میں تیری شادی خود کرواؤ گا، یار منالوں گا میں اس لڑکی کو تو ایک بار نام تو بتا۔۔۔۔"

ارسلان فرمان کو کاندھوں سے تھامے بولے جا رہا تھا جب فرمان ہوش میں واپس آیا اور پھر اس کے

ہاتھ اپنے کاندھوں سے ہٹا دیے۔۔۔۔

"کچھ نہیں یار میں گھر چلتا ہوں۔۔۔۔"

فرمان نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کیں اور پھر ایک افسردہ نگاہ ارسلان پر ڈال کر وہاں سے نکل کے

گاڑی سٹارٹ کر دی اور اپنے گھر کی طرف موڑ لی۔۔۔۔

صبح ایہا نماز پڑھنے کے لیے کمرے سے باہر نکلی تو شاہ دل صوفے پر سویا ہوا تھا شاہ دل پر ایک کرب سے

بھرپور نظر ڈال کر ایہا نماز پڑھنے لگی۔۔۔۔

نماز سے فارغ ہو کر دعا مانگنے کے بعد ایہا شاہ دل کے پاس زمین پر بیٹھ گئی اور رو کر دھیمی آواز میں بولتے

ہوئے اپنی تکلیف اس ظالم شخص کے سامنے بیان کرنے لگی۔۔۔۔

"شاہ دل کیوں کیوں تم میرے ساتھ ایسا کر رہے ہو میرا کیا قصور ہے میں نے کیا کیا ہے آخر، شاید میرا

قصور یہی ہے کہ تم سے بے انتہا محبت کی میں نے، بچپن سے لے کر اب تک میں نے تمہارے سوائے کبھی

کسی اور کے بارے میں سوچا تک نہیں ہر وقت میرے دل و دماغ میں بس تم تم تم اور صرف تم رہے ہو

لیکن تم میری بات کا بھروسہ تک نہیں کر رہے۔۔۔۔۔"

"یہ تھی تمہاری محبت یا تھا تمہارا بھروسہ پلیز شاہ دل میرے ساتھ ایسے مت کرو، مر جاؤں گی میں پلیز پلیز

شاہ دل پلیز زرز۔۔۔۔۔"

ایہا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور کتنی ہی دیر تک اپنے دل کا غبار آنسوؤں کے ذریعے نکالنے کی سعی کرتی

رہی پھر جب اسے کچھ بہتر محسوس ہونے لگا تو وہ شاہ دل کو دیکھ کر (جو گہری نیند میں مبتلا تھا) اٹھ کر کچن میں

چلی گئی ارادہ شاہ دل کے لیے اس کا فیورٹ ناشتہ بنانے کا تھا۔۔۔۔۔

صبح کے 8 بجے شاہ دل اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور پھر کچھ دیر بعد وہ فرش ہو کر باہر ڈانگ ٹیبل پر آیا تو وہاں صرف بی جان بیٹھی تھیں۔۔۔۔

"بی جان جلدی سے کچھ کھانے کو دے دیں کل سے کچھ نہیں کھایا ہے میں نے، بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔"

شاہ دل نے بیٹھتے ہی بی جان سے کہا تو بی جان اٹھ کر شاہ دل کے لیے کچن سے آلو کے بنے پراٹھے لے آئیں۔۔۔۔

"واہ بی جان آج تو مزہ ہی آجائے گا تھینک یو میری پیاری بی جان۔۔۔۔"

شاہ دل پراٹھوں کو دیکھ کر چہک اٹھا کیونکہ آلو کے پراٹھے اس کے بہت زیادہ فیورٹ تھے، شاہ دل کا یہ کہنا تھا کہ وہ پوری زندگی بھی اگر صبح شام آلو کے پراٹھے کھاتا رہے تو کبھی نہیں اکتائے گا۔۔۔۔

"بی جان یہ پراٹھے کس نے بنائے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل ابھی دو ہی نوالے کھا کر بی جان سے پوچھنے لگ گیا کیونکہ شاہ دل تو دیوانہ تھا ایہا کے ہاتھ کے پراٹھوں کا پھر بھلا ذائقہ کیسے ناپہچانتا۔۔۔۔

"تم بتاؤ۔۔۔۔"

بی جان نے بھی الٹا شاہ دل سے سوال کر دیا۔۔۔۔

"جلدی بتائیں بی جان کس نے بنایا ہے انھیں۔۔۔۔"

پل بھر میں شاہ دل کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوئے تھے جو بی جان کو بھی صاف محسوس ہوئے۔۔۔۔

"بیٹے ایہا نے بنایا ہے۔۔۔۔"

بی جان کے بتانے کی دیر تھی شاہ دل نے زور سے پراٹھوں کو پلیٹ سمیت نیچے زمین پر پٹخ دیا۔۔۔۔

"کہا ہے نامیں نے کہ اس عورت کے وجود سے بھی مجھے گھن آتی ہے اور آپ اس کے گندے ناپاک ہاتھوں سے بنا کھانا مجھے کھلا رہی ہیں کیسی ماں ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کے چیخنے پر ایہادھوڑ کر کچن سے باہر آئی اور شاہ دل کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

"شاہ دل کیا ہو گیا ہے تمہیں، ایسے کیوں کورہے ہو میرے ساتھ آخر میرا قصور کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

ایہانے کرب سے شاہ دل کو دیکھتے ہوئے اس کی خود سے کی جانے والے نفرت کی وجہ پوچھی تو وہ جو ایہا پر ایک نظر ڈال کر اپنے چہرے کا رخ موڑ چکا تھا ایہا کے سوال پر اسے حقارت بھری نظروں سے گھورنے لگا۔۔۔۔

"مجھ سے تو تم بات ہی مت کرو تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں میں سمجھی، ویسے بہت ہی کوئی بے شرم قسم کی لڑکی ہو تم، یار کے ساتھ عیاشیاں کر کے واپس گھر بھی آگئی وہیں پر رہ جاتی تاکہ ہمارا گھر ناپاک تو نہ ہوتا تمہارے ان منحوس قدموں سے۔۔۔۔"

"بس بہت ہو گیا بہت کر لی ہم نے نیکی اب نکل جاؤ ہمارے گھر سے، اپنے ماں باپ تو مر گئے مگر ہم پر اس مصیبت کو بوجھ بنا کر ڈال دیا، فوراً دفع ہو جاؤ ادھر سے۔۔۔۔"

"شاہ دل تم اب بہت بول رہے ہو آگے ایک لفظ بھی مت نکالنا اپنے منہ سے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

شاہ دل نان سٹاپ بولے ہی جا رہا تھا جب بی جان نے غصے سے اسے ڈپٹا ساتھ ہی وارنگ بھی دے دی۔۔۔۔

"بی جان آج آپ فصد کر ہی لیں، اب سے یا تو یہ گھٹیا لڑکی اس گھر میں رہے گی یا پھر میں، نفرت آتی ہے مجھے اس کی موجودگی سے دل کرتا ہے گھر چھوڑ کر بھاگ جاؤں کہیں، اس کی شکل دیکھ کر میری نظروں کی سامنے اس کی اور اس کے یار کی کی گئی عیاشیاں گھومنے لگتی ہیں، نا جانے کونسی ایسی منحوس گھڑی تھی جب آپ اس گندی کے ڈھیر کو اس گھر میں اٹھالائی تھیں۔۔۔۔"

شاہ دل اب بھی بغیر ایک بھی پل کے بولے ہی جا رہا تھا جب اس کی ایسی باتیں سن کر بی جان کے دل میں اچانک تکلیف ہوئی اور وہ نیچے زمین پر دھڑام سے گر گئیں۔۔۔۔

"بی جان۔۔۔۔"

بی جان کو گرتے دیکھ ایہا جو اپنے منہ پر ہاتھ رکھے روئے جا رہی تھی زور سے چیخی تو شاہ دل کی بھی زبان کو بریک لگی اور وہ جلدی سے بھاگ کر بی جان کو اٹھائے ہو سپیٹل لے جانے لگا۔۔۔۔

"شاہو میں بھی جاؤں گی ہو سپٹل۔۔۔۔"

ایہا روتے ہوئے شاہ دل سے بولی تو وہ خونخوار نظروں سے اسے پلٹ کر گھورنے لگا۔۔

"کتنی بے غیرت ہو تم، تمہاری وجہ سے میری بی جان کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اور پھر بھی تم نے اپنی منحوسیت کے سائے ڈالنے کے لیے ساتھ جانا ہے، مرادھر ہی۔۔۔"

شاہ دل نے چیختے ہوئے ایہا سے کہا اور پھر اکیلا بی جان کو ہو سپٹل لے آیا ڈاکٹر صاحب نے کہا کی انہیں ہاٹ اٹیک آیا ہے اور تیزی سے بی جان کو آئی سی یو میں لے گئے۔۔۔۔

"یا اللہ پلیرز میری بی جان کو کچھ ناہو اگر انہیں کچھ ہو گیا تو میرے جینے کا بھی کوئی مقصد نہیں رہے گا اس دنیا میں ان کے علاوہ کوئی نہیں ہے میرا میرے خدا رحم کریں پلیرز رحم۔۔۔۔"

ایہا گھر میں جائے نماز پر بیٹھی رو رو کر بی جان کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی مگر ضروری تو نہیں کہ ہر دعا قبول ہو۔۔۔۔

بی جان کو آئی سی یو میں گئے 1 گھنٹہ ہو گیا تھا شاہ دل مسلسل بے چینی سے چلتے ہوئے دل ہی دل میں بی جان کے لیے دعا گو تھا جب اچانک آئی سی یو کا دروازہ کھلا اور وہاں سے ڈاکٹر زچہرے پر افسوس سجائے ایک ایک کر کے باہر نکلے شاہ دل انھیں دیکھ کر وہیں ساکت سا کھڑا تھا کیونکہ ان کے چہرے کو وہ بھی باخوبی دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ ضرور کوئی بری خبر ہے مگر کس حد تک بری یہ سوچنے سے بھی قاصر تھا وہ، اس کا دماغ سن ہو رہا تھا ابھی وہ اسی کیفیت میں مبتلا تھا جب ایک ڈاکٹر نے شاہ دل کے قریب آ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو شاہ دل نے جو شوکڈ ہوئے کھڑا تھا اپنی نظروں کا رخ ڈاکٹر صاحب کی جانب کر لیا۔۔۔۔

"سوری مسٹر ہم پیشینٹ کو نہیں پچا سکے۔۔۔۔"

"نہیں نہیں نہیں میری بی جان کو کچھ نہیں ہو سکتا وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتیں انھیں پتہ ہے کہ ان کا شاہ دل ان کے بغیر نہیں کی سکتا انھیں پتہ ہے کہ ان کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹر صاحب کی بات سنتے ہی شاہ دل جو کب سے شوکڈ ہوئے کھڑا تھا زور زور سے چیخنے لگا اور بھاگ کر آئی سی یو میں داخل ہوا۔۔۔۔

"بی جان بی جان اٹھے ناپلیز مجھے معاف کر دیں بی جان میں نے بہت ہرٹ کیا آپ کو، میں میں آپ کی ہر بات مانوں گا جو آپ بولیں گی وہ سب کروں گا لیکن پلیز زرا اٹھ جائیں نا اپنے شاہو کے لیے بی جان پلیز زرا۔۔۔۔"

شاہ دل اونچا اونچا روتے ہوئے بی جان کو اٹھنے کے لیے منتیں کیے جا رہا تھا لیکن بی جان تو کب کی اس دنیا کے بکھیڑوں سے فارغ ہو کر اگلے جہاں رخصت ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

دوسری جانب ایہا ٹینشن میں ادھر ادھر پھرتے ہوئے بی جان کے متعلق فکر مند تھی اسے تو علم بھی نہیں تھا کہ اس کی بی جان اسے اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے چلی گئی ہیں وہ تو شاہ دل کو کال بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

آج کی اس کی باتوں نے شاہ دل کو آج ایہا کی نظروں میں گر ادیا تھا کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے، ابھی ایہا یہی سب سوچ رہی تھی جب گھر کے باہر شاہ دل کی گاڑی رکنے کی آواز آئی۔۔۔۔

گاڑی کی آواز سننے ہی ایہا دھوڑ کر گھر سے باہر نکلی تو اسے شاہ دل کی گاڑی کے پیچھے ایبو لینس بھی کھڑی دیکھائی دی۔۔۔۔

ایہا بھاگ کر شاہ دل کی گاڑی کے قریب گئی تو سامنے سے ایبو لینس سے بی جان کی لاش کو باہر نکالا جا رہا تھا ایہا یہ دیکھ کر شوکد ہو گئی پھر اچانک تڑپ کر اس نے بی جان کے پاس جا کر انہیں ہاتھ لگانا چاہا کہ شاہ دل نے اس کا ہاتھ وہی پر ہی روک دیا۔۔۔۔

"بس ہاتھ مت لگانے انھیں، تمہاری وجہ سے میری بی جان مجھے چھوڑ کر چلی گئیں میں تمہیں بی جان کی شکل بھی نہیں دیکھنے دوں گا دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

شاہ دل کے چیخنے پر ایہا بلک بلک کر روتی ہوئی بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تو بی جان کو گھر میں لایا گیا۔۔۔۔

کچھ گھنٹوں تک ادر گرد رہنے والے سبھی لوگ گھر میں جمع ہو گئے یہاں تک کہ رشتے دار بھی آگئے مگر ایہا ابھی بھی ان سب سے دور کھڑی روتی رہی تڑپتی رہی۔۔۔۔

"پلیز شاہ دل ایک آخری دفعہ مجھے بی جان کا چہرہ دیکھ لینے دو خدا کا واسطہ ہے تمہیں پلیز زرا۔۔۔۔"

آخر میں جب بی جان کے جنازے کو لے جانے لگے تب ایہا شاہ دل کے آگے ہاتھ جوڑ کر اس کی منتیں کرنے لگی گڑ گڑانے لگی اس کے سامنے، مگر شاہ دل کے چہرے پر سوائے غصے اور حقارت کے کوئی تاثر نہ آیا۔۔۔۔

"کس قدر گھٹیا ہوں تم، قاتل بھی خود ہی ہو میری ماں کی اور اب اچھی بھی بن رہی ہو، تم یہاں ہو ہی کیوں جب میری بی جان نہیں رہیں تو اب تم بھی نہیں رہو گی یہاں، نکل جاؤ میرے گھر سے۔۔۔۔"

شاہ دل نے بغیر گھر میں موجود لوگوں کا لحاظ کیے چیختے ہوئے ایہا کی بازو پکڑ کر اسے گھر سے باہر نکال دیا ایہا رو رو کر اس کی منتیں کرنے لگی۔۔۔۔

لیکن شاہ دل کا تو جیسے دل پتھر ہو گیا تھا اسے کوئی فرق نہیں پڑا یوں ہی ایہا کو گھر سے باہر ایک زوردار دھکا دے کر اس نے بی جان کے جنازے کو کاںدھا دیا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

صبح کے 7 بجے کا وقت تھا جب فرمان اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس بیٹھا باہر کی جانب دیکھے جارہا تھا جبکہ دماغی طور پر تو وہ ناجانے کہاں پہنچا ہوا تھا ابھی 2 گھنٹے پہلے ہی تو وہ گہری نیند (جو کہ نشے میں مکمل ٹن ہونے کی وجہ سے آئی تھی) سے جاگا تھا اور ہوش میں آتے ہی اسے سب سے پہلا خیال ایہا کا ہی آیا۔۔۔۔

یہ لڑکی اس کے حواسوں پر سوار ہو رہی تھی اس کا سکون غارت کر کے اسے بے چین کیے ہوئی تھی اسی معاملے پر غور و فکر کرنے میں مصروف تھا ملک فرمان۔۔۔۔

جب اچانک اسے پھر سے ایہا دیکھائی دی وہ باہر لان میں چہل قدمی کر رہی تھی ایہا کو پھر سے دیکھتے ہی فرمان بھاگ کر باہر لان کی جانب آیا ارادہ اس سے سوال کرنے کا تھا کہ آخر کیوں جب وہ کسی اور کی ہٹے تو فرمان کو بے چین کیے ہوئی ہے کیوں وہ اسے بار بار یاد آتی ہے جبکہ فرمان اس سے اپنی بے عزتی کا بھی بدلہ لے چکا ہے۔۔۔۔

"ایہا۔۔۔"

فرمان کی آواز پر ایہا نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

"کیا یہ سچ میں تم ہو۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں نہیں نہیں تم نہیں ہو سکتی، تم کیسے آ سکتی ہو یہاں، تم ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔۔"

کانوں میں امجد کی آواز پڑتے ہی فرمان ہوش کی وادی میں واپس لوٹا اور پھر فوراً اپنی آنکھیں کھولیں تو اپنے بے حد قریب امجد کو پایا جبکہ امجد نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

یعنی آج فرمان نے امجد کو ایسا سمجھ کر اس کے ہاتھ کو چوم لیا تھا۔۔۔۔

امجد پر نظر پڑتے ہی فرمان نے نفرت زدہ نظروں سے اسے گھورا اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔۔۔۔

"ت۔۔۔۔ تو۔۔۔۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان اپنی شرمندگی مٹانے کی غرض سے بولا جبکہ وہ ایک بے وقوفی بھرا سوال کر گیا تھا۔۔۔۔

"صاحب جی میں تو ہمیشہ کی طرح اپنی ڈیوٹی پر یہاں موجود ہوں آپ بتائیں کہ یہاں کیا کر رہے ہیں، کچھ کام تھا کیا، کچھ چاہیے تھا آپ کو۔۔۔۔؟؟؟"

امجد اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں ہی دبائے فرمان سے مخاطب ہوا تو فرمان اسے غصے سے گھورنے لگا۔۔۔۔

"کچھ نہیں چاہیے چپ چاپ اپنا کام کر سمجھا۔۔۔۔"

فرمان غصے سے امجد کو ڈپٹتا اپنے کمرے میں چلا گیا اور بیڈ پر جا کر گر سا گیا۔۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔؟؟؟"

"میں تو نفرت کرتا ہوں اس بے رحم لڑکی سے، پھر کیوں مجھے وہ دیکھائی دے رہی ہے، کیوں میرے

حواسوں پر سوار ہو گئی ہے وہ، کہیں ابھی بھی مجھے اس سے محبت تو نہیں۔۔۔۔۔"

"نہیں نہیں نہیں ملک فرمان جس سے ایک دفعہ نفرت کرنے لگ جائے تو پوری عمر صرف نفرت ہی کرتا

ہے، ایسا سے بھی مجھے اب صرف نفرت ہے۔۔۔۔۔"

"لیکن یہ پھر کیا ہو رہا ہے مجھے کیوں میں خود پر ہی اختیار کھورھا ہوں۔۔۔۔۔"

فرمان بیڈ پر لیٹا انھی سوچوں میں مبتلا کتنی ہی دیر سوچ بچار کرتا رہا اور پھر کوئی جواب نہ ملنے پر تھک ہار کر

پھر سے سو گیا۔۔۔۔۔

شاہ دل اور باقی سب کو گئے 4، 5 گھنٹے ہو چکے تھے مگر ایہا ابھی تک گھر کے باہر ہی بیٹھی تھی پڑوس میں بھی کسی نے اسے اپنے گھر بلانے کی کوشش نہ کی بقول ان سب کے، جب اپنے ہی اسے چھوڑ چکے ہیں تو ہمیں کیا پڑی ہے کسی کا بوجھ اپنے گلے ڈالنے کی۔۔۔۔

بھوک پیاسی رورو کر اب تو اس کے آنسو بھی خشک ہو گئے تھے تو وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے نفرت سے فرمان کو سوچنے لگی۔۔۔۔

"سب کچھ اس گھٹیا انسان کی ہی وجہ سے ہوا ہے نہ وہ ایسی بیچ حرکت کرتا اور نہ میں آج اپنی بی جان سے دور ہوتی، نفرت ہے مجھے تم سے ملک فرمان شدید نفرت دنیا میں سب سے زیادہ نفرت تم ہی سے ہے مجھے، آج علم ہوا اس بات کا کہ کیسے انسان کسی دوسرے سے نفرت کر سکتا ہے ہمیشہ اس بات کے مخالف تھی میں، لیکن آج آج میں نہ صرف اس احساس سے واقف ہوئی ہوں ساتھ ہی تم سے انتہا کی نفرت ہو گئی ہے مجھے، کبھی معاف نہیں کروں گی میں تمہیں زندگی میں کبھی بھی نہیں۔۔۔۔"

"ارے اس سے اچھا تم مجھے جان سے ہی مار دیتا ایسے یوں پل پل کی موت تو نامرتی میں تمہاری دی ہوئی ذلت ہر لمحے تیز دھار چھری سے ذبح کر رہی ہے مجھے مر رہی ہوں میں مگر یہ سانسیں نہیں تھم رہیں اے اللہ موت دے دیں مجھے پلیز موت دے دیں۔۔۔۔"

زور سے چیختے ہوئے ایہا آخر میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی آج اسے چپ کروانے والے ہاتھ بھی ہمیشہ کے لئے منوں مٹی تلے دفن ہو گئے تھے درد ہی درد تھا اس کے پاس اس وقت کس کس بات پر سوگ مناتی آخر وہ۔۔۔۔

یوں ہی کتنی ہی دیر رو کر آخر وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی بیٹھی ہوش و حواس سے بیگانی ہو گئی۔۔۔۔

رات کا دوسرا پہر تھا جب شاہ دل اجڑے ہوئے حلیے میں گھر میں داخل ہوا تو اسے دروازے کے قریب ایہا بیٹھی ہوئی نظر آئی ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ نیند سے جاگی تھی مگر اب شاہ دل کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر وہ بھی فوراً کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

"تم تم ابھی تک یہیں پر بیٹھی ہو دفع کیوں نہیں ہو گئی تم، تم کیوں نہیں مر گئی میری بی جان کی جگہ ہاں، تمہاری کسی کو ضرور نہیں ہے سمجھی تم کسی کو بھی نہیں، لیکن مجھے تھی میری بی جان کی ضرورت، اگر غیرت نام کی زرہ سی بھی کوئی چیز ہے تم میں، تو دفع ہو جاؤ یہاں سے اور دوبارہ زندگی میں کبھی بھی اپنی یہ محسوس شکل مت دیکھنا مجھے جاؤ۔۔۔۔۔"

شاہ دل نے تیش سے ایہا کو بازو سے پکڑ کر گیٹ کے باہر سڑک پر دھکا دیا اس نے تو یہ بھی پرواہ نہ کی کہ ایہا کو بری طرح چوٹ لگ سکتی ہے۔۔۔۔۔

"جاؤ میرے گھر سے جاؤ۔۔۔۔۔"

"آخر کہاں جاؤں گی میں، پلیز شاہ دل ایسے مت کرو میرے ساتھ، کم از کم رات تک تو رکنے دو صبح میں خود چلی جاؤں گی یہاں سے۔۔۔۔۔"

یوں ہی سڑک کر گرے ہوئے ایہا نے ایک دفعہ پھر سے اس ظالم شخص کی منت کی مگر یہ بھی اس کی خوش فہمی ہی ثابت ہوئی۔۔۔۔۔

میں تمہاری یہ منحوس شکل 1 سیکنڈ بھی برداشت نہیں کر سکتا ابھی نکلو۔۔۔۔۔"

ایک مرتبہ پھر سے ایہا پر چیخ کر شاہ دل بڑے بڑے قدم اٹھاتا گھر میں گھس کر دروازہ لوک کر چکا تھا تو ایہا بھی ایک زخمی سی نگاہ شاہ دل کی پشت پر ڈال کر روتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ اس کی کہنی اور گھٹنے پر چوٹ بھی لگی تھی مگر اس وقت اسے دل کی تکلیف ہی اس قدر تھی کہ یہ جسمانی تکلیف کا احساس تک نہ ہوا۔۔۔۔۔

یوں ہی ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کرتی ایہا سڑک پر چلنے لگی چاہے جتنی بھی بڑی ایمر جنسی ہو جاتی رات کو تو وہ گھر سے ایک قدم بھی باہر نہیں رکھتی تھی وجہ ایہا کو اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا لیکن آج شاید اس کا یہ ڈر بھی اختتام کو پہنچنے والا تھا۔۔۔۔۔

ناجانے اسے چلتے ہوئے کتنی دیر ہو گئی تھی آخر تھک کر وہ ڈری سہمی سڑک کے قریب پڑے ایک بیچ پر بیٹھ گئی ساتھ ہی آنسو بھی پھر سے بہنے شروع ہو گئے وہ پھوٹ پھوٹ کر اپنی قسمت پر رورہی تھی جو اسے اس مقام تک پہنچا گئی۔۔۔۔۔

ایہا سے کچھ فاصلے پر موجود ایک عورت اسے کافی دیر سے روتے ہوئے دیکھے جا رہی تھی پھر اگلے ہی لمحے وہ عورت ایہا کے پاس آکر اس کے ساتھ بیٹچ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا تم اتنا رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟"

اس عورت کے سوال کا ایہا نے کوئی جواب نہیں دیا وہ تو بس روئے ہی جا رہی تھی۔۔۔۔

"میرا ایک ہی بیٹا ہے جسے میں نے بہت محنت مشقت کر کے پالا تھا اور جب وہ خود کمانے کے قابل ہوا تو اس نے اپنی بیوی کی وجہ سے مجھے گھر سے نکال دیا اب میں ایک بے گھر عورتوں کے لیے جگہ بنی ہوئی ہے وہاں پر رہ رہی ہو اس وقت رکشے کا انتظار کر رہی ہوں کب سے مگر وہ آہی نہیں رہا۔۔۔۔"

ایہا کو خاموش دیکھ کر وہ عورت اسے اپنے متعلق بتانے لگی جبکہ اس کی بات مکمل سن کر ایہا نے نم آنکھوں سے اس عورت کی طرف دیکھا۔۔۔۔

"بیٹا بتاؤ مجھے کیا بات ہے شاید میں تمہاری کوئی مدد کر سکوں۔۔۔۔"

ایہا کو خود کو دیکھتے پا کر اس عورت نے پھر سے کہا۔۔۔۔

"آئی آپ جہاں رہ رہی ہیں اس جگہ میں جانا چاہتی ہوں پلیز مجھے بھی ساتھ لے جائیں۔۔۔۔"

ایہا نے باقاعدہ اس عورت کی منت ہی کر دی۔۔۔۔

"کیوں بیٹا تمہارا کوئی نہیں ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے میرا۔۔۔۔"

اتنا کہتے ہی ایہا پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

"بیٹا رومت، تم چلو میرے ساتھ، بے گھر لوگوں کے لیے ہی تو وہ جگہ بنی ہے، تم بس چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"

اس عورت نے اتنا کہا ہی تھا کہ تب تک وہاں رکشہ آتا دیکھائی دیا تو وہ عورت رکشے والے کو ایڈریس بتا کر ایہا کو آنے کا اشارہ کرنے لگی تو ایہا بھی اپنے آنسو دوپٹے سے پونجی جاکر رکشے میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

کچھ دیر کی مسافت کے بعد رکشہ ایک جگہ رکا تو اس عورت نے رکشہ والے کو پیسے دے کر ایہا کو اپنے پیچھے آنے کا کہا اور ایک سمت پیدل چلنے لگی ایہا بھی سست روی سے اس کے پیچھے چلتی رہی مگر جیسے ہی ایہا ایک جگہ پہنچی تو وہاں کے لوگ عجیب طریقے سے ایہا کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

"واہ سلطانہ بیگم آج تو بڑا فریش مال لے کر آئی ہے آج تو میڈم خوش ہو جائے گی تجھ سے اور انعام بھی ڈبل ملے گا تجھے۔۔۔۔"

ایہا بھی ان نظروں سے ہی کنفیوز ہو رہی تھی جب اچانک ایک مرد نے ایہا کے ساتھ موجود عورت سے کہا تو بدلے میں وہ عورت ایک قہقہہ لگا کر ہنس دی ایہا کو کچھ شک تو ہوا مگر ابھی وہ زیادہ سوچنے سمجھنے کی خود میں ہمت نہیں پاتی تھی۔۔۔۔

"چلو بیٹا اندر چلو۔۔۔۔"

اس عورت کی آواز پر ایہا نے سامنے دیکھا تو وہاں ایک بہت بڑی حویلی ٹایپ جگہ موجود تھی ایہا بھی وہ حویلی ہی دیکھ رہی تھی جب وہ عورت ایہا کی بازو پکڑ کر اسے اندر لے جانے لگی۔۔۔۔

اندر بہت ساری لڑکیاں سچ سنور کر ادھر ادھر پھر رہی تھی اور سب کی سب ایہا کو یہاں آتے دیکھ ہنسنے جا رہی تھیں۔۔۔۔

"آئی یہ سب بھی کیا میری طرح بے گھر ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

اچانک ایہا نے اس عورت سے سوال کیا تو وہ عورت منہ میں ہی ہنستے ہوئے سر کو ہاں میں ہلا گئی۔۔۔۔

"اچھا تو یہ اتنا سچی سنوری ہوئی کیوں ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کا شک بڑھتا جا رہا تھا تبھی اگلا سوال کر گئی۔۔۔۔

"وہ وہاں آج یہاں پر سب نے دعوت رکھی ہے اس لیے سب اچھے اچھے کپڑے پہن کر میک اپ کیے کھڑی ہیں۔۔۔۔"

اب کی بار وہ عورت تھوڑا ہٹلا کر بولی مگر ایہا نے غور نہیں کیا اور اچھا بول کر اس کے ساتھ چلتی رہی۔۔۔۔

سلطانہ ایہا کو ایک بہت بڑے کمرے میں لے آئی تھی جہاں سامنے ایک عورت صوفے پر بری شان و شوکت سے بیٹھی ہوئی پان دان سے پان نکال رہی تھی۔۔۔۔۔

"میڈم جی دیکھیں میں آپ کے لیے کیا مست مال لائی ہوں یقیناً آپ اسے دیکھ کر خوش ہو جائیں گی۔۔۔۔"

سلطانہ نے ایہا کو بازو سے پکڑ کر سامنے موجود عورت کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا جبکہ ایہا اس کی زبان اور بات کو سمجھنے کی سعی کرنے لگی۔۔۔۔

"اے لڑکی ادھر آدیکھو تو سہی تجھے غور سے۔۔۔۔"

اس عورت نے ایہا کو اپنی جانب بلایا تو کچھ سوچتی ہوئی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے قریب چلی گئی۔۔۔۔

"دیکھیں میڈم میں نے یہاں صرف چند دن رکنا ہے پھر بہت جلد میں اپنا کوئی ٹھکانہ ڈھونڈ لوں گی آپ تب تک کے لیے مجھے یہاں رہنے کی اجازت دے دیں پلیز۔۔۔۔"

ایہا کی بات پر وہاں موجود سبھی لوگ زور زور سے قہقہے لگانے لگے جبکہ ابھی اب واقعی حیران پریشان سی اپنے فیصلے کو غور کرنے لگی کہ کیا اس نے یہاں آکر کوئی غلطی کر دی تھی۔۔۔۔

"اے لڑکی تو نے کیا اسے ہوٹل سمجھا ہوا ہے جہاں چند دن رہائش رکھ کر تو چلی جائے گی، یہ حرامنڈی ہے حرامنڈی اور یہاں سے باہر تو صرف میری مرضی سے جائے گی سمجھی۔۔۔۔"

"جی جی کیا مطلب ہے آپ کا یہ حرامنڈی کیا ہوتی ہے یہ تو بے سہارا عورتوں کی رہائش گاہ نہیں ہے کیا آخر کوئی جگہ ہے یہ۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا نے ڈرتے ہوئے سوال کیا تو میڈم اٹھ کھڑی ہوئی اور ایہا کو دیکھ کر ہنسنے لگی۔۔۔۔

"لو بھئی سن لو اسے یہ بھی نہیں پتہ کہ حرامنڈی کسے کہتے ہیں ہائے معصومیت، اے لڑکی سن تو مردوں کی عیاشی کرنے کی جگہ پر آئی ہے، جہاں لڑکیاں ہر رات ہزاروں مردوں کے دل بہلانے کا کام کرتی ہیں اور اب سے تو بھی یہی کام کرے گی۔۔۔۔"

میڈم نے ایہا کا مزاق اڑاتے ہوئے اسے اس جگہ کی حقیقت سے آگاہ کیا تو ایہا خوف سے کانپ اٹھی ساتھ ہی اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔

"یہ یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟"

"میں اس طرح کی لڑکی نہیں ہوں ایک بہت ہی شریف خاندان سے تعلق ہے میرا، میں مرزورہ ہوں لیکن کبھی یہ کام نہیں کر سکتی۔۔۔۔"

"تو یہاں کیا آئی ہے تو بول۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کے جواب پر میڈم غصے سے اس کی طرف بڑھیں اور پھر اسے ایک ہلکا سا دھکا دیا جس پر ایہا گرتے گرتے خود کو سنبھال گئی۔۔۔۔

"یہ آنٹی جھوٹ بول کر یہاں لائی ہیں مجھے، مجھے اگر علم ہوتا تو وہیں خود کشی کر لیتی مگر یہاں نہ آتی، مجھے نہیں رہنا یہاں جا رہی ہوں میں۔۔۔۔"

ایہا نے آنکھوں میں ڈھیروں آنسو بھرے سلطانہ کی طرف اشارہ کر کے میڈم کو حقیقت بتائی اور پھر واپسی کے لیے پلٹی جب اچانک میڈم نے اس کی بازو کہنی کے پاس سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔۔۔۔

"کیا کہہ رہی ہے تو، اس جگہ سے تو اب کہیں نہیں جاسکتی، تو اسی کو ہمیشہ کے لیے اپنا ٹھکانہ سمجھ لے بند کرو اسے کمرے میں لے جا کر۔۔۔۔"

میڈم کا حکم ملتے ہی ایک لمبا اونچا سا شخص ایہا کے پاس آیا اور پھر اسے بازو سے پکڑ کر کمرے کی طرف لے جانے لگا ایہا اپنی پوری ہمت لگا کر خود کو آزاد کروا رہی تھی ساتھ ہی مسلسل چھوڑو مجھے کی رٹ لگائی ہوئی تھی مگر وہاں پرواہ کی کسے تھی دیکھتے ہی دیکھتے ایہا کو کمرے میں بند کر دیا گیا جبکہ ایہا اب بھی دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے منتیں کیے جا رہی تھی جو ہر کوئی ان سنی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"تجھے کتنی دفعہ کہا ہے کہ صرف ان لڑکیوں کو یہاں لایا کر جو یہ کام اپنی مرضی سے کرنا چاہیں مگر تیرے موٹے دماغ میں ایک بات گھستی ہی نہیں، سمجھ نہیں آتی تجھے میری بات۔۔۔۔۔"

ایہا کو کمرے میں بند کرتے ہی میڈم دو قدم آگے بڑھیں اور پھر ایک کھینچ کر تھپڑ سلطانہ کے منہ پر مارا۔۔۔۔

"معاف کر دو میڈم جی لیکن میں کیا کرتی یہ آدھی رات کو اکیلی سنسان راستے میں بیٹھی تھی، اگر میں اسے یہاں نالاتی تو وہاں کونسا یہ محفوظ رہتی وہاں بھی تو کوئی اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا میں نے تو بلکہ اس کا بھلا ہی کیا ہے۔۔۔۔"

سلطانہ کی بات میں بھی دم تھا تبھی میڈم کا غصہ کچھ کم ہوا اور وہ اپنے کمرے کی طرف چل پڑیں۔۔۔۔

"یہ لے 1 لاکھ روپے لے اور دفع ہو یہاں سے۔۔۔۔"

میڈم نے پیسے غصے سے سلطانہ کے ہاتھ پر رکھے بلکہ پٹخے اور پھر جا کر واپس اپنے صوفے پر بیٹھ گئیں جبکہ ایہا بھی بھی دروازہ پیٹ کر بولے جارہی تھی لیکن اس کی فریاد سننے والا یہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

صبح شاہ دل اٹھا تو کچھ سوچتے ہوئے جا کر دروازہ کھولا مگر باہر ایہا موجود نہیں تھی ایہا کی غیر موجودگی پر اسے کچھ پریشانی تو ہوئی کیونکہ ایہا کا اور کوئی ٹھکانہ جو نہیں تھا تو وہ کہاں جاسکتی تھی یہی سوچ اسے پریشان کرنے لگی لیکن پھر اچانک اس کے دماغ میں وہی گھٹی بات آئی کہ چلی گئی ہوگی واپس اپنے یار کے پاس جس کے ساتھ گلچھڑے اڑاتی رہی ہے۔۔۔۔

ایک بار پھر نفرت سے اس نے ایہا کے متعلق سوچا اور پھر اپنے کمرے میں جا کر ڈیوٹی پر جانے کے لیے تیار ہونے لگا وہ چاہتا تو آج کی چھٹی کر سکتا تھا مگر گھر میں رہ کر بھی سوائے ٹینشن اور اداسی کے اسے کیا ملنا تھا بی جان کی یاد اسے سکون ہی کب لینے دے رہی تھی تبھی دماغ کہیں اور لگانے کی غرض سے وہ پولیس اسٹیشن چلا گیا۔۔۔۔

اپنے آفس میں داخل ہوتے ہی اسے ایک نئی خبر سننے کو ملی کوئی نیا کیس آیا ہوا تھا کسی لڑکی کو زیادتی کے بعد قتل کیا گیا تھا یہ سنتے ہی شاہ دل کا دھیان ایہا کی طرف گیا تو کیا ایہا کو ہی قتل۔۔۔۔؟؟؟

یہ سوچ سوچتے ہی اسے اپنے سانس رکتی محسوس ہونے لگی اگر ایسا ہوتا تو کس طرح وہ خود کو معاف کر پاتا۔۔۔۔

"کہاں ہے اس لڑکی کی لاش۔۔۔۔؟؟؟"

خود پر قابو پاتے ہوئے شاہ دل نے حوالدار سے سوال کیا جبکہ دل ہی دل میں وہ بہت خوفزدہ تھا۔۔۔۔

"سرجی وہ تو ہم نے پوسٹ مارٹم کے لیے ہسپتال بھیج دی ہے۔۔۔۔"

حوالدار کے کہنے کی دیر تھی شاہ دل نے آندھی طوفان کی طرح پولس اسٹیشن سے باہر نکل کر گاڑی سٹارٹ کر دی اور ہسپتال کی طرف موڑ لی۔۔۔۔

ٹھیک پندرہ منٹ بعد شاہ دل ہسپتال پہنچا اور پھر سیدھا مردے خانے میں داخل ہو گیا سامنے ہی اس لڑکی کی لاش پڑی تھی جسے سفید چادر سے ڈھانپا ہوا تھا۔۔۔۔

لاش کو دیکھتے ہی شاہ دل دل میں ڈھیروں دعائیں کرتا ہوا اس کی طرف قدم اٹھانے لگا۔۔۔

"یا اللہ پلیز یہ ایہا نہ ہو پلیز میرے پروردگار مجھے اتنا بڑا بوجھ نہ دینا جو میں پوری زندگی اپنے دل سے نہ اتار سکوں۔۔۔۔"

آہستہ آہستہ اس لاش کے منہ سے کپڑا ہٹاتے ہوئے شاہ دل دل میں اپنے اللہ سے مخاطب تھا جب اچانک اس لڑکی کا چہرہ دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی کیونکہ وہ کوئی اور لڑکی تھی۔۔۔

چہرہ دیکھنے کی دیر تھی شاہ دل فوراً مردہ خانے سے باہر نکلا اور پھر سکون کی ایک سانس لی۔۔۔۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے کہ یہ ایہا نہیں تھی لیکن کہیں ایہا بھی تو کسی مشکل میں نا پھنس گئی ہو۔۔۔۔؟؟؟"

خدا کا شکر ادا کر کے اچانک شاہ دل کے دماغ میں ایہا کا خیال آیا تو وہ پھر سے پریشان ہو گیا اور اسی پریشانی میں وہ واپس پولیس اسٹیشن کی جانب چلا پڑا۔۔۔۔

"اے تو جا اور جا کر اس نئی والی لڑکی کو تو باہر لے کر آ، میں بھی تو دیکھوں کہ وہ کیا کیا کر سکتی ہے۔۔۔۔"

اگلی صبح میڈم نے اپنے پاؤں دبا رہی ایک لڑکی سے ایہا کو لانے کا کہا تو وہ کچھ ہی دیر میں ایہا کو کھینچتے ہوئے میڈم کے پاس لے آئی۔۔۔۔

"اے تو لڑکی بول کہ تجھے کیا کیا کرنا آتا ہے نا چنا آتا ہے کیا تجھے، ایسا کر کے تو ناچ کر دیکھا اس طرح تیری زیادہ ڈیمانڈ ہوگی چل ناچ۔۔۔۔"

ایہا کو اپنے سامنے دیکھ کر میڈم نے اسے حکم دیا تو ایہا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

"نہیں نہیں میڈم پلیزز مجھ سے یہ کام مت کروائیں پلیزز میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں رحم کریں مجھ پر پلیزز۔۔۔۔"

ایہا میڈم کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی روتے ہوئے ان کی منت کر رہی تھی مگر میڈم کے چہرے کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں آیا۔۔۔۔

"اف کہانا کہ ناچ سمجھ نہیں آرہی تھے، دیکھ تو اب ایک فیصلہ کر لے یا تو اپنے جسم سے کسٹمز کو خوش کریا پھر صرف ناچ لے اور تجھ سے کچھ نہیں کرواتی میں، اس لیے بہت اچھا ناچ کر دیکھا مجھے چل شروع ہو جا۔۔۔۔"

ایہا میڈم کی بات پر فوراً گڑ گڑاتے ہوئے ان کے پیروں میں گر گئی اور روتے ہوئے منتیں کرنے لگی۔۔۔۔

"پلیزز میڈم میں ان دونوں کاموں میں سے کچھ نہیں کر سکتی ان کاموں کو چننے سے پہلے میں مرنا پسند کروں گی، پلیزز خدا کے لیے رحم کریں میڈم، میں میں پوری عمر آپ کی نوکرانی بن کر رہوں گی وفادار نوکرانی، آپ کے سبھی کام کروں گی، کھانا بنانا، صفائی کرنا، کپڑے برتن دھونا سب کچھ لیکن پلیزز مجھے ان کاموں سے بچالیں۔۔۔۔"

ایہا مسلسل پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی میڈم کے پاؤں پکڑے گڑ گڑا رہی تھی تو میڈم کو بھی اس پر ترس آ گیا آخر دل تو ان کے پاس بھی تھا حالات نے سخت زور بنادیا تھا انھیں، لیکن رحم تو وہ بھی کرنا جانتی تھیں اور ایہا کی حالت پر انھیں رحم آ بھی گیا ورنہ شمینہ بائی کا ظلم اور سختی سے یہاں کا ہر فرد واقف تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے مت کر یہ کام مگر پھر اب سے یہاں کے سارے کام تو اکیلی کرے گی۔۔۔۔"

میڈم نے احسان کرنے کے انداز میں ایہا سے کہا ساتھ ہی اسے ڈرانا چاہا کہ سبھی کام کا سن کر وہ انکار کر دے گی مگر ان کی اس بات پر ایہا تو خوشی سے کھل ہی اٹھی۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں سب کر لوں گی جو بھی آپ کرنے کو کہیں گی، بہت بہت شکریہ میڈم آپ کا مجھے اس گندگی سے بچانے کے لیے اللہ آپ کو اس کا اجر ضرور دیں گے۔۔۔۔"

"مہمم جا جا کر چائے بنا کر لا۔۔۔۔"

میڈم نے اللہ سے ملنے والے اجر کی بات پر نظریں چراتے ہوئے ایہا کو نیا حکم دیا تو وہ جی ٹھیک ہے بول کر فوراً وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

"میڈم آپ نے اسے کیوں اس کام سے منع کر دیا وہ بھی تو غیر ہے آپ کے لیے۔۔۔۔"

ایہا کے جاتے ہی میڈم کے پاس کھڑی لڑکیاں ان سے سوال کرنے لگیں تو میڈم کا پارہ ہائی ہو گیا۔۔۔۔
 "تم سب نے شوق سے خود اس جہنم کو چنا ہے وہ لڑکی یہ کام نہیں کرنا چاہتی تو میں کیوں اس سے زبردستی یہ سب کرواؤں، زبردستی تو میں نے تم سب کے ساتھ بھی نہیں کی اگر چاہوں تو آج چھوڑ دو یہ کام مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔"

میڈم کے غصے سے کہنے پر سبھی لڑکیاں خاموش ہو گئیں کیونکہ سچ ہی تو کہا تھا میڈم نے وہ خود اس کام میں خوشی سے ملوث ہوئی تھیں۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ایہا چائے کے ساتھ پکوڑے بھی بنا کر ٹرے میں رکھے میڈم کے سامنے رکھنے لگی تو میڈم پکوڑوں کو دیکھ کر خوش ہو گئیں اور پھر پکوڑوں کے ساتھ چائے سے بھرپور انصاف کیا تو ان کی خوشی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔

"واہ لڑکی دل خوش کر دیا تو نے بہت سوا دھے تیرے ہاتھوں میں، اب تک تو بے ذائقہ چائے پی پی کر منہ کا ٹیسٹ ہی خراب ہو گیا تھا لیکن آج آج تو مزہ ہی آگیا۔۔۔۔"

میڈم کے تعریف کرنے پر ایہا مسکرا کر صفائی کرنے لگی رات کو جب ایہا نے کھانا بنایا تو میڈم کے ساتھ ساتھ سبھی نے ایہا کی تعریف کی سب کے سب اپنی انگلیاں چاٹتے رہ گئے۔۔۔۔

ایہا کو ادھر آئے 1 ہفتہ ہو گیا تھا سبھی کو ایہا پسند آنے لگی تھی سبھی کے دل میں ایہا اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہو گئی تھی وہ کبھی میڈم کے سر کی مساج کرتی تو کبھی ان کے پاؤں دباتی بہت خدمت کرتی تھی وہ میڈم کی، اب تو میڈم کو بھی ایہا اپنی بیٹی جیسی لگنے لگی تھی۔۔۔۔

شام کا وقت تھا جب فرمان اپنے کمرے میں لیٹا چھٹ کو گھورے جا رہا تھا آج اسے خود کو گھر اور اپنے کمرے تک محدود کیے 10 واں دن تھا۔۔۔۔

ساراسارا دن وہ بس ایہا کی یادوں کی نظر کر دیتا، سکون تھا کہ اس سے ناراض ہوئے کہیں چھپ گیا تھا بے چینی ہی بے چینی تھی اب اس کی زندگی میں، نہ ٹھیک سے کھانا کا ہوش ناخود کی پرواہ دس دنوں سے اس نے ایک ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے اور کھانے کے نام پر دن میں ایک وقت تھوڑا سا کھالیتا مزید کھایا ہی نہیں جاتا اس سے۔۔۔۔

مزید 1 دن بھی اگر وہ اس حال میں رہتا تو یقیناً مکمل پاگل ہو جاتا یا اس کا دل بند ہو جاتا جب ارسلان جو کافی دنوں سے اس کا نمبر ٹرائے کر رہا تھا مگر وہ سوچ آف ملتا تو آج وہ فرمان کے گھر اس کی خیر خیریت پوچھنے آ گیا مگر فرمان کا حال دیکھ کر ایک پل کے لیے تو وہ اپنی پلکیں جھپکنا بھول گیا یہ وہ ملک فرمان تو بالکل نہیں تھا جس سے وہ واقف تھا جس سے پولیس والے تک ڈرتے تھے، یہ تو کوئی مجنوں عاشق معلوم ہوتا تھا جسے عشق میں ناکامی ملی ہو۔۔۔۔

"فرمان یار کیا ہو گیا ہے، کچھ بتاؤ، یہ کیا حال بنا رکھا ہے تو نے اپنا، یار مجھ سے بھی چھپائے گا تو۔۔۔۔"

ارسلان جو ایک پل کے لیے شوکڈ ہو گیا تھا واپس حواسوں میں لوٹے ہوئے فرمان کے قریب گیا اور پھر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے فرمان سے وجہ دریافت کی تو فرمان جو ناجانے کن سوچوں میں غرق تھا چونک کر ارسلان کو دیکھنے لگا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اٹھ کر ارسلان کو اپنے گلے لگا چکا تھا ساتھ ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔۔۔

فرمان کے اس طرح رونے پر ارسلان پریشان سے اسے سنبھالنے لگا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر فرمان کو ہوا کیا ہے کیوں اس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔۔۔۔

"فرمان فرمان یار ہوا کیا ہے تو رو کیوں رہا ہے یار، دیکھ اب مجھے شدید پریشانی ہو رہی ہے، بات تو بتا یار۔۔۔۔"

ارسلان نے فرمان کی کمر تھپتھپاتے ہوئے اس خود سے الگ کیا اور پھر اس کی نظروں میں دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا تو فرمان ہچکیاں لیتے ہوئے ارسلان کو دیکھنے لگا وہ اس وقت مکمل کانپ رہا تھا ارسلان کی پریشانی کی وجہ بھی یہی تھی۔۔۔۔

"یار میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر نہیں رہ سکتا ایک پل بھی نہیں رہ سکتا، مجھے لگتا تھا کہ نفرت ہو گئی ہے مجھے اس سے اس سے محبت ختم ہو گئی ہے میری، لیکن نہیں یار مر رہا ہوں میں اندر ہی اندر وہ ختم کر رہی ہے مجھے۔۔۔۔"

"کون یار کس کی بات کر رہا ہے تو کچھ بتا تو کس کے بغیر نہیں رہ سکتا تو۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کے منہ سے ادا ہونے والے الفاظ ارسلان کو بے حد حیران کر گئے تبھی وہ اس سے اصل بات پوچھنے لگا۔۔۔۔

"ایہا۔۔۔۔"

"ایہا کے بغیر نہیں رہ سکتا میں، بہت کوشش کی اسے بھولنے کی مگر یہ نامکن ہے ارسلان، نہیں ہو رہا مجھ سے میرے مرنے کے بعد ہی یہ ہو سکتا ہے ورنہ یوں ہی ایہا کی محبت مجھے ختم کر دے گی۔۔۔۔"

"کیسی باتیں کر رہا ہے یار، تو شادی کر لے ایہا سے، تو ملک فرمان ہے تیرے لیے یہ کوئی مشکل کام تو نہیں۔۔۔۔"

ارسلان نے اپنی طرف سے فرمان کو مشورہ دیا مگر وہ یہ نہیں ہو سکتا بولتے ہوئے پھر سے رونے لگا اور ساتھ ہی روتے ہوئے ساری بات بتا دی۔۔۔۔

"مجھے ہر جگہ وہ دیکھائی دیتی ہے ارسلان میرے کانوں میں اس کی آواز گونجتی ہے، اس کا لمس میں اپنے جسم پر محسوس کرتا ہوں وہ خوابوں میں بھی مجھ سے جدا نہیں ہو رہی، جب سے جب سے وہ مجھے چھوڑ کر گئی ہے یار تب سے مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے اندر کچھ ٹوٹ رہا ہو اور اس کی کرچیاں اندر سے مجھے لہو لہان کر رہی ہوں، مجھ سے یہ تکلیف برداشت نہیں ہو رہی یار، تو تو تو کچھ کرنا کچھ تو کر جس سے مجھے وہ مل جائے، میں مر جاؤں گا یار پلیز زرز مجھے ایہا دے دے مجھے میرا سکون میری محبت لوٹا دے۔۔۔۔"

فرمان کا یوں رورو کر ارسلان سے اپنی محبت کی بھیک مانگنا ارسلان کو غصہ دلا گیا اور اسی غصے کا اظہار اس نے فرمان سے بھی کر دیا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے تجھے فرمان، ایک لڑکی کے پیچھے پاگل کیوں ہوئے پھر رہا ہے تو، زرہ دیکھ خود کی حالت یہ وہ ملک فرمان کہیں سے بھی نہیں ہے جس کی پرسنالٹی پر یہ دنیا رشک کرتی تھی، جو مثال تھا دنیا کے لیے کیا سے کیا بن گیا ہے تو۔۔۔۔"

"رک تو ابھی تیرے ہوش ٹھکانے لگاتا ہوں ابھی تجھے سکون پہنچاتا ہوں تو چل میرے ساتھ فوراً۔۔۔۔"

ارسلان کے دماغ میں صرف ایک ہی بات آئی کہ فرمان کو اس وقت ایک عدد لڑکی کی ضرورت ہے جس سے وہ خود کو سکون پہنچا سکے تبھی وہ فرمان کی واڈروب سے کپڑے نکال کر اسے پکڑا کے زبردستی باتھ روم میں گھسا چکا تھا ساتھ ہی اسے پندرہ منٹ میں باہر آنے کا بولتا وہ وہیں بیٹھ گیا۔۔۔۔

ایہا کو آج اس جگہ رہتے 10 واں دن تھا جب ایک بہت امیر اور عیاش آدمی اس جگہ آیا وہ ہمیشہ ادھر ہی اپنی ناجائز خواہشات پوری کرنے آیا کرتا تھا تبھی آج بھی یہاں موجود تھا۔۔۔۔

"شمینہ بائی کیا وہی پرانا مال دیکھائے جا رہی ہے کچھ نیا دیکھا، کوئی کمسن سی نازک سے کلی جسے دیکھ کر ہی دل خوش ہو جائے۔۔۔۔"

اس سے پہلے میڈم کوئی جواب دیتیں ایہا چائے اور دیگر لوازمات لیے کمرے میں داخل ہوئی تو اچانک اس شخص کی نظر ایہا پر پڑی اور واپس پلٹنی بھول ہی گئی وہ آنکھیں پھاڑے بس ایہا کو ہی دیکھے جا رہا تھا جب اچانک شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے ایک بار پھر ایہا کو سر سے پاؤں تک غلیظ نظروں سے دیکھا اور پھر بے حد جذباتی ہوتے ہوئے سے بولا۔۔۔۔

"کیا شمینہ بائی انمول ہیرے کو تو تو نے چھپا کر رکھا ہوا ہے جسے دیکھ کر ہی انسان کے سوئے ہوئے جذبات بھی بھڑک اٹھیں، اس کے لیے تو میں تجھے منہ مانگی رقم دوں گا بس تو یہ مجھے دے دے، بول شمینہ بائی کتنے پیسے چاہیے تجھے رقم بتا بس۔۔۔۔"

وہ شخص اپنے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسلسل ایہا کو گھورتے میڈم سے رقم پوچھنے لگا تو میڈم نے ایہا کو دیکھا اور جانے کا اشارہ کیا میڈم کا اشارہ ملتے ہی ایہا فوراً بھاگ گئی۔۔۔۔۔

"دیکھ سیٹھ یہ لڑکی ایسے کام نہیں کرتی تو تو کوئی اور دیکھ لے اور مزے کر یہ تجھے نہیں مل سکتی۔۔۔۔"

ایہا کے وہاں سے جاتے ہی میڈم نے اس شخص سے کہا جبکہ وہ اس بات پر مکروہنسی ہنسنے لگا۔۔۔۔۔
 "ارے تو کیا ہو گیا شمینہ بائی اگر یہ لڑکی ایسے کام نہیں کرتی یہ تو میرے لیے ہی بہتر ہے کہ اس کو پہلی دفعہ حاصل میں ہی کروں، تو ایسا کر کہ ایک مرتبہ دے دے مجھے پھر نہ کرے یہ کام میری بلا سے۔۔۔۔۔"
 "سیٹھ بولانا کہ یہ لڑکی ویسی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

اس شخص کی ہٹ دھرمی پر میڈم غصے سے چیخ پڑیں مگر اس شخص کی مسکراہٹ میں کوئی کمی نہ آئی۔۔۔۔۔
 "کیا یار شمینہ بائی اتنا بہاؤ کیوں کھا رہی ہے تو، یہ پکڑ 7 لاکھ کا چیک اب جا رہا ہوں میں اس لڑکی کے پاس، کب سے تڑپائے جا رہی ہے تو۔۔۔۔۔"

اس شخص نے اپنی جیب سے چیک نکال کر چیک کاٹا اور شمینہ بائی کے ہاتھ میں رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا تو میڈم بھی فوراً کھڑی ہوئیں اور اس چیک کو پھاڑ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنے کے بعد وہی ٹکڑے اس شخص کے منہ پر مارے۔۔۔۔۔

"سمجھ نہیں آرہی تھے میری بات، چل نکل یہاں سے۔۔۔۔۔"

"تو نے میری بے عزتی کی سالی بازار و عورت چھوڑوں گا نہیں نا تجھے اور نا تیری اس کچھ لگتی کو۔۔۔۔۔"
 میڈم کے غصے کرنا پر وہ شخص بھی چیختے ہوئے دھمکی دینے کے بعد وہاں سے چلا گیا تو میڈم بھی ایہا کے کمرے کی طرف چل پڑیں جب راستے میں انھیں ایک لڑکی نے بتایا کہ کوئی بہت امیر لوگ پہلی بار ادھر آئے ہیں تو میڈم نے اسے اشارہ کیا کہ وہ انھیں بیٹھائے اور خود تیزی سے ایہا کے کمرے میں گھس گئیں جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئیں تو ان سوچ کے مطابق ایہا زمین پر بیٹھی روہی رہی تھی۔۔۔۔۔

"کیا کیا ہوا میڈم کچھ چاہیے آپ کو آپ مجھے بلوائیں خود کیوں تکلیف کی۔۔۔۔۔؟؟؟"

اچانک اپنے کمرے میں میڈم کو پا کر ایہا بوکھلا کر کھڑی ہوتے ہوئے ان سے سوال کر گئی جبکہ میڈم شفقت سے اس کی چہرے کو دیکھے جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں چاہیے بیٹے، اور تم بھی مت ڈرو میں نے اس شخص کو نکال دیا ہے یہاں سے۔۔۔۔۔"

جیسے ہی میڈم نے ایہا کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے بیٹے کہا ویسے ہی ایہا لپک کر ان کے سینے سے لگی زور زور سے رونے لگی تو میڈم اس کی کمر سہلاتے اسے چھپ کر روانے کی سعی کرتی رہیں کچھ ہی دیر بعد ایہا میڈم سے الگ ہوئی اور ہچکیاں لیتے ہوئے انھیں شرمندگی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

بیٹے شرمندہ مت ہو تم اپنی ماں کی طرح ہی سمجھو مجھے، میں تمہیں کبھی کچھ نہیں ہونے دوں گی، ایک کام کیا کرو اب سے تم کہ نقاب کر کے پھیرا کرو یہاں، ادھر بھوکے بھیڑیے آتے اور رہتے ہیں بیٹے جو صرف لڑکی پر ہی ٹوٹ پڑتے ہیں اور اگر وہ لڑکی خوبصورت ہو تو ان کی زندگی مزید بڑھ جاتی ہے، اس لیے اپنی حفاظت کا انتظام تم خود کرو اب میں چلتی ہوں باہر کوئی بہت امیر مہمان آئے ہیں لیکن تم نقاب کرنا مت بھولنا اب سے۔۔۔۔۔"

میڈم ایہا کے کاندھے پر ہاتھ رکھے اسے سمجھانے کے بعد ایک بار پھر سے سر پر پیار کر کے کمرے سے باہر نکل گئیں جبکہ ایہا ان کی باتوں پر غور کرتی ہوئی اپنے آنسوؤں کو صاف کرتی ہاتھ روم میں منہ دھونے چلی گئی۔۔۔۔۔

اگلے 1 گھنٹے بعد ارسلان فرمان کو ثمنینہ بائی کی حویلی میں لے آیا جو اسی نام سے مشہور تھی تو اس بات کا علم ارسلان کو بھی تھا وہ خود بھی آتا تھا یہاں ڈانس وغیرہ دیکھنے مگر جیسے ہی فرمان نے اندر داخل ہو کر غور کیا تو اسے ارسلان پر غصہ آنے لگا۔۔۔۔۔

"یہ کس جگہ لے کر آیا ہے تو مجھے تو جانتا ہے کہ مجھے کس قدر نفرت ہے ان چیزوں سے پھر بھی، ابھی نکل یہاں سے۔۔۔۔۔"

"یار چلے جائیں گے تو کچھ دیر بیٹھ تو سہی پلیز زیار صرف کچھ دیر بیٹھ جا میرے لیے۔۔۔۔۔"

ارسلان نے وہاں صوفوں پر خود بیٹھ کر فرمان کو بھی زبردستی بیٹھا لیا جبکہ فرمان کا موڈ بہت زیادہ خراب ہو چکا تھا وہ پیشانی پر بل ڈالے اور گرد دیکھتے ہوئے اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

"ارے ثمنینہ بائی آداب کیسے مزاج ہیں، یار ثمنینہ بائی آج تو کچھ ایسا ڈانس دیکھاؤ کہ میرے دوست کا موڈ فریش ہو جائے۔۔۔۔۔"

ابھی ان دونوں کو بیٹھے 5 منٹ ہی ہوئے تھے جب میڈم وہاں داخل ہوئیں تو ارسلان ان سے فرمائش کرنے لگا۔۔۔۔

"جی جی ضرور سیٹھ ابھی کچھ دیر میں ہی محفل سجنے والی ہے آپ بیٹھیں میں ابھی آپ کی خدمت میں کھانے پینے کو کچھ پیش کرتی ہوں۔۔۔۔"

میڈم اپنا احوال بتا کر مسکراتے ہوئے بولیں اور پھر وہاں سے باہر نکل گئیں فرمان کا موڈ ثمنینہ بائی کی اداؤں سے کی گئی بات پر اور زیادہ بگڑ گیا اس کا بس نہیں چل تھا تھا ورنہ ارسلان کے منہ پر ایک مکار کر خود یہاں سے چلتا بنتا۔۔۔۔

ایہا اپنے کمرے میں بیٹھی ٹاول سے اپنا منہ خشک کرتی باتھ روم سے باہر آرہی تھی جب دوبارہ سے میڈم اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔۔

"بیٹے کچھ خاص مہمان آئے ہیں یہ جا کر انھیں ڈرنکس دے دو، باقی لڑکیاں رقص کی تیاریاں کر رہی ہیں ورنہ تمہیں نہیں بولتی میں۔۔۔۔"

میڈم نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے ایہا کو تھمائی تو ایہا نے بھی مسکرا کر اسے پکڑ لیا اور پھر اسے اپنے پلنگ پر رکھ کر چہرے کا نقاب کرنے لگی جبکہ میڈم اس کو نقاب کرتے دیکھ کر ہمیشہ خوش رہو بیٹے بول کر واپس پلٹ گئیں۔۔۔۔

اچھے سے اپنا چہرہ کور کر کے ایہا ٹرے اٹھائے اپنے کمرے سے نکل پڑی اب صرف اس کی آنکھیں دیکھائی دے رہی تھیں۔۔۔۔

یوں ہی نظریں جھکائے ایہا نے ٹرے وہاں صوفوں کے سامنے موجود چھوٹی سی ٹیبل پر رکھی اور پھر گلاس اٹھا کر ارسلان کے بعد فرمان کو پکڑا یا جبکہ فرمان کو گلاس تھماتے ہوئے اس کا ہاتھ فرمان کے ہاتھ سے ٹچ ہوا تو وہ اپنی پوری جان سے کانپ اٹھی اس نے یہ بھی نا دیکھا کہ وہ شخص کون ہے بس تیزی سے وہاں سے بھاگ نکلی۔۔۔۔

وہیں فرمان ایہا کے چھونے پر اسے پہچان گیا بقول اس کے اسے ایہا کا لمس اپنے جسم پر محسوس ہوتا تھا پھر بھلا وہ کیسے نہ پہچان پاتا تبھی وہ بغیر ارسلان سے کچھ کہے دل ہی دل میں خود کو یقین دلاتا کہ وہ اسی کی ایہا ہے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"یار کہاں جا رہا ہے تو ابھی تو محفل گرم ہوئی ہے۔۔۔"

فرمان کو اٹھتے دیکھ ارسلان نے اسے کہا مگر فرمان سب کو انور کرتا بس ایہا کے پیچھے جانے لگا۔۔۔ ابھی وہ کمرے سے باہر ہی نکلا تھا تو اسے سامنے سے ایہا جاتی ہوئی دیکھائی دی وہ تیزی سے قدم اٹھانے لگا اور پھر جب اس کا اور ایہا کے درمیان حائل فاصلہ بہت کم رہ گیا تو اس نے ایہا کو پکارا۔۔۔۔۔ پیچھے سے اپنا نام سن کر ایہا فوراً پلٹی مگر اپنے سامنے فرمان کو موجود دیکھ کر وہ ایک پل کے لیے ساکت ہو گئی جبکہ اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے خود کو نارمل کرنے لگی۔۔۔۔۔

"ک۔۔۔ کون کس کی بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

خود کو کمپوز کر کے ایہا نے خود اعتمادی سے الٹا فرمان سے سوال کیا تو وہ کچھ حیران ہوا۔۔۔۔۔

"سوری وہ مجھے لگا آپ ایہا ہیں۔۔۔۔۔"

غور سے ایہا کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے فرمان نے کچھ شرمندگی کا مظاہرہ کیا مگر وہ ان آنکھوں کو کیسے بھول سکتا تھا جو اس کی محبت کی وجہ بنی تھیں انھیں ہی دیکھ کر تو ملک فرمان اپنا دل ہار بیٹھا تھا کیونکہ ایہا کی آنکھیں ہیزل براؤن کلر کی لمبی اور موٹی تھیں ساتھ ہی ان پر گھنی لمبی پلکوں کا سایہ تھا فرمان کو ایہا کے چہرے پر سب سے حسین اس کی آنکھیں ہی لگتی تھیں۔۔۔۔۔

فرمان کے سوری بولنے پر ایہا بغیر کوئی جواب دیے نظریں چراتے ہوئے واپس پلٹی ہی تھی جب فرمان نے ہاتھ بڑھا کر ایہا کے دوپٹے کا کونا تھاما اور کھینچ لیا تو ایہا جسے نقاب کرنا آتا ہی نہیں تھا کیونکہ اس نے کبھی کیا نہیں تھا شاہ دل کو بہت چڑھتی تو وہ ایہا کو منع کرتا تھا نقاب کرنے سے، اسی وجہ سے ایہا نے اب نقاب اپنی طرف سے بہت بہتر کیا تھا لیکن وہ ڈھیلا تھا تبھی ایک بار سے کھینچنے پر اتر گیا اور ایہا کا چہرہ واضح ہو گیا۔۔۔۔۔

نقاب اترنے کی دیر تھی فرمان اگلے ہی پل دو قدم اٹھا کر ایہا کے سامنے کھڑا ہوا اور اسے دیکھ کر شوکدرہ گیا۔۔۔۔۔

"ااااا ابی۔۔۔۔ ایہا تم یا۔۔۔۔ یہاں کیسے۔۔۔۔؟؟؟"

صدے کے مارے فرمان کے الفاظ بھی اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے وہیں دوسری طرف فرمان کا پوچھا گیا سوال ایہا کو مانو آگ لگا گیا۔۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی اور دور رہو مجھ سے، میری اس حالت کے ذمے دار صرف تم ہو صرف تم، ابھی بھی سکون نہیں ملا تمہیں جو پھر سے مجھے برباد کرنے آگئے ہو، اگر اپنی عزت کی زرہ بھی پرواہ ہے اور غیرت نام کی کوئی چیز ہے تم میں تو دفع ہو جاؤ یہاں سے دوبارہ کبھی شکل مت دیکھانا مجھے اپنی۔۔۔۔"

ایہا نے بھرائی ہوئی آواز میں فرمان سے کہا اور پھر تیزی سے فرمان کی سائیڈ سے گزر کر بھاگ گئی جبکہ فرمان کچھ دیروہیں شوکڈ سا کھڑا رہنے کے بعد غصے سے واپس میڈم کے پاس کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

"یہ لڑکی جو ابھی ڈرنکس کے کر آئی تھی یہ کہاں سے ملی تمہیں۔۔۔۔؟؟؟"

"سیڈھ آپ ہو کون۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے میڈم نے اس سے سوال کیا تو فرمان کا غصہ مزید پروان چڑھنے لگا۔۔۔۔

"ایہا کا ہونے والا شوہر ہوں میں۔۔۔۔"

"کیا۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کا جواب میڈم کو حیران ہی تو کر گیا۔۔۔۔

"تم بولو کہ ایہا کو آزاد کرنے کا معاوضہ کیا ہے مجھے وہ چاہیے، ساتھ لے جانا چاہتا ہوں اسے، ایک بار کھوچکا ہوں اب اسے کھونے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں، تم جتنی رقم کہوں گی اس سے بڑھ کر دوں گا تمہیں بس مجھے ایہا دے دو۔۔۔۔"

فرمان کی آنکھوں میں ایہا کے لیے محبت کا بہتا دریا اور کھرے جزبات میڈم کو بھی صاف دیکھائی دیے جو انھیں ایہا کے متعلق بہتر فیصلہ کرنے میں آسانی پیدا کرنے لگے لیکن وہ ابھی فلحال کوئی پختہ فیصلہ کر بھی

نہیں سکتی تھیں آخر بیٹی سمجھا اور مانا تھا انھوں نے ایہا کو تو پھر بھلا اسے ایسے کیسے تفتیش کیے بنا فرمان کے ساتھ بھیج دیتیں۔۔۔۔

"رکور کو سیٹھ کیا کیا بولے جارہے ہو مجھے پہلے ایہا سے پوچھ لینے دو پھر ہی کوئی فیصلہ کروں گی میں۔۔۔۔"

میڈم فرمان سے کہتے ہی کمرے سے نکل کر ایہا کے پاس چلی آئیں جواب بھی روہی رہی تھی۔۔۔۔

میڈم نے ایہا کے قریب جا کر پہلے تو اسے اپنے سینے سے لگائے چپ کر دیا اور پھر اسے فرمان کی کہی گئی بات تفصیل سے بتادی جبکہ یہ بات سنتے ہی ایہا فوراً میڈم سے الگ ہوئی اور پھر غصے سے لال پہلی ہونے لگی۔۔۔۔

"دشمن ہے میرا وہ میڈم اسی کی وجہ سے آج میں اس حال میں موجود ہوں آپ سمجھیں مجھے میڈم، میں دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتی ہوں اس سے۔۔۔۔"

ایہا غصے سے چیخی تو میڈم نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

"بیٹے سمجھو تم میری بات کو وہ کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے بیٹے مان لو میری بات چلی جاؤ اس کے ساتھ شادی کرے گا وہ تم سے۔۔۔۔"

"میڈم اس کے کفارہ ادا کرنے سے کیا ہو گا کیا میری بی جان واپس آجائیں گی نہیں نا، کہیں نہیں جاؤں گی میں یہیں پر رہوں گی آپ کی وفادار بن کر پوری عمر۔۔۔۔"

ایہا نے ضدی انداز میں کہا تو میڈم اچھی خاصی چڑ گئیں۔۔۔۔

"بیٹے تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہی ہے یہ جگہ تمہارے لیے محفوظ نہیں ہے، آج ایک سیٹھ تمہیں مانگ رہا تھا کل کو کوئی اور کچھ بھی کر سکتا ہے تمہارے ساتھ، میں بھی کب تک تمہاری حفاظت کر سکوں گی، زندگی کا بھروسہ ہے میری کیا پتہ کل ہی موت آجائے، خدا نے صرف تمہیں موقع دیا ہے خود کی زندگی سنوارنے کا ورنہ ہر لڑکی کی قسمت اس کا ساتھ نہیں دیتی اور وہ طوائف بن کر پوری زندگی گزار دیتی ہیں، وہ گھٹیا سیٹھ تمہیں حاصل کیے بغیر نہیں رہے گا اب اس کی آنا اس کی مردانگی پر چوٹ ہوئی ہے تو وہ تمہیں چھوڑ نہیں سکتا، اگر کبھی بھی تم نے دل سے میری عزت کی ہے تو مان لو میری بات چلی جاؤ فرمان کے ساتھ، یہ ایک ماں کا اپنی بیٹی کے لیے لیا گیا فیصلہ ہے جو یقیناً تم مانو گی۔۔۔۔"

میڈم کے سمجھانے کا ایہا پر اثر بھی ہوا اور ویسے بھی وہ ایمو شنلی بلیک میل ہوتے ہوئے آنسو بہاتی سر کو
ہاں میں جنبش دے گئی تو میڈم اس کی پیشانی چوم کر کمرے سے نکل گئیں۔۔۔۔

میڈم دوبارہ کمرے میں داخل ہوئیں تو فرمان بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا میڈم کو دیکھتے ہی وہ لپک کر ان
تک گیا اور پھر جواب طلب نظروں سے انہیں دیکھنے لگا۔۔۔۔

"سیٹھ ایہا مان گئی ہے تمہارے ساتھ جانے کے لئے۔۔۔۔"

فرمان کی نظروں کو پڑھ کر میڈم نے اسے جواب دیا تو اچانک مسکراہٹ فرمان کے چہرے پر پھیل
گئی۔۔۔۔

"کتنی رقم چاہیے تمہیں بتاؤ تاکہ ہم فوراً جائیں یہاں سے۔۔۔۔"

"سیٹھ ہر طوائف صرف پیسوں کی بھوک نہیں ہوتی، جذبات احساسات ان میں بھی ہوتے ہیں، جو وقتی
طور پر دنیا کی نفرت اور درندگی کے سامنے دب ضرور جاتے ہیں مگر ختم نہیں ہوتے، ایہا کو بیٹا مانا ہے میں
نے بیٹی، اور کون سی ماں اپنی بیٹی کی آزادی اور اس کے روشن مستقبل کی قیمت وصول کرے گی۔۔۔۔"

"اگر کچھ دینا ہی ہے تو ایک وعدہ دو سیٹھ کے تم ایہا کو زمانے بھر کی خوشیاں دو گے کبھی رونے نہیں دو گے
اسے، میں نے جو درد جو تکلیف اس کی آنکھوں میں دیکھی ہے وہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دو گے، بس یہ سب
کر دو سیٹھ اور مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔۔"

فرمان کے سوال پر میڈم نے جو جواب دیا وہ فرمان کو کچھ شرمندہ کر گیا کس طرح وہ میڈم کو تم کہہ کر
روڈی بات کر رہا تھا جبکہ انہوں نے ایہا کو اس ماحول میں بھی اپنی بیٹی سمجھ کر رکھا تھا۔۔۔۔

"میں وعدہ کرتا ہوں ایہا کو آپ کی سوچ سے بڑھ کر محبت اور عزت دوں گا اب ہم چلتے ہیں آپ ایہا کو
باہر لے آئیں۔۔۔۔"

فرمان نے اب کی دفعہ لہجے کو نرم رکھتے ہوئے اپنائیت کا مظاہرہ کیا اور پھر کب سے خاموشی سے سب کچھ
دیکھ رہے ارسلان کے قریب چلا گیا۔۔۔۔

"تیری گاڑی لے جا رہا ہوں میں امجد کے ہاتھوں واپس بھیج دوں گا کچھ دیر تک۔۔۔۔"

فرمان نے دو ٹوک انداز میں ارسلان سے کہا اور اس کا جواب سنے بغیر وہاں سے باہر نکل گیا جبکہ ابھی وہ
گاڑی میں بیٹھا ہی تھا جب اسے ایہا میڈم کے ساتھ باہر آتی دیکھائی دی۔۔۔۔۔

میڈم نے کچھ کہتے ہوئے جسے فرمان سننے سے قاصر تھا ایہا کی پیشانی ایک بار پھر سے چومی اور پھر اسے جانے کا اشارہ کیا ایہا بھی اپنے آنسو صاف کرتی خاموشی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تو فرمان نے ایک خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ میڈم کو دیکھا اور پھر گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔

راستے میں دونوں ہی مکمل خاموش تھے ایک نظریں جھکائے بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھے جا رہی تھی جبکہ دوسرا مرر سے ایہا کو ہی دیکھنے میں مصروف تھا جب اچانک ناجانے ایہا کو کیا سُجھی کہ بچہ راستے میں فرمان کو گاڑی روکنے کا حکم دیا۔۔۔۔

"لیکن کیوں کیا ہوا ہے ایہا۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان جو محبت بھری نظروں سے ایہا کو دیکھ رہا تھا اب حیرانگی اور پریشانی سے گویا ہوا وہیں ایہا جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی اب خونخوار نظروں سے فرمان کو گھورنے لگی۔۔۔۔

"سمجھ نہیں آئی تمہیں میں نے کہا گاڑی روکو ابھی۔۔۔۔"

اب کی دفعہ ایہا غصے سے چیخی تو فرمان کو گاڑی روکنی ہی پڑی جبکہ گاڑی رکنے کی دیر تھی ایہا فوراً دروازہ کھول کر باہر نکلی اور ویران سڑک پر پیدل چلنے لگی تو فرمان کا بھلا کیا کام تھا گاڑی میں، وہ بھی تیزی سے باہر نکل کر ایہا کے پیچھے چل پڑا۔۔۔۔

"ایہا یار کیا ہوا ہے یوں پیدل کیوں چلنے لگی ہو یا اب تو میں نے کچھ کہا بھی نہیں بالکل خاموش بیٹھا تھا، یار بتاؤ تو بات کیا ہوئی ہے۔۔۔۔"

"کچھ تو بولو۔۔۔۔"

کافی دیر تک جب ایہا نے اسے انکور کرتے ہوئے اپنے قدم نہ روکے تو فرمان نے اس کی بازو پکڑ کر اسے روکا اور پھر رخ اپنی جانب کرتے ہوئے پھر سے پوچھا۔۔۔۔

"چھوڑ مجھے، چاہتے کیا ہو آخر تم ہاں، وہاں سے نکل گئی میں جہاں تکلیف تھی تمہیں، بس اب تمہارا راستہ

الگ ہے اور میرا الگ، چلے جاؤ اب یہاں سے چھوڑ دو میری جان ہمیشہ کے لئے۔۔۔۔"

ایہا نے فوراً غصے سے اپنی بازو ایک جھٹکے کے ساتھ فرمان کی گرفت سے نکالی اور پھر اسے دھکا دیا۔۔۔۔

"سمجھ نہیں آتی تمہیں ایک بات کہ نفرت کرتی ہوں میں تم سے تمہاری موجودگی زہر لگتی ہے مجھے، دشمنی کیا ہے آخر تمہاری مجھ سے ہاں میری زندگی برباد کر کے بھی سکون نہیں ملا تمہیں، اب کیا لینے آئے ہو۔۔۔؟؟؟"

ایہا غصے سے مسلسل نان سٹاپ بولے ہی جا رہی تھی جب اچانک فرمان گھٹنوں کے بل سڑک پر بیٹھا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر ایہا کو دیکھنے لگا۔۔۔

"معاف کر دو یار، غلطی ہو گئی مجھ سے، اپنی انا کو تسکین پہنچانے کے چکر میں تمہیں یعنی اپنی محبت کو رسوا کر دیا پلیزز یا ایک بار معاف کر دو پلیزز ز ز ایہا۔۔۔۔"

شرمندگی اور پچھتاوا فرمان کے ہر انداز سے عیاں تھا لیکن ایہا کو یہ سب بھی فرمان کا ایک ڈرامہ لگا۔۔۔
"کس چیز کی معافی چاہیے تمہیں ملک فرمان بولو، میری بی جان کے قتل کی، میرے کردار اور مجھے سب کی نظروں میں گرانے کی، مجھے دہنی اور جسمانی ٹارچر طور پر کرنے کی، یا مجھے خود کی ذات سے ہی نفرت کرنے پر مجبور کرنے کی۔۔۔۔"

"معافی غلطیوں کی ہوتی ہے ملک فرمان گناہوں کی نہیں اور تم نے گناہ کیا ہے گناہ، جس کا کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے اور مجھے تم سے یا تمہاری معافی سے کوئی غرض نہیں ہے خدا کا واسطہ ہے چلے جاؤ میری زندگی سے۔۔۔۔"

"ایہا میں مر جاؤں گا یا تمہارے بغیر، تم نہیں جانتی جب سے تم گئی ہو تب سے کیسے جی رہا ہوں میں پل پل مر رہا تھا موت سے بھی بدتر زندگی تھی میری، لیکن آج تمہیں دیکھا تو ایسے لگا مجھے جیسے اس بے جان وجود میں پھر سے جان آگئی ہو جینے کی وجہ مل گئی ہو۔۔۔۔"

"پلیزز ایہا یا تم جو بولو گی میں وہی کروں گا، ہر بات مانوں گا تمہاری بس یا پلیزز ز ز مجھ سے شادی کر لو بن جاؤ میری، آئی پرومس تمہیں خود مجبور کر دوں گا میں مجھ سے محبت کرنے پر پلیزز ز ز یا مان جاؤ، بہت ادھورا ہوں میں مجھے مکمل کر دو ایہا۔۔۔۔۔"

ایہا کے خود سے دور چلے جانے کی بات پر فرمان تو مانو دکھ اور صدمے سے پاگل ہونے لگا اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا پورا جیسے کوئی اس کی جان قبض کرنے والا ہو تبھی وہ بھرائی ہوئی آواز میں ایہا کے سامنے گڑ گڑاتے ہوئے اپنی محبت کی بھیک مانگنے لگا مگر ایہا کا دل تو جیسے پتھر ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

"بہت ہی کوئی بے شرم اور خود غرض قسم کے انسان ہوتا ہے، سمجھ نہیں آتی نفرت کا مطلب نفرت ہی ہوتا ہے وہ کبھی محبت نہیں بن سکتی جا رہی ہوں میں اور میرا پیچھا کرنے یا مجھے ڈھونڈنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔"

ایہا نفرت سے ایک بار پھر بول کر واپس پلٹ کر جانے لگی جب فرمان تیزی سے اٹھا اور کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے ایہا کے پیچھے چلنے لگا۔۔۔

"ایک بار تمہیں خود سے جدا کر کے غلطی کر چکا ہوں بیہوا اور بار بار ایک ہی غلطی دہرانے والا بے وقوف نہیں ہوں میں۔۔۔۔"

یوں ہی ایہا کا پیچھا کرتے ہوئے فرمان منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہا تھا جب ایہا نے پیچھے مڑ کر فرمان کو دیکھا تو انجانے سے ڈر کے ساتھ تقریباً بھاگنے لگی اور بھاگتے بھاگتے اسے کچھ دور چار پانچ آدمی کھڑے دیکھائی دیے تو وہ اپنی سپیڈ کو مزید بڑھاتے ہوئے ان کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

"بھائی بھائی پلیز زرز مجھے بچالیں یہ آدمی کب سے میرا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔"

ایہا نے اپنے پیچھے بھاگ کر آرہے فرمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان آدمیوں سے مدد مانگی تو وہ ایک دوسرے کو اشارہ کرتے فرمان کی جانب بڑھنے لگے جبکہ فرمان ان لوگوں کو اپنے قریب آتے دیکھ رک گیا جب اچانک ایک آدمی نے فرمان کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے دھکا دیا جس سے فرمان گرتے گرتے خود کو سنبھال گیا مگر اس کی نظریں اب بھی کچھ فاصلے پر موجود ایہا پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔

"سالے زیادہ گرمی ہے تجھ میں رک تو ابھی تیری ساری گرمی نکالتے ہیں۔۔۔۔"

دوسرے آدمی نے غصے سے فرمان کو دھمکی دی جبکہ فرمان انہیں مکمل انکوار کرتے سائیڈ سے گزرتا اونچی آواز میں ایہا سے گویا ہوا۔۔۔۔

"کیا ہے یہ یار ایہا چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"

فرمان ابھی اتنا بولا ہی تھا جب اس کے پیچھے سے ایک آدمی نے اپنے ہاتھ میں موجود شراب کی بوتل فرمان کے سر پر مار دی اور دیکھتے ہی دیکھتے خون نکل کر فرمان کی گردن اور چہرے کو لہو لہان کرنے لگا۔۔۔

"ایہا پلیز یار اب تو چلو۔۔۔۔"

اپنے تیزی سے بہہ رہے خون کی پرواہ کیے بغیر ایہا کو پکارتے فرمان قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھنے لگا جب اچانک ایک اور شخص نے فرمان کی کمر پر دوسری بوتل ماری تو وہ جو پہلے ہی لڑکھڑا رہا تھا فوراً سڑک پر گر گیا اور ایہا فرمان کو یوں گرتے دیکھ بہت ڈر گئی۔۔۔۔

"چل یہ تو گیس لڑکی ہم نے تیرا کام کر دیا اب تو ہمیں خوش کر۔۔۔۔"

فرمان کو وہیں سڑک پر پڑا چھوڑ کر وہ سبھی آدمی ایہا کے پاس گئے اور پھر ایہا کو ہوس بھرے انداز میں چھوتے ہوئے اپنی ڈیمانڈ بتانے لگے ساتھ ہی ایک شخص نے کسی بھوکے درندے کی طرح ایہا کی بازو کو کھینچ کر پھاڑ ڈال وہیں دوسرے نے پیچھے سے درندگی سے اس کی کمر سے قمیض پھاڑتے اسے برہنا کر دیا۔۔۔۔

"فرمان اٹھو پلینز فرمان۔۔۔۔"

ان آدمیوں کی درندگی کا شکار ہونے سے خوفزدہ ہوتے ایہا نے رونے کے ساتھ چیختے ہوئے فرمان کو آواز دی تو فرمان نے جو آنکھیں موند چکا تھا ایہا کی پکار پر جھٹ سے آنکھیں کھول دیں ساتھ ہی سامنے چل رہے منظر دیکھ کر اس کا خون غصے کی زیادتی سے کھولنے لگا۔۔۔۔

اگلے ہی پل جوش سے فرمان اٹھا اور پھر تیزی سے قدم اٹھاتے ان لوگوں تک گیا اور جاتے ہی کسی بھوکے شیر کی طرح ان پر ٹوٹ پڑا اس قدر بے رحمی سے فرمان نے انھیں پیٹا کہ وہ سب کہ سب دم دبا کر بھاگ نکلے۔۔۔۔

جب فرمان نے انھیں کافی دور کر جاتا دیکھا تو دھڑام سے دوبارہ سڑک پر گر گیا خون بہت تیزی سے سڑک کو بھی سرخ کر رہا تھا جو واقع پریشان والی بات تھی۔۔۔۔

ایہا نے پریشانی سے مشکل کے ساتھ فرمان کے بے ہوش وجود کو کھڑا کیا اور پھر اس کی ایک بازو اپنی گردن میں ڈال کر خود اسے کمر سے پکڑے سہارا دے کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسے گاڑی تک لے آئی اور پھر دروازہ کھول کر اسے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا دیا ساتھ ہی اپنے دوپٹے کے کونے سے فرمان کے بہہ کر چہرے پر آئے خون کو صاف کرنے لگی۔۔۔۔

جب اس کا چہرہ کچھ صاف ہوا تو ایک چرر کی آواز کے ساتھ ایہا نے اپنا دوپٹہ پھاڑ کر فرمان کے سر پر باندھ دیا اس طرح کچھ تو کمی ہوتی خون نکلنے کی رفتار میں۔۔۔۔

"پلیز ایہا پلیزز مجھے معاف کر دو، مجھے چھوڑ کر مت جاؤ، میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر معاف کر دو یار پلیزززز۔۔۔"

بے ہوشی میں مسلسل فرمان یہ الفاظ ہی دہرائے جارہا تھا جس پر ایک پل کے لیے ایہا حیران اور شوکد ہوئی مگر اگلے ہی پل وہ نارمل ہو چکی تھی شاہ دل نے اسے تھوڑی بہت ڈرائیونگ کرنی سیکھائی تھی جو کہ آج کام آئی تبھی وہ گاڑی سٹارٹ کر کے آہستہ آہستہ چلاتی ہوئی ہو سٹیل کی طرف جانے لگی۔۔۔

ہو سٹیل پہنچتے ہی ایہا نے تیزی سے گاڑی سے نکل کر فرمان کی طرف کا دروازہ کھولا اور پھر اسے سہارا دے کر گاڑی سے نکالتے ہوئے ہو سٹیل کے اندر لے گئی۔۔۔

فرمان کو خون میں لت پت دیکھ تیزی سے ڈاکٹر اسے ایک روم میں لے گئے اور وہاں اس کی پٹی وغیرہ کرنے لگے۔۔۔

فرمان اب بھی ایہا کا نان سٹاپ لیے جارہا تھا جبکہ ایہا وہیں باہر کھڑی خود کی اتھل پتھل ہوئی سانسوں کو بحال کرنے لگی جو فرمان کو سہارا دینے سے ہو چکی تھیں۔۔۔۔

"ایہا کون ہیں آپ پلیزز انہیں بلوالیں۔۔۔"

اچانک ڈاکٹر ایہا کے قریب آکر اس سے بولے تو ایہا چونک کر انہیں دیکھنے لگی۔۔۔

"م۔۔۔ میں میں ہوں ایہا کیوں کیا ہوا ڈاکٹر صاحب۔۔۔؟؟؟"

ایہا گھبراہٹ تو گئی تھی۔۔۔

نہیں کچھ خاص نہیں پیشینٹ بار بار آپ کو پکار رہے ہیں آپ پلیزز جائیں ان کے پاس، آپ وہاں ہوں گی تو ہو سکتا ہے انہیں جلدی ہوش آجائے۔۔۔

ڈاکٹر اتنا کہہ کر وہاں سے چلے گئے تو ایہا بھاری قدموں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی جب اسے ایہا ایہا کی آواز سنائی دی۔۔۔

"ہا۔۔۔ ہاں میں میں یہیں ہوں ریلیکس۔۔۔"

ایہا نے تیزی سے فرمان کے قریب جا کر ہڑبڑاتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا جسے اگلے ہی لمحے فرمان نے مضبوطی سے تھام لیا جیسے کسی چیز کے کھو جانے کا ڈر ہو اور انسان اسے مضبوطی سے پکڑ کر اسے سینے سے لگا لیتا ہے۔۔۔

"پلیزز ایہا مجھے چھوڑ کر مت جاؤ، میرے پاس رہو پلیزز۔۔۔۔"

فرمان اونچی آواز میں روتے ہوئے بولا تو ایہا غصے سے بیڈ کے قریب پڑے سٹول پر بیٹھ گئی یوں ہی بیٹھے بیٹھے ناجانے کب وہ فرمان کے قریب اس کے ہاتھ تھامے ہوئے بیڈ پر سر رکھے گہری نیند سو گئی۔۔۔۔

[LRI]❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]

آدھی رات کو فرمان کی آنکھ کھلی تو اسے ایہا اپنے بے حد قریب خود کا ہاتھ تھامے سوئی ہوئی دیکھائی دی ایہا کی قربت ہی فرمان کو دل سے مسکراتے پر مجبور کر گئی وہ دیوانہ وار ایہا کو محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگا یہ اس کی نظروں کی تپش کا ہی اثر تھا جو ایہا کو گہری نیند سے بیدار کر گیا۔۔۔۔

ایہا نے فرمان کو یوں اپنے قریب خود کو دیکھتا ہوا پایا تو اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے گہرا کر اپنا ہاتھ فرمان کی گرفت سے آزاد کروا کر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی جب فرمان نے لپک کر دوبارہ اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو ایہا۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان نے کسی خوف کے زیر اثر ایہا سے سوال کیا تو ایہا اسے پلٹ کر گھورنے لگی۔۔۔۔
"ہوش آگیا ہے تمہیں سہی ہو تم اب، میری غلطی تھی جس سے تم اس حال میں پہنچے اس کا کفارہ ادا کر دیا ہے میں نے یہ سب کچھ کر کے، اب میں جا رہی ہوں۔۔۔۔"

ایہا نے چہرے پر کر خفگی لائے دو ٹوک انداز میں بات کرتے پھر سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور دروازے کی سمت چلنے لگی جب فرمان تیزی سے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر ایہا کی بازو کو دبو چا۔۔۔۔

"تم پھر سے مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہو مجھے اکیلا کرنا چاہتی ہو، یار پلیزز زمان جاؤ ناشادی کے لیے، کہا تو ہے کہ ہر بات مانوں گا تمہاری کر لو یار یقین، اچھا تم ہی بتا دو کہ میں اب ایسا کیا کرو جو تم میری محبت پر بھروسہ کر کے مجھے ایکسپٹ کر لو۔۔۔۔"

"تم کیا پاگل ہو ایک بات سمجھتے کیوں نہیں آئی ہیٹ یو نفرت ہے تم سے نفرت، پیچھے کیوں پڑ گئے ہو میرے جا رہی ہوں میں اور خبردار جواب مجھے روکا۔۔۔۔"

فرمان کا ایک بار پھر سے شادی کا ذکر کرنا ایہا کو اچھا خاصا چڑچڑا کر گیا تو وہ غصے سے فرمان کو ڈپٹ کر اپنی بازو آزاد کروا کے دروازہ کھولنے لگی جب فرمان نے کھینچ کر اسے پیچھے کیا اور لپک کر دروازہ لوک کر دیا۔۔۔۔

"تم ایسے نہیں مانو گی اب مجھے اپنے اصل روپ میں آنا ہی پڑے گا۔۔۔۔"

فرمان ایہا کو گھورتے ہوئے اپنا موبائل جیب سے نکال کر امجد کو کال کرنے لگا جبکہ ایہا حیران پریشان سی اسے بس دیکھے گئی۔۔۔۔

"ہاں امجد تو جہاں بھی ہے فوراً ایک مولوی لے کر سٹی ہو اسپتال پہنچ جلدی آ۔۔۔۔"

فرمان کمرے کی دیوار پر لگے ہو اسپتال کے ٹائٹل کو دیکھ کر امجد کو حکم دینے کے بعد کال کاٹ کر موبائل اپنی جیب میں ڈالنے لگا جب ایہا جواب تک حیران تھی غصے سے بھڑک اٹھی۔۔۔۔

"کیا کرنے والے ہو تم ہاں۔۔۔۔؟؟؟"

"تمہیں لیا لگتا ہے اس طرح زبردستی تم مجھ سے نکاح کر لو گے بھول ہے تمہاری ملک فرمان پیچھے ہٹو اور دروازہ کھولو ابھی۔۔۔۔"

"تمہاری ہٹ دھرمی ہی مجھے زبردستی کرنے پر مجبور کر رہی ہے ایہا، اب چپ چاپ جو میں کر رہا ہوں اس پر راضی ہو جاؤ۔۔۔۔"

فرمان اتنا بول کر ایہا کو دیکھنے لگا جبکہ اس کی غصیلی نظروں سے خوفزدہ ہوتے ایہا کی ہمت نہ ہوئی دروازہ کھولنے کی اسی لیے وہ خاموش کھڑی ہو کر سوچنے لگی کہ کس طرح خود کو نکاح ہونے سے بچائے۔۔۔۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد امجد نے فرمان کو کال کی تو فرمان نے اسے ہو اسپتال کے اندر بلا لیا اور روم نمبر بھی دروازے کے اوپر سے پڑھ کر بتا دیا جب 5 منٹ بعد امجد نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے فرمان کو آواز دی تو فرمان نے ایہا کو ایک نظر دیکھ کر دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

دروازہ کھولنے کی دیر تھی ایہا اندھا دھند باہر کو بھاگی جب فرمان نے بھی تیزی دیکھتے ہوئے اسے کوریڈور میں ہی کمرے سے پکڑ کر دبوچ لیا مگر ایہا تب تک اونچا اونچا مدد کے لیے چیخنے لگی اس کی آواز پر ایک ڈاکٹر جو نائٹ ڈیوٹی بھی سرانجام دے رہے تھے اس طرف آگئے۔۔۔۔

"پلیز ز مجھے اس شخص سے بچائیں مدد کریں میری۔۔۔۔"

ڈاکٹر کو دیکھ کر ایہا روتے ہوئے مدد مانگنے لگی تو وہ ڈاکٹر یہ آپ کیا کر رہے ہیں بولتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھے جب امجد نے گن دیکھا کر انھیں واپس پلٹنے کا اشارہ کیا اور بچارے ڈاکٹر صاحب بھی اپنی جان

کی پرواہ کرتے واپس چلے گئے اور فرمان یوں ہی ایہا کو دبوچے دوبارہ کمرے میں لے گیا اور لے جا کر بیڈ پر بیٹھا دیا ساتھ ہی مولوی صاحب کو نکاح پڑھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھ کر ایہا سے پوچھا تو ایہا نے کوئی جواب نہ دیا مولوی صاحب نے اپنی بات دہرائی مگر ایہا اب بھی خاموش تھی جب فرمان نے غصے سے ایہا کو وہیں بیڈ پر بیٹھا چھوڑ کر کچھ دور پڑے ٹیبل پر موجود ڈرے سے ایک چھوٹی سے چھری اٹھا کر ایہا کو دیکھنے لگا۔۔۔

"ہاں بولو ایہا قبول کرو نکاح ورنہ میرے قتل کی ذمہ دار تم خود ہو گی اور تم جانتی ہو جان کہ میں یہ کر سکتا ہوں۔۔۔"

فرمان ایہا کو نظروں کے حصار میں لیے جنونی انداز میں بولا اور ساتھ ہی اس چھری کو اپنی نبض پر رکھ کر دبانے لگا دباؤ زیادہ ہونے پر خون نکلنا بھی شروع ہو گیا تھا ایہا غصے سے نم نظروں سے اسے دیکھے جارہی تھی مگر بولی کچھ نہیں۔۔۔

"قبول ہے بولو ایہا ابھی۔۔۔"

ایہا کو خاموش پا کر فرمان غصے سے اپنی نبض کاٹ گیا تو خون کسی فوارے کی طرح نکلتے ہوئے زمین پر گرنے لگا اور بس ایہا کی بھی ہمت یہیں تک تھی وہ ہڑبڑا کر کانپتے ہوئے رونے کے ساتھ قبول ہے قبول ہے بول پڑی تو امجد بھاگ کر ڈاکٹر کو بلانے چلا گیا جبکہ فرمان ایہا کے قریب مسکراتے ہوئے جا کر خود بھی نکاح مکمل کرنے لگا۔۔۔

نکاح کے پیپرز پر سائن کرنے کے بعد ہی فرمان نے اپنی پٹی کروائی اور پھر امجد کو ثمنینہ بائی کی حویلی کا ایڈریس بتا کر ارسلان کی گاڑی وہاں لے جانے کا بول کر خود ایہا کی بازو تھامے ہو سپیٹل سے باہر نکل گیا اور گاڑی سٹارٹ کر کے گھر کی طرف موڑ لی اس کی خوشی تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی مسکراہٹ تو جیسے اس کے چہرے سے چپک گئی تھی وہیں ایہا کا رور و کر برا حال تھا۔۔۔

ڈرائیو کرتے ہوئے فرمان نے ایک بار اپنے ساتھ فرنٹ سیٹ پر موجود ایہا کو روتے دیکھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے ڈرائیونگ کی طرف فوکس کرنے لگا۔۔۔۔

ہاسپٹل سے گھر تک کے تمام راستے میں ایہا مسلسل روئے ہی جا رہی تھی ناجانے اتنے آنسو آتے کہاں سے تھے اس کے پاس جو ختم ہی نہیں ہوتے۔۔۔۔

"ایہا گھر آگیا ہے چلو اندر۔۔۔"

گاڑی کو گیٹ سے اندر داخل کر کے پورچ میں روکنے کے بعد فرمان نے ایہا کی طرف رخ کیے اسے اندر چلنے کو کہا مگر ایہا بدلے میں جواب دینے کے مزید رونے لگی۔۔۔۔

"سوری یار ایہا آئی نو میرا طریقہ غلط تھا نکاح کرنے کا، لیکن تم بھی تو بہت ضدی ہو تبھی مجھے ایسا کرنا پڑا مگر اب میں تمہارا شوہر ہوں ایہا اور یہ تمہارا گھر، تم مانو یا نا مانو یہی حقیقت ہے اب، تو پلیر ایکسپٹ کرو یہ سب اور چلو اندر یا پھر ساری رات یہیں گزارنے کا ارادہ ہے تمہارا چلو یار۔۔۔"

ایہا کے آنسوؤں میں روانگی فرمان کو بے چین کر گئی تو وہ تیزی سے گاڑی سے اتر کر ایہا کی طرف آیا اور پھر گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا جس کا اثر ہوا بھی اور ایہا نظریں جھکائے گاڑی سے نکل کر گھر میں داخل ہو گئی جبکہ فرمان بھی اس کے قدم سے قدم ملا کر چلا رہا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی ایہا لاونج میں داخل ہوئی فرمان نے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے کمرے کی طرف لے گیا ناجانے ایہا کو بھی اچانک کیا ہو گیا تھا جو اس نے کوئی احتجاج نہیں کیا۔۔۔۔

"کیا یار ایہا جب پتہ تھا کہ شادی مجھ سے ہی ہونی ہے تو پہلے مان جاتی نا خواہ میں اتنا خون ضائع کروادیا میرا، تمہیں معلوم بھی ہے کتنی تکلیف ہو رہی ہے اس وقت مجھے، میں دنیا کا وہ واحد شخص ہوں گا جس نے اپنی محبت کو حاصل کرنے اور اس سے نکاح کرنے کے لیے اتنا خون بہایا۔۔۔۔"

فرمان ابھی بھی ایہا کا ہاتھ تھامے اس کے ساکت چہرے کو دیکھتے ہوئے ہنس کر بولا جبکہ ایہا ابھی بھی مکمل خاموش تھی۔۔۔۔

ایہا کو خاموش دیکھ کر فرمان کو کچھ اچھا بھی لگا اور کچھ برا بھی اس طرح کم از کم وہ خود کو چھونے پر فرمان کو باتیں تو نہیں سنارہی تھی تبھی فرمان اس کا ہاتھ تھامے اسے بیڈ کی طرف لیجانے لگا۔۔۔۔

"سو جاؤ ایہا ماسٹر ریلیکس کرو اپنا۔۔۔۔"

ایہا کو بیڈ پر بیٹھا کر فرمان اپنی سائیڈ کی طرف گھوم کر آیا تو اس کی نظر ایہا کی کمر پر پڑی جہاں سے دوپٹہ اب ہٹ چکا تھا جس سے ایہا خود کو کور کیے ہوئی تھی۔۔۔

اب دوپٹہ وہاں نہ ہونے پر وہ ایہا کی کمر پر نا صرف قمیض پھٹی ہوئی دیکھ رہا تھا ساتھ ہی اسے ناخنوں کے نشان بھی صاف دیکھائی دیے جن کی خراشیں اس قدر تھیں کہ ایہا کی جلد چھل کر خون بھی نکلا ہوا تھا۔۔۔۔

ایہا کو یوں دیکھ کر پہلے تو فرمان کو ان گنڈوں پر شدید غصہ آیا مگر اب تو وہ انھیں کب کا پیٹ چکا تھا تو خود کو ریلیکس کرتے اس نے کمرے کی واڈروب سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور پھر بیڈ پر ایہا کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔

پہلے تو اس نے ایہا کے زخموں کو صاف کیا پھر اس پر آئٹمینٹ لگا دی جب اچانک ایہا کے منہ سے ایک سسکی نکلی تو فرمان جو ایہا کی مدہم پٹی کرتے ہوئے خود انتہا کی تکلیف محسوس کر رہا تھا اچانک تڑپ کر اپنے لبوں سے ایہا کی کمر پر زخموں کے قریب محبت کی مہر ثبت کرنے لگا۔۔۔۔

یوں ہی ایک دو بار ایہا کی کمر کو لبوں سے چھونے کے بعد نا جانے وہ کب اتنا مدہوش ہو گیا کہ ایہا کی قمیض کو کاندھوں سے پیچھے کرتے ہوئے وہاں بھی چومنے لگا تب اچانک ایہا جو کب کی شوکڈ بیٹھی تھی واپس ہوش میں آئی اور تیزی سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہے تھے تم ہاں۔۔۔۔؟؟؟"

"ہمت کیسے کی تم نے مجھے چھونے کی، تم کیا سمجھتے ہو کہ زبردستی نکاح کر لیا تو مجھے حاصل بھی کر لو گے، غلط فہمی ہے تمہاری ملک فرمان غلط فہمی۔۔۔۔"

"آخر سمجھتے کیا ہو تم خود کو بہت بڑی چیز ہو تم، زبردستی کے تعلق زیادہ عرصہ قائم نہیں رہتے مسٹر، ان کا انجام علیحدگی ہی ہوتی ہے، تم مجھے یا میری محبت کو کبھی نہیں حاصل کر پاؤ گے کبھی بھی نہیں چاہو تو ادھر بھی زبردستی کر کے دیکھ لو بدلے میں تمہیں مزید نفرت ہی ملے گی میری۔۔۔۔"

ایہا غصے سے پھنکارتی ہوئی اپنا غصہ ٹھنڈا کرنی کی کوشش کر رہی تھی مقصد اس کا فرمان کو اس کی اپنے نزدیک اوقات واضح کرنے کا تھا وہیں فرمان نے خاموشی سے اس کی ساری بات سنی اور آخر میں کھل کر مسکرا نے لگا۔۔۔۔

"میری محبت اتنی طاقتور کھتی ہے بیہو کہ تمہیں مجبور کر دے مجھ سے محبت کرنے پر، تم خود مجھ سے محبت کا اظہار کرو گی دیکھ لینا ایہا جان۔۔۔۔"

فرمان کی خود اعتمادی ایہا کو ایک پل کے لیے خوفزدہ کر گئی کیا اسے اتنا ہی یقین تھا اپنی محبت پر۔۔۔۔

ایہا کے دماغ میں کئی سوال پیدا ہوئے جنہیں جھٹکتے ہوئے وہ دروازے کی طرف قدم اٹھانے لگی جب اچانک کمرے میں فرمان کی آواز گونجی اور ایہا کے قدم رک گئے۔۔۔۔

"اور ہاں کل تک تمہیں نئے کپڑے مل جائیں گے وہ پہننا یہ پھٹ چکے ہیں، میں امجد کو کہہ کر منگوالیتا ہوں۔۔۔۔"

فرمان نے ایہا سے کہتے ہی اپنا موبائل نکال کر امجد سے لیڈیز کپڑے لانے کا کہا اور پھر سے کمرے سے باہر نکل کر جا رہی ایہا سے گویا ہوا۔۔۔۔

"تم یہیں سو جاؤ ایہا میں کمرے سے باہر چلا جاتا ہوں۔۔۔۔"

"تو جاؤ بھی۔۔۔"

فرمان کی بات کا جواب ایہا نے انتہائی نفرت اور حقارت سے دیا جب فرمان سر کو ہاں میں جنبش دیتے دروازے کی جانب بڑھنے لگا کہ اچانک اسے بری طرح چکر آیا اور وہ گرتے گرتے خود کو سنبھال گیا مگر اس نے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھامے آنکھیں موندے دیوار کا سہارا لے لیا۔۔۔

"تم رہو اپنے کمرے میں میں جا رہی ہوں یہاں سے ہمت کچھ کرنے کی ہے نہیں اور بڑے ہیرو بننے چلا ہے۔۔۔۔"

ایہا غصے سے بڑبڑاتی کمرے سے باہر نکل گئی جب فرمان مشکل سے اپنے سر کو تھامے اٹھا اور جا کر بیڈ پر گر گیا۔۔۔۔

[LRI]

[PDI LRI]

[PDI LRI]

[PDI LRI]

[PDI LRI]

[PDI LRI]

[PDI LRI]

[PDI]

صبح کے 9 بجے ایہا کی آنکھ کھلی تو وہ کچھ دیر تک تو یوں ہی لیٹی کل کے متعلق سوچنے لگی پھر سوائے سمجھوتے کہ اس کے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا تبھی فحاح کے لیے سمجھوتہ کر کے بیڈ سے اٹھی اور منہ ہاتھ دھو کر کمرے سے باہر نکلنے لگی جب اسے دروازے کے قریب زمین پر شاپنگ بیگز پڑے دیکھائی دیے یقیناً یہ فرمان نے ہی منگوائے تھے۔۔۔۔

پہلے تو اس نے سوچا کہ جا کر فرمان کے منہ پر مارے انھیں اور کہے کہ اس کی حرام کی کمائی یا اس کا احسن نہیں چاہیے ایہا کو، مگر پھر اس کے کپڑے واقعی میں پھٹ گئے تھے جن میں ایہا کو بھی برالگ رہا تھا تو وہ ان بیگز کو اٹھا کر کمرے میں لے گئی اور ایک بلیک کلر کا فراک نکال کر باتھ روم میں نہانے چلی گئی کچھ دیر بعد وہ باتھ سے باہر آئی اور اپنے نم بالوں کو کمر پر پھیلائے کمرے سے باہر نکل کر گھر کا جائزہ لینے لگی۔۔۔ مکمل گھر دیکھتے ہوئے اسے کافی ٹائم گزر گیا تھا مگر ابھی تک فرمان کمرے سے باہر نہیں نکلا تھا ایہا کو کچھ عجیب تو لگا کیونکہ ملک فرمان ایہا کی موجودگی میں خود کو کمرے میں تو بند رکھنے سے رہا۔۔۔۔

"کیا میں جا کر دیکھوں اسے۔۔۔؟؟؟"

ایہا نے دل میں سوچا اور پھر اپنی ہی سوچ کو جھٹک دیا۔۔۔۔

"کیا پتہ وہ ٹھیک نہ ہو دیکھنا تو چاہیے مجھے صرف دور سے ہی دیکھ کر واپس آ جاؤں گی۔۔۔۔"

ایہا پھر سے سوچتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی فرمان کے کمرے کے قریب گئی اور ہلکے سے دروازہ کھول کر دیکھا تو اسے فرمان بے سدھ سابیڈ پر لیٹا دیکھائی دیا جبکہ اس کے سر کے نیچے بیڈ شیٹ خون سے بھری پڑی تھی۔۔۔

فرمان کو اس حالت میں دیکھ کر ایہا بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی اس کے ہاتھ پاؤں کام کرنا چھوڑ گئے کتنی ہی دیر وہ بے جان ہو رہے وجود سے فرمان کو دیکھے گئی پھر اچانک ہمت کرتے ہوئے وہ بھاگ کر گھر سے باہر نکلی تو اسے گیٹ کے پاس امجد دیکھائی دیا۔۔۔۔

تیز تیز قدم اٹھاتے اس نے کانپتے ہوئے امجد کو فرمان کے متعلق آگاہ کیا اور واپس فرمان کے پاس چلی آئی جبکہ اگلے 15 منٹ بعد امجد ڈاکٹر کو لئے فرمان کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

"یہ کیا کیا آپ نے میں نے بولا تھا آپ کو کہ مریض کو دھیان اور توجہ کی ضرورت ہے اسے اکیلا مت چھوڑیے گا، مگر آپ لوگ کوئی ذمی نبھا ہی کب سکتے ہیں اب دیکھیں کتنا خون بہہ گیا ہے، کچھ دیر تک اگر انھیں نادیکھتے آپ تو ان کی جان کو بھی خطرہ تھا انھیں بہت دھیان کی ضرورت ہے خیال رکھیں ان کا ورنہ بہت برا ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

فرمان کی پٹی کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ایہا اور امجد دونوں کو غصے سے ڈانٹا اور پھر ہدایات کے ساتھ دوائیاں دے کر وہاں سے چلے گئے تو امجد بھی ان کے پیچھے ہی کمرے سے نکل گیا۔۔۔

جبکہ ایہا انتہا درجے کے گلٹ میں مبتلا ہو گئی یہ چوٹیں بھی تو اسی کی وجہ سے لگی تھیں فرمان کو اور آج اس کی لاپرواہی کی وجہ سے وہ مرتے مرتے بچا۔۔۔

صبح کا وقت تھا جب شاہ دل روز کی طرح اپنی ڈیوٹی پر جا رہا تھا کہ اچانک راستے میں اسے گول گپے دیکھائی دیے ناجانے کیا سوچ کر اچانک اس نے بریک لگائی اور گاڑی سے باہر نکل کر گول گپوں کو ہی دیکھے گیا۔۔۔

گول گپوں سے اسے ایہا کی یاد آرہی تھی اسے وہ سب سین دیکھائی دے رہے تھے جب ایہا اس کی پلیٹ میں سے بھی گول گپے اٹھا کر کھا جاتی تھی اور وہ صرف مسکرا کر اسے دیکھتا رہ جاتا۔۔۔

یوں ہی گول گپوں کو دیکھتے ہوئے وہ ہلکا سا مسکرایا اور پھر فوراً سنجیدہ ہو گیا ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں نمی آنی شروع ہو گئی تو اس نے نظریں جھکائے اور گرد دیکھتے ہوئے اپنی پلکوں کی باڑ توڑ رہے آنسو صاف کیے جب اچانک سامنے سے آرہی ایک گاڑی کے ساتھ کوئی بچہ ٹکرا گیا۔۔۔

چیخ کی آواز پر شاہ دل بھی اس جانب متوجہ ہوا اور ساتھ ہی وہاں ارد گرد سے لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے اور گاڑی کو گھیرے اندر موجود انسان کو باہر آنے کا کہنے لگے۔۔۔

لیکن وہ انسان باہر آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا جب شاہ دل تیش سے اس طرف بڑھا اور جاتے ہی اپنی کہنی مار کر گاڑی کے دروازے کی ونڈو توڑ کر دی جب اچانک اس کی نظر اندر موجود لڑکی پر پڑی جس نے ڈر کر اپنے دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا تھا۔۔۔۔

"باہر نکلوا بھی۔۔۔۔"

شاہ دل غصے سے غرایا تو وہ لڑکی پھرتی دیکھاتے ہوئے تیزی سے باہر نکل گئی اور سہمی سہمی نظروں کو اٹھا کر شاہ دل کی جانب دیکھا اور بس پھر جیسے وہ تو نظریں پھیرنا ہی بھول گئی۔۔۔۔

"اندھی ہو کیا کچھ دیکھائی نہیں دیتا، تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے معصوم سے بچے کو کتنی چوٹ آئی ہے اگر اسے کچھ ہو جاتا پھر، تمہارا کیا جانا تھا تم امیر زادے، زادیاں تو ناجانے کن ہواؤں میں اڑتے ہو جو زمین پر رہنے والوں کو کیڑے مکوڑوں سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔۔۔۔"

"اب دیکھ کیا رہی ہو مجھے ہو سپیٹل لے کر جاؤ اس بچے کو۔۔۔۔"

شاہ دل غصے سے چیختے ہوئے اس لڑکی کو مسلسل باتیں سنائے جا رہا تھا جبکہ وہ بغیر پلکیں جھپکائے بس دیوانہ وار شاہ دل کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔

"اور ہیلو میڈم کچھ سمجھ آرہی ہے میری بات۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کے سوال پر وہ لڑکی مسکراتے ہوئے بے خودی کے عالم میں سر کو ہاں میں ہلانے لگی۔۔۔۔

"تو پھر بت بنی کیوں کھڑی ہو بچے کو ہو سپیٹل لے کر جاؤ بھی۔۔۔۔"

"جاؤ۔۔۔۔"

شاہ دل کے ایک بار پھر سے چیخنے پر وہ لڑکی حرکت میں آئی اور پاس گرے بچے کو سہارا دے کر اٹھایا اور گاڑی میں بیٹھا دیا۔۔۔۔

"آپ نہیں چلیں گے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟"

وہ لڑکی بیک ڈور بند کرتے ہوئے مڑ کر مسکراتے ہوئے چمکیلی نظروں سے شاہ دل سے بولی۔۔۔۔

"کیا۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل نے حیرانگی سے سوال کیا۔۔۔۔

"آپ بھی تو چلیں نا ہمارے ساتھ پلیز۔۔۔۔"

مسلسل مسکراتے ہوئے اس لڑکی نے پھر سے شاہ دل کو اپنے ساتھ آنے کا کہا تو شاہ دل سنجیدگی اور غصے سے اسے گھورنے لگا۔۔۔۔

"میں کیوں چلو ساتھ ایکسڈنٹ آپ نے کیا ہے تو علاج بھی آپ کروائیں۔۔۔۔"

شاہ دل نے پیشانی پر لاتعداد بل ڈالے دو ٹوک انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

"اچھا اپنا نام تو بتادیں کم از کم۔۔۔۔"

شاہ دل کی یونیفارم کے اوپر نام پڑھتے ہوئے شرارت بھری نظروں کے ساتھ شاہ دل کے غصے کی پرواہ کیے بغیر اس لڑکی نے پھر سے سوال کر دیا جو شاہ دل کو مانو غصے سے پاگل کرنے کا باعث بن رہا تھا کس طرح وہ اسے زچ کر رہی تھی کبھی مسکراتے ہوئے گھور کر تو کبھی نام پڑھ لینے کے بعد بھی انجان بننے کا ڈرامہ کر کے۔۔۔۔۔۔

تبھی وہ خود پر کنٹرول کرتا ایک بہت غصیلی نگاہ اس لڑکی پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر پولیس اسٹیشن کی طرف جانے لگا جبکہ اس کی گاڑی کو کافی دیر تک جاتے ہوئے دیکھنے کے بعد وہ لڑکی اپنی ہی حرکتوں پر قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی اور پھر گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI]

کچھ گھنٹوں بعد دوپہر کے 4 بجے فرمان کو ہلکا سا ہوش آنے لگ گیا تھا جبکہ ابیہا تب سے اس کے پاس ہی بیٹھی تھی فرمان کو ہوش میں آتے دیکھ وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

فرمان نے اپنی آنکھیں مکمل کھول کر دیکھا تو ابیہا کو اپنے قریب بیٹھے دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔۔

"بیہو جان تم یہاں کیسے کہیں میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔۔؟؟؟"

فرمان اٹھتے ہوئے مسکرا کر حیرانگی سے بولا تو ابیہا تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔۔۔۔

"لیٹے رہیں ڈاکٹر نے آپ کو آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔۔۔۔"

ایہا نے فرمان کے کاندھے پر دباؤ ڈال کر اسے پھر سے لیٹا دیا تو فرمان حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"ڈاکٹر کب آئے اور پھر ڈریننگ بھی کر دی میں کیا اتنی دیر سویا رہا۔۔۔۔"

فرمان اپنی سر پر بندھی پٹی کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے ایہا سے سوال کرنے لگا ایہا نے ایک لمبی سانس لی اور شرمندگی سے فرمان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"سوتے ہوئے بہت خون نکل گیا تھا آپ کا اور اسی وجہ سے آپ بے ہوش تھے تب ڈاکٹر صاحب کو بلوایا تھا تو انھوں نے پٹی کر کے آپ کو آرام کرنے کا بولا ہے پلیز اس پر عمل کریں۔۔۔۔"

"کیا اتنا سب کچھ ہو گیا اور مجھے خبر تک نا ہوئی۔۔۔۔"

فرمان ایہا کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا جبکہ ایہا اب شرمندگی کے مارے اس سے نظریں تک نہ ملا پار ہی تھی۔۔۔۔

"آپ کچھ دیر رکیں میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں پھر میڈیسن کھا کر آرام کر لیں آپ۔۔۔۔"

نظریں جھکائے ایہا نے کہا اور کمرے سے باہر نکل کر کچن میں داخل ہو گئی وہاں خانسامہ امجد کے کہنے پر سوپ بنا کر واپس چلا گیا تھا تو ایہا وہی سوپ باؤل میں ڈالے واپس فرمان کے پاس آئی جب فرمان اسے آتا دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگا مگر کمزوری کے مارے پھر سے سر ہانے پر گر گیا۔۔۔۔

ایہا یہ دیکھ کر تیزی سے رکوبول کر آگے بڑھی اور باؤل بیڈ پر رکھ کر فرمان کو سہارا دیے اٹھانے لگی۔۔۔۔ وہیں ایہا کو اپنے قریب دیکھ کر فرمان کو شرارت سُجھی۔۔۔۔

"ایہا دیکھو نا تمہاری وجہ سے مجھے کتنی بری چوٹ لگ گئی۔۔۔۔"

"جانتی ہوں تبھی خدمت کر رہی ہوں آپ کی۔۔۔۔"

ایہا سر ہانے کو اس کی کمر کے پیچھے رکھتے ہوئے مصروف سے اندر ز میں بولی۔۔۔۔

"ہاں یہ تو ہے تو اب تم ایک اور کام کرو اور پکا اس سے میں فوراً بالکل ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔۔۔"

فرمان بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر ایہا کو لودیتی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"اچھا تو کیا ہے وہ بتائیں۔۔۔۔"

ایہا جلدی سے بولتے ہوئے واپس بیڈ پر رکھے باؤل کے پاس جا کر اسے اٹھایا اور جا کر فرمان کو سوپ کا باؤل پکڑا دیا۔۔۔۔

"تمہاری ایک پیاری سی بڑی سی نہیں بڑی نہیں وہ بعد میں لے لوں گا ہاں ایک چھوٹی سی کسسی سے، دیکھو یار پلیزز منع نہیں کرنا میرا دل ٹوٹ جانا ہے۔۔۔۔"

ایہا کے ہاتھ سے باؤل لینے کی بجائے فرمان نے اس کا ہاتھ تھام کر محبت بھری نظروں سے دیکھنے کے ساتھ اسے اپنی خواہش بتائی تو ایہا کرٹ کھا کر اس سے دور ہوئی جس سے باؤل گرتے گرتے فرمان نے پکڑا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔۔

"کتنے گندے ہیں آپ نہیں بلکہ تم آپ کہلانے کے قابل ہی نہیں ہو تم، صرف ایک کام کی ہی صبح شام پڑی رہتی ہے نا تمہیں، اتنی بری چوٹ لگی ہے پھر بھی ایسی حرکتیں کر رہے ہو۔۔۔۔"

"یار دیکھو یہ چوٹ بھی تمہاری وجہ سے لگی ہے مت بھولو اس بات کو، بیہویار اس طرح تمہارا کفارہ بھی ادا ہو جائے گا دے دو نایار۔۔۔۔"

فرمان معصوم سامنہ بناتے ہوئے ایہا کو دیکھنے لگا تو وہ دو قدم اور پیچھے ہوئی۔۔۔۔

"نوںو نوںو، شرم تو آتی ہی نہیں ہے نا تمہیں ایسی بات کرتے۔۔۔۔"

"کیا یار کتنی ظالم ہو تم، اپنے گال پر ہی تو مانگ رہا ہوں پھر بھی تم ایسے کر رہی ہو، دیکھو سوچ لو اگر میں اس میڈیسن سے جو تم مجھے گال پر دوں گی اس سے جلدی ٹھیک ہو جاؤں گا پھر تمہیں میری خدمت بھی نہیں کرنی پڑے گی۔۔۔۔"

فرمان کی بات پر ایہا آنکھیں چھوٹی کر کے نظروں کو ترچھا کیے اسے گھورنے لگی اور ساتھ ساتھ فرمان کی بات پر غور و فکر کرنے لگی۔۔۔۔

"ہاں یہ سہی ہے گال پر ہی تو مانگ رہا ہے دے دیتی ہوں اس طرح کیا پتہ وہ سچ میں ہی ٹھیک ہو جائے اور میرا کفارہ بھی ادا ہو جائے گا، پھر تو میں اس کی طرف دیکھوں گی بھی نہیں چاہے جو بھی ہو اسے، یہ چوٹ بھی تو میری وجہ سے لگی ہے۔۔۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔"

مسلسل فرمان کو دیکھتے ہوئے ایہا نے فیصلہ کیا اور پھر فرمان سے اپنی رضامندی ظاہر کر گئی۔۔۔۔
ایہا کے ہاں بولنے پر فرمان کھل کر مسکرایا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں ساتھ ہی اپنا گال ایہا کے سامنے کر دیا جبکہ فرمان کو ایسا کرتے دیکھ ایہا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے قریب جانے لگی اور آنکھوں کو بند کر کے ہونٹوں کو گول کرنے کے بعد فرمان کے گال کے مزید قریب ہوئی جب اچانک فرمان نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور شرارت سے مسکرا کر اپنا منہ سیدھا کر دیا تو ایہا نے یوں ہی آنکھیں بند کیے فرمان کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ کر دیے۔۔۔۔

اور بس ایہا کا لمس پاتے ہی فرمان نے ایک ہاتھ اس کی گردن میں ڈالا اور ایہا کا منہ اپنے مزید قریب کرتے ہوئے دیوانہ وار اس کے ہونٹوں سے خود کو سیراب کرنے لگا فرمان کے یوں کرنے پر ایہا نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں تو وہ فرمان کو اپنے ساتھ کسک کرتے دیکھ اس کے سینے پر دباؤ ڈال کر اپنی پوری قوت لگانے کے بعد فرمان کو خود سے الگ کرنے میں کامیاب ہوئی اور پھر ہانپتے ہوئے وہ حیرانگی سے فرمان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"اوہ تھینک یو تھینک یو سوچج مائے لو بیہو، میں نے تم سے ٹانی مانگی اور تم نے تو یار مجھے چاکلیٹ ہی دے دی تم بہت پیاری ہو بیہو تبھی تو جان ہو میری۔۔۔۔"

فرمان ہنستے ہوئے ایہا سے بولا تو ایہا کو تو مانو آگ ہی لگ گئی۔۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ بکو اس بند کرو اپنی، یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے تم نے گھٹیا انسان۔۔۔۔"

"میں نے کیا کیا بیہو جان تم نے ہی تو کسک کیا مجھے تو میں معصوم تھوڑا جزباتی ہو گیا بس۔۔۔۔"

ایہا غصے سے فرمان پر برسی تب فرمان نے معصومیت سے اسے جواب دیا۔۔۔۔

"تم ہو ہی دنیا کے گھٹیا ترین انسان۔۔۔۔"

ایہا اپنے ہونٹوں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑتی پیر پٹختی کمرے سے باہر نکل گئی جب اسے اپنے پیچھے سے فرمان کا قہقہہ سنائی دیا۔۔۔۔

فرمان کے قہقہے پر ایہا کو مزید تیش آنے لگا تبھی وہ زور زور سے زمین پر پاؤں مارتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

وہ اپنے غصے کو کم کرنے کی سعی میں مسلسل کمرے میں چلتے ہوئے دل ہی دل میں فرمان کو برا بھلا کہے جائے جب ٹھیک آدھے گھنٹے بعد فرمان نے پھر سے اسے آواز دی۔۔۔۔

فرمان کی پہلی پکار پر ایہا نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچے ہوئے اسے انکور کیا جبکہ اگلے تین چار بار بلانے پر ایہا کو جانا ہی پڑا اب چوٹ جو اس کی وجہ سے لگی تھی فرمان کو تو کفارہ بھی تو اسے ہی ادا کرنا تھا۔۔۔۔

"بیہو جان آ جاؤ نا۔۔۔۔"

"کیا مسئلہ ہے کیوں گلا پھاڑے جارہے ہو۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا دروازے کو غصے سے کھولتی ہوئی وہیں دروازے میں کھڑی انتہائی بد تمیزی سے فرمان سے مخاطب ہوئی وہیں فرمان کے چہرے پر موجود مسکراہٹ ایہا کے غصہ کرنے پر مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔

"جان پلیز مجھے باہر لے جاؤ یہاں میں بہت بور ہو رہا ہوں۔۔۔۔"

فرمان نے ایہا کے غصے کو نظر انداز کرتے ہوئے مسکرا کر اسے کہا جس پر ایہا کے پیشانی پر موجود بلوں میں اضافہ ہوا۔۔۔۔

"خود آ جاؤ۔۔۔۔"

ایہا کہہ کر واپسی کے لیے مڑی تو پھر سے اسے فرمان کی آواز نے روکا۔۔۔۔

"کیسے آ جاؤں بیہو بے بی مجھ سے تو کھڑا تک نہیں ہوا جا رہا چکر اجاتا ہوں تو مجھے تمہارے سہارے کی ضرورت ہے نا۔۔۔۔"

فرمان نے تو مانو معصومیت کی ساری حدیں ہی عبور کر دیں۔۔۔۔

"میرا سہارا ہی کیوں سہارا تو کوئی بھی دے سکتا ہے وہ باہر موجود شخص تمہارا وفادار اسے بلا کر لاتی ہوں تاکہ تمہاری بوری ت ختم کر دے۔۔۔۔"

ایہا نے طنز کیا اور پھر سے جانے لگی جب اسے اپنے پیچھے سے فرمان کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

"نہیں امجد کو مت بلاؤ مجھے نہیں چاہیے اس کا سہارا، اس میں سے بدبو آتی ہے بیہو اور میرے سر میں پہلے ہی بہت درد ہے، پلیز ز ز میری جان تم کیا میرے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتی ہاں بیہو۔۔۔؟؟؟
فرمان کی معصومیت پر ایہا کو بھی تھوڑا ترس آگیا۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے لیکن تم مجھ سے بات نہیں کرو گے اور گندی نیت سے تو چھونے کا سوچنے بھی مت اور اگر ایسا کچھ کیا نا تو اب کی بار میں نے خود تمہارا سر پھاڑ دینا ہے۔۔۔"

شہادت کی انگلی اٹھائے ایہا نے فرمان کو دھمکی دی تو ہنستے ہوئے فرمان نے بھی سر اثبات میں ہلادیا پھر ایہا آہستہ آہستہ چلتی بیڈ تک آئی اور ایک نظر سوپ کے خالی باؤل کو دیکھ کر کچھ ریلکس ہوتی سہارا دیے فرمان کو اٹھانے لگی جب اچانک فرمان نے جان بوجھ کر اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرالیا اور اس کی گردن پر جھکا بالوں کی خوشبو کو سونگھنے لگا۔۔۔

فرمان کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہوتے ہی ایہا اس کے سینے پر دباؤ ڈالے اٹھی اور پھر اسے گھورنے لگی۔۔۔

"اگر دوبارہ ایسی گندی اور چھچھوری حرکت کی تو میں کبھی زندگی میں تم پر یا تمہاری بات پر بھروسہ نہیں کروں گی اور بات ماننے کا تو سوچوں گی بھی نہیں۔۔۔"

"اوکے اوکے فائن سوری بیہو چل یار۔۔۔"

ایہا کے غصہ ہونے پر فرمان نے مسکراتے ہوتے اسے ریلکس کرنے کی کوشش کی، ایہا نے منہ بناتے ایک بار پھر سے فرمان کو کاندھوں سے تھامے اٹھایا اور سہارا دیے باہر لان میں لے آئی۔۔۔

شام اب رات میں ڈھلنے کی تیاریوں میں تھی اور کچھ موسم بھی آج خراب تھا جس وجہ سے ٹائم سے پہلے اندھیرا پھیلنے لگا تھا فرمان کو وہیں چھوڑا ایہا واپس گھر میں گھسنے لگی جب فرمان نے لپک کر اس کا ہاتھ تھام اسے وہیں بیٹھنے کا بولا۔۔۔

"پلیز ایہا یار کچھ دیر یہیں پر بیٹھ جاؤ میرے پاس۔۔۔"

"مجھے کام ہے اتنی فارغ نہیں ہوں میں۔۔۔"

ایہا اپنے ہاتھ کو تھامے فرمان کے ہاتھ کو گھورتی ہوئی بولی اور ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوانے ہوئے واپس جانے لگی۔۔۔۔

"کام سے فری ہو کر آجانا یا ر میں انتظار کروں گا تمہارا۔۔۔۔"

"سوچوں گی۔۔۔۔"

ایک بار پھر سے فرمان کے کہنے پر ایہا نے زور سے اپنی آنکھیں بند کر کے بیزاریت سے اسے جواب دیا اور گھر میں داخل ہو گئی۔۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھی کیچن میں جا کر اپنے لیے کچھ کھانے کو بنانے لگی کل سے وہ بھوک تھی اور اب تو بھوک سے جان جا رہی تھی اس کی۔۔۔۔

جیسے تیسے اس نے اپنے لیے چائے بنائی اور ساتھ خانسامہ کے بنائے دال چاول لیے وہیں کرسی پر بیٹھ کر کھانے لگی۔۔۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر اسے اپنی چوٹ کا خیال آیا کیونکہ یہ فراک بیک سے اس کے زخم پر چھ رہا تھا تو وہ تیزی سے اپنے کمرے میں گئی اور شاپنگ بیگز کھول کر ان میں سے کوئی ایزی سے ڈھیلے ڈھالے کپڑے ڈھونڈنے لگی تو اسے پیٹالہ شلوار کے ساتھ گھٹنوں سے اوپر تک آتی ایک شرٹ نما قمیض ملی جسے دیکھ کر ایہا کو بہت سکون ملا تو وہ ان کپڑوں کو اٹھائے باتھ روم میں داخل ہو گئی۔۔۔۔

ٹھیک کچھ دیر بعد ان کپڑوں میں موجود وہ کمرے میں داخل ہو کر اپنے صبح سے جوڑے کی شکل میں بندھے بالوں کو کھول کر ڈریسنگ ٹیبل کے قریب جا کے ہیر برش اٹھائے کنگھی کرنے لگی۔۔۔۔

ان سارے کاموں کے دوران اسے وقت گزرنے کا اندازہ ہی نہیں ہوا کہ مغرب ہونے والی ہے اور نا ہی گھر میں موجود اسے یہ پتہ چلا کہ باہر کا موسم کس قدر خراب ہو چکا ہے یہاں تک کہ بارش بھی شروع ہو گئی ہے ہوش تو اسے تک آیا جب اسے بادل گرجنے کی آواز سنائی دی تو سیدھا اس کا دھیان فرمان کی طرف گیا۔۔۔۔

ایہا نے خود کو کوسے ہوئے ہیر برش ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخا اور پھر تقریباً بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

وہیں دوسری طرف فرمان ایہا کے جانے کے بعد 1 گھنٹے تک اس کا انتظار کرتا رہا ساتھ ہی وہ اپنے اور ایہا کے فیوچر کی پلینگ کرتا دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا جب اچانک تیز ہوائیں چلنے لگی ساتھ ہی بجلی بھی چمکنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔

فرمان کو ہمیشہ ایسا موسم بہت برا لگتا تھا اور بارش سے تو شدید چڑھتی تھی اسے تبھی اس نے ایہا کو آواز دی کہ وہ آکر فرمان کو سہارا دیے واپس اندر لے جائے لیکن ایہا اس کی پکار پر نا آئی تب تک بارش برستی شروع ہو گئی تھی جس سے چڑتے ہوئے فرمان نے دو تین بار ایہا کو مزید اونچی آواز میں بلایا مگر پھر بھی جب وہ نا آئی تو فرمان جو تیز بارش میں کافی حد تک بھیگ چکا تھا خود آٹھ کر اندر جانے لگا۔۔۔۔

امجد کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا اور نہ وہ فرمان کے اس طرح ایہا کو بلانے پر اس کے پاس آجاتا اور اسے اندر لے جاتا جیسے تیسے بامشکل آہستہ آہستہ فرمان ٹھنڈ سے کانپتے ہوئے گھر میں داخل ہوا تو اسے ایہا اپنے کمرے سے باہر نکلتی دیکھائی دی۔۔۔

"اومائے گاڈ تم تو مکمل بھیگ گئے ہو۔۔۔۔"

ایہا تیزی سے فرمان کی طرف بڑھتے ہوئے بولی تو فرمان اسے شکوہ بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"باہر بہت تیزی بارش ہو رہی ہے تمہیں بلایا تھا میں نے بہت آوازیں دیں لیکن تم کسی ایک پر بھی نا آئی۔۔۔"

فرمان کی بات پر ایہا کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔۔

"سوری وہ میرا دھیان نہیں گیا اور نہ ایسے کبھی ناکرتی، اف اللہ تم کانپ رہے ہو مکمل پلیرز زچلو جلدی روم میں تمہاری ڈریسنگ بھی کر دوں۔۔۔۔"

ایہا فرمان کو ایک نظر دیکھتی تیزی سے اس کی بازو پکڑ کر اسے کمرے میں لیجانے لگی مگر فرمان کا چہرہ بے تاثر تھا۔۔۔۔

کمرے میں لانے کے بعد فرمان کو بیڈ پر بیٹھا کر ایہا فوراً فرسٹ ایڈ باکس لائی اور فرمان کی ڈریسنگ کرنے لگی پھر اس نے واپس فرسٹ ایڈ باکس اس کی جگہ پر رکھا اور پلٹ کر فرمان کے پاس آئی۔۔۔۔

"تمہارے کپڑے بھی پورے بھیگ گئے ہیں جا کر چینج کر لو ورنہ طبیعت مزید خراب ہو جائے گی۔۔۔۔"

فرمان کے قریب آ کر اسے دیکھتے ہوئے ایہا نے کہا تو بدلے میں فرمان بھی اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

"میں کیسے جا کر بدلوں تم پلیز واڈروب سے میرے کپڑے لا دو اور یہ شرٹ چینج کروادو باقی میں خود کر لوں گا۔۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔"

فرمان کے بولنے پر ایہا اسے دیکھتے ہوئے کچھ دیر سوچنے لگی اور پھر گلٹ میں مبتلا ہو کر اس نے حامی بھری یہ دیکھے بغیر کہ اس وقت فرمان کی آنکھوں میں کتنی چمک ہے اور چہرے پر عجیب سی پراسرار مسکراہٹ۔۔۔۔

اگلے ہی پل نظریں جھکائے ایہا نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ فرمان کی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کیے اور پھر جب اس کے تمام بٹن کھل گئے تو ایہا نے انتہائی احتیاط کے ساتھ فرمان کی شرٹ اس کے بدن سے جدا کی اور بس ابھی ایہا نے وہ شرٹ ہاتھ میں ہی پکڑی ہوئی تھی جب فرمان نے ایک جھٹکے کے ساتھ ایہا کو بیڈ پر گرایا اور خود تیزی سے اس کے اوپر جھک کر اس کے کھلے ہوئے بالوں کی خوشبو سونگھنے لگا کیونکہ دماغ میں اچانک فرمان کا خیال آنے پر ایہا بالوں کو باندھے بغیر ہی جلدی سے کمرے سے نکل آئی تھی یہاں تک کہ اس نے گلے میں دوپٹہ تک نہیں لیا ہوا تھا۔۔۔۔

"ی۔۔۔۔ یہ یہ کیا کر رہے ہو تم چھوڑو م۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔"

ایہا اس اچانک حملے پر حواس باختہ سی اکھڑی ہوئی سانسوں کے درمیان فرمان کی شرٹ کو مٹھی سے آزاد کرتی زمین پر گراتے ہوئے اس سے گویا ہوئی تو فرمان اپنا سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

بیہو جان تمہیں اتنا بھی نہیں پتہ کہ کیا کر رہا ہوں میں، یا اسے محبت کرنا کہتے ہیں جو تمہارا شوہر ہونے کے ناطے میرا فرض اور حق دونوں ہیں اسے استعمال ہی کر رہا ہوں میں۔۔۔۔

فرمان کی اس حرکت پر ایہا کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ تیزی سے اپنی ٹانگوں کو حرکت دیتے ہوئے فرمان کو خود سے دور کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہو گئی جسے فرمان نے ایہا کی ٹانگوں کے ارد گرد اپنے گھٹنوں کو رکھتے ہوئے اس کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا ساتھ ہی وہ اب مکمل ایہا کے وجود پر قابض ہو گیا۔۔۔

ایہا کی آہ و پکار کے لیے ہل رہے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے فرمان نے اپنے انگوٹھے سے انھیں سہلایا اور پھر ایک ہاتھ اس کی گال پر رکھ کر ایہا کے نرم و نازک ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا ساتھ ہی وہ اپنے دوسرے ہاتھ سے ایہا کی قمیض کو اوپر کرتے اس کے پیٹ کو چھوتے ہوئے اوپر کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔ اور بس فرمان کی یہ حرکت ایہا کے لیے ناقابل برداشت ثابت ہوئی تبھی اس نے اپنے پورے وجود کا زور لگاتے فرمان کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں سے دباؤ ڈالتے اسے خود سے پیچھے کیا اور جیسے ہی فرمان کچھ سیکنڈز کے لیے اس سے الگ ہوا ویسے ہی ایہا نے بیڈ سے اٹھ کر فرمان کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا۔۔۔

"تم آخر سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں بولو، کہا تھا نا تم سے کہ دور رہنا مجھ سے لیکن نہیں انتہائی نفس کے کمزور انسان ثابت ہوئے ہو تم، جو اس قدر گر گئے کہ میری مرضی کے خلاف زبردستی کرنے پر اتر آئے۔۔۔"

ایہا نے رونے کے ساتھ چیختے ہوئے فرمان سے کہا تو وہ بھی فوراً بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"یار بیہویہ زبردستی نہیں ہے شوہر ہوں میں تمہارا حق ہے یہ میرا جو میں استعمال کر رہا ہوں بس۔۔۔"

"شوہر ہاں شوہر ریلی مسٹر وہ بھی اپنی بیوی کی مرضی کے بغیر اس کے وجود کو نہیں نوچتے اور کس شوہر کی بات کر رہے ہو تم، مت بھولو مسٹر فرمان یہ شادی زبردستی کی ہے جو تم نے مجھے دھمکیاں دے کر انجام پائی اور بہت جلد یہ مجبوری کا تعلق بھی میرے طلاق لینے سے ختم ہو جائے گا، اگر دوبارہ تم نے مجھے چھونے کا سوچا بھی نا تو کبھی زندگی میں میری شکل تک نہیں دیکھ پاؤ گے یاد رکھنا اور میں یہ کوئی دھمکی نہیں دے رہی۔۔۔"

ایہا غصے سے روتے ہوئے بولنے کے بعد بھاگ کر وہاں سے چلی گئی اور خود کو کمرے میں بند کر لیا جبکہ اس کے جاتے ہی فرمان کے دماغ میں ایہا کی تمام باتیں گردش کرنے لگیں۔۔۔۔

فرمان کو اس وقت خود پر شدید غصہ آیا ساتھ ہی اسے ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا وہ صرف ایہا سے خود کو انور کرنے کا بدلہ لینے کے لیے کیا کرنے جا رہا تھا اتنا کیسے گر گیا وہ یہ سوچتے ہی فرمان نے زور سے اپنے منہ پر تھپڑ مارا۔۔۔۔

"کتنا گھٹیا ہوں میں کر دیا نامیری جان بیہو کو ناراض اب کیا ہو گا وہ تو اور بھی زیادہ نفرت کرنے لگی ہے مجھ سے۔۔۔۔"

خود کو کوستے ہوئے فرمان اپنے کمرے سے نکل کر ایہا کے کمرے کی طرف گیا تو اسے اندر سے ایہا کے اونچی آواز میں رونے کی آواز سنائی دی جس سے اسے اور تکلیف ہونے لگی۔۔۔۔

"سوری بیہو یار معاف کر دو پلیز زرز آئی پرومیس میں ایسے دوبارہ کبھی نہیں کروں گا، اب میں پہلے تمہارا دل جیتوں گا وہاں اپنا ایک مقام بناؤں گا تمہیں مجبور کروں گا خود سے محبت کرنے پر اور پھر بعد میں تمہیں اپنا بناؤں گا۔۔۔۔"

فرمان دل ہی دل میں خود سے عہد کر تا سست روی سے چلتا اپنے کمرے میں جا کر بغیر کپڑے بدلے گر سا گیا جب اچانک اس کی نظر اپنی بازو پر بندھی پٹی پر گئی جو ایہا کے خود کو آزاد کروانے کے چکر میں خون آلودہ سی ہو گئی تھی کل سے اس نے دوبارہ اسے تبدیل بھی نہیں کیا تھا۔۔۔۔

ابھی فلحال اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ یہ ڈرینگ کر سکتا وجود سے زیادہ دماغ طور پر تھک گیا تھا وہ تبھی اگلے ہی پل وہ گہری نیند سو گیا۔۔۔۔

"مہوش مہوش یار تمہیں پتہ ہے کہ آج مجھے عشق ہو گیا ہے۔۔۔۔"

شام کے وقت سارہ نے روڈ پر اپنی بیسٹ فرینڈ مہوش کے ساتھ سست روی سے چلتے ہوئے مسکرا کر اس سے اپنی صبح کی بات کا آغاز کیا جب اس کی ملاقات شاہ دل سے ہوئی تھی۔۔۔۔

"اچھا جی تو کس سے ہو گیا تمہیں عشق۔۔۔۔؟؟؟"

مہوش ببل چباتے ہوئے زمین کو دیکھتی ہوئی بالکل نارمل سے لہجے میں بولی کیوں کہ بقول اس کے یہ بھی سارہ کا کوئی مزاق تھا۔۔۔۔

"ایک ڈیشنگ پولیس والے سے، یار اس کی پرسنالٹی اتنی جان لیوا ہے اتنے خوبصورت ہیں وہ کہ اگر صبح شام بھی انہیں دیکھتے رہو تب بھی دل نا بھرے ریلی یار بہت بہت ہینڈ سم ہیں انسپکٹر شاہ دل۔۔۔۔"

"مطلب کہ سچ بول رہی ہو تم، مجھے لگا کہ یہ بھی کوئی مزاق ہے تمہارا خیر اتنا سیریس نہ ہو تم کیا پتہ وہ مسٹر ہینڈ سم میرڈ ہوں۔۔۔۔"

ساہ جو ایک بار پھر سے شاہ دل کو سوچتے ہوئے خیالوں میں کھو چکی تھی اچانک اس کے شادی شدہ ہونے کی بات پر دہل اٹھی۔۔۔۔

"اللہ نا کریں کیسی باتیں کر رہی ہو غلط ہی بولنا تم ہمیشہ، اللہ ایسا کبھی نہیں کریں گے انشا اللہ وہ صرف میرے ہیں، میرے لیے بنیں ہیں اور میرے ہی ہوں گے تبھی تو مجھے وہ دیکھائی دیے اور مجھے ان سے محبت ہو گئی۔۔۔۔"

سارہ ایک جذب کے عالم میں آنکھیں موندے بات کر رہی تھی جب پھر سے اسے مہوش کی آواز نے ہوش دلایا۔۔۔۔

"اکیلے نام پتہ ہونے سے وہ تمہیں کیسے مل جائیں گے کوئی ایڈریس معلوم ہے تمہیں کس پولیس اسٹیشن میں وہ جاب کر رہے ہیں کچھ بھی نہیں پتہ تمہیں پھر کیسے ملیں گے وہ۔۔۔۔"

مہوش نے طنز کیا تو سارہ نے اسے گھورا۔۔۔۔

"ہاں مجھے ان کے نام کے علاوہ کسی بات کا علم نہیں لیکن تم دیکھنا اگر انہیں سچ میں صرف میرے لیے بنایا ہے اللہ نے تو ان سے دوبارہ ملوانے کا وسیلہ بھی وہیں بنائیں گے۔۔۔۔"

سارہ نے ایک دفعہ پھر گہری سوچ میں مبتلا ہو کر مہوش سے کہا تو مہوش کا منہ اور سو جھ گیا وہ ہمیشہ سے سارہ سے جلتی تھی وجہ سارہ کی بے پناہ خوبصورتی تھی تبھی اب بھی اس کی باتوں سے وہ جل بھن گئی تھی جس کا اظہار بھی اس نے فوراً کر دیا۔۔۔۔

"ہاں ہاں دیکھیں گے کیسے ملتے ہیں وہ انسپکٹر تمہیں۔۔۔۔"

نفرت اور جلن مہوش کے لہجے سے صاف چھلک رہی تھی۔۔۔۔

"یار تمہارا مسئلہ کیا ہے تم اتنا جیلس کیوں ہو رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟

سارہ نے مہوش کو جتنا ضروری سمجھا۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے کہ مہوش کچھ اور جلن نکالتی جب اچانک سارہ جو سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر اپنی کمر

پر ہاتھ رکے مہوش سے جواب طلب کر رہی تھی اس کے ہاتھ سے پیچھے سے ایک لڑکے نے پرس چھینا

اور سیدھا بھاگ نکلا۔۔۔۔

پہلے تو کچھ دیر سارہ کو سمجھ ہی نہ آئی کہ ہوا کیا تھا پھر اپنے سامنے سے بھاگ رہے چور کے ہاتھ میں اپنا

پرس دیکھ وہ زور سے چیختی۔۔۔۔

"چور چور میرا پرس ارے کوئی پکڑو اسے۔۔۔۔"

سارہ صدمے سے چیختی رہ گئی جبکہ وہ چور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔۔

"اللہ جی اب میں کیا کروں وہ تو چلا گیا اااا شٹ، ہاں ہاں چلو مہوش میرے ساتھ ہم ابھی پولیس اسٹیشن

جارھے ہیں یار مجھے میرا پرس واپس چاہیے یو ڈونٹ نو کہ جان بستی ہے میری اس میں۔۔۔۔"

سارہ کی بات پر مہوش نے فوراً انکار کر دیا۔۔۔۔

"بھی میں تو کہیں نہیں جا رہی اور پولیس اسٹیشن تو بالکل نہیں ماما سے بہت ڈانٹ پڑے گی لیٹ گھر آنے

پر۔۔۔۔"

"تو بہ کتنی ظالم دوست ہو تم مجھے اکیلی چھوڑ کر گھر جانے کی پڑی ہے تمہیں اور ویسے بھی تم اتنی فرما بردار

کب سے ہو گئی آنٹی کی۔۔۔۔"

سارہ نے مہوش کو اس کی حقیقت بتائی تو وہ غصے سے بھڑک اٹھی۔۔۔۔

"تم جو بھی کہو میں نے کہا نہیں جانا مطلب نہیں جانا اور تمہیں اگر اتنا ہی خوف آ رہا ہے اکیلے جانے پر تو

تم بھی مت جاؤ۔۔۔۔"

مہوش نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ گھر اور دوبارہ مجھ سے بات مت کرنا۔۔۔۔"

سارہ غصے سے کہ کر مہوش کو وہیں چھوڑ کے پولیس اسٹیشن کی طرف پیدل ہی چل پڑی کیونکہ وہ یہاں سے قریب ہی تھا۔۔۔۔

[PDI] [LRI] ▪ [PDI] [LRI] ▪ [PDI] [LRI] ▪ [PDI] [LRI] ▪ [PDI] [LRI] ▪ [PDI] [LRI] ▪ [PDI]

اگلے آدھے گھنٹے بعد سارہ ایک لمبی سانس لینے کے بعد پولیس اسٹیشن میں داخل ہوئی تو اسے اپنے سامنے ایک کافی صحت مند حوالدار نظر آیا تو وہ تیزی سے اس کی طرف چل پڑی۔۔۔۔

"ایکسوزمی سر مجھے ایک رپورٹ درج کروانی ہے ابھی کچھ دیر پہلے کوئی انتہائی بد تمیز جاہل لڑکا میرا پرس چھین کا بھاگ گیا ہے مجھے وہ واپس چاہیے پلیزز۔۔۔۔"

سارہ چہرے پر پریشانی کے تاثرات سجائے سنجیدگی سے بولی تو بدلے میں وہ حوالدار چلتا ہوا جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا پھر سارہ کو بھی وہیں جانا پڑا۔۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے میڈم جی رپورٹ تو ہم لکھ لیں گے پہلے آپ یہ بتائیں کہ وہ کس رنگ کا تھا۔۔۔۔؟؟؟"

"کالے رنگ کا پتلا سا چھوٹا سا قد اور شکل سے ہی ان پڑھ بد تمیز محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔"

سارہ سوال پر غور کیے بغیر اس چور کا حلیہ بتانے لگی۔۔۔۔

"ارے میڈم جی میں پوچھ رہا ہوں کہ پرس کس رنگ کا تھا۔۔۔۔؟؟؟"

"اچھا وہ ایسے بولیں نا آپ جی تو میرا پرس کالے رنگ کا تھا جس میں سفید لائینز تھی اور اس کے سٹپس سرخ رنگ کے تھے۔۔۔۔"

سارہ نے زمین کو دیکھ کر سوچتے ہوئے اپنے پرس کے متعلق بتایا تو وہ حوالدار جو رپورٹ لکھنے والا تھا پین واپس ٹیبل پر رکھ کر حیرانگی سے سارہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"ارے واہ میڈم جی آپ کا پرس تو بڑا خوبصورت تھا ویسے اتنے رنگوں والا پرس ملتا کہاں سے

ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"دکانوں سے سررررر۔۔۔۔"

"اب اگر آپ کے سوال جواب ختم ہو گئے ہوں تو مجھے یہ بتائیں کہ آپ میری رپورٹ لکھ رہے ہیں یا نہیں۔۔۔؟؟؟"

حولد ار کے زچ کرنے پر سارہ غصے سے چیخی تب شاہ دل کسی لڑکی کے چیخنے کی آواز پر اپنے آفس سے باہر نکل آیا۔۔۔

"یہ کیا شور مچا رکھا ہے داؤد۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل نے پیشانی پر بل ڈالے حولد ار سے سوال کیا تو سارہ ایک پرکشش آواز پر پلٹے بغیر نہ رہ سکی مگر جیسے ہی اس کی نظر اپنے سامنے یونیفارم میں ملبوس شاہ دل پر پڑی ویسے ہی وہ اپنا دایاں ہاتھ دل پر رکھ کر پاگلوں کی طرح مسکرانے لگی۔۔۔

"آپ یہاں۔۔۔؟؟؟"

"جی ہاں میں اپنے پولیس اسٹیشن میں، مگر آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کا مسئلہ کیا ہے کیوں سارے پولیس اسٹیشن کو سر پر اٹھا رہی ہے۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل ایک آئی برو اٹھا کر سنجیدگی سے دو قدم سارہ کی طرف بڑھتے ہوئے اس سے وجہ پوچھنے لگا تو وہ جو دیوانہ وار شاہ دل کو دیکھے مسکرا رہی تھی واپس ہوش میں آئی۔۔۔

"وہ وہ میں ہاں سر دیکھیں نامیرا پرس چوری ہو گیا ہے اور آپ کے کانسٹیبل میری رپورٹ درج نہیں کر رہے۔۔۔"

"کیا بات ہے داؤد کیوں رپورٹ درج نہیں کر رہے تم۔۔۔؟؟؟"

سارہ کی شکایت پر شاہ دل نے حوالدار سے وجہ پوچھی تو وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"سرجی اب ہم کیا ان میڈم کا پرس ڈھونڈتے پھیریں یہی کام رہ گیا ہے ہمیں اور ویسے بھی کون سے ہیرے موتی لٹک رہے ہیں ان کے پرس کے ساتھ جو ہم پر ان کا پرس ڈھونڈنا واجب ہے۔۔۔"

"میرے لیے بہت قیمتی ہے وہ۔۔۔"

سارہ کا چہرہ لمحوں میں تبدیل ہوا تھا۔۔۔

"کیوں ایسا کیا تھا اس میں۔۔۔؟؟؟"

"میری ماما ہیں اس میں۔۔۔"

"کیا کیا کیسے مطلب وہ کیسے رہ سکتی ہیں اس چھوٹے سے پرس میں۔۔۔"

مکمل آنکھیں کھولے حیرانگی کے ساتھ حوالدار نے سارہ کو دیکھتے سوال کیا۔۔۔

"ارے نہیں میرا مطلب ہے کہ میری ماما کی تصویر ہے اس میں۔۔۔"

گہری سوچ سے واپس نکلتے ہوئے سارہ نے اس غلط فہمی کو دور کیا جو حوالدار کو ہو گئی تھی۔۔۔

"ارے میڈم جی تو اس میں کیا ٹینشن کی بات ہے آپ کی امی نئی تصویر بنوالیں۔۔۔"

اپنی طرف سے حوالدار نے سارہ کو بہت عمدہ مشورہ دیا مگر سارہ کا چہرہ مزید اتر گیا۔۔۔

"نہیں کر سکتیں کیونکہ میری ماما اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔۔"

"اوہ سوری میڈم جی۔۔۔"

"داؤد تم کیا خاموش نہیں ہو سکتے۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل جو کب سے سارہ اور حوالدار کی گفتگو خاموشی سے سن رہا تھا اچانک بولا تو سارہ نے بے تاثر نظروں کے ساتھ اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"آپ اس وقت گھر جائیں رات ہو رہی ہے، بہت جلد آپ کا پرس مل جائے گا آپ کو۔۔۔"

شاہ دل نے سارہ کو دیکھتے ہوئے اس کی تسلی کروائی تو وہ ایک لمبی سانس خارج کرتی خود کو ریلیکس کرنے لگی۔۔۔

"جی بہت شکریہ مگر نمبر تو لکھ لیں آپ میرا تاکہ اطلاع کر سکیں۔۔۔"

"داؤد لکھ لو ان کا نمبر۔۔۔"

"آپ لکھ لیں نامیرا نمبر سیو کر لیں اپنے موبائل میں۔۔۔"

سارہ ایک بار پھر اپنی ٹون میں واپس آچکی تھی۔۔۔

"ایکسوزمی مس میں کیوں نمبر لوں گا آپ کا اور یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ کہ اپنے موبائل میں۔۔۔۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے مت لیں میرا نمبر بٹ آپ اپنا نمبر تو دے سکتے ہیں نا وہ وہ مجھے ضرورت پر سکتی ہے تو اس لیے۔۔۔۔"

بات کو سنبھالنے ہوئے سارہ نے پھر سے کہا مگر شاہ دل اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے لکھیں آپ نمبر۔۔۔۔"

شاہ دل سارہ کو مسلسل دیکھتے ہوئے گویا ہوا تو سارہ نے خوشی سے لپک کر داؤد کے ہاتھ سے پین چھینا اور اپنے ہاتھ پر لکھنے لگی۔۔۔۔

15 "پر کال کر لیں آپ کو جب بھی مدد کی ضرورت ہو۔۔۔۔"

شاہ دل کے سنجیدگی سے نمبر بتانے پر فوراً سارہ کی سائل غائب ہو گئی وہ لگا تار شاہ دل کو منہ سجھائے دیکھے جا رہی تھی جب شاہ دل ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈال کر واپس اپنے آفس میں چلا گیا تو سارہ کے بھی یہاں رکنے کی وجہ نہ رہی تبھی وہ بھی ایک نظر شاہ دل کے آفس پر ڈال کر پولیس اسٹیشن سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
[PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪

فرمان صبح سویرے 6 بجے اٹھا تو کچھ دیر تک یوں ہی بیڈ پر لیٹا رات کے متعلق سوچنے لگا اسے ایک ایک بات کے ساتھ ایہا کے آنسو سب یاد آ گئے اور ساتھ ہی خود سے کیے گئے وعدے کا سوچ کر وہ جھٹ سے اٹھا اور زمین پر پڑی اپنی شرٹ اٹھا کر پہننے کے بعد فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر اپنی کلائی پر ڈرینگ کرنے لگا جو بہت اچھی ناسہی مگر گزارے لائق ہو گئی۔۔۔۔

ایک ہاتھ اپنے بالوں میں پھرتے ہوئے فرمان کمرے سے باہر نکلا اور ایہا کے کمرے کا بند دروازہ دیکھتے ہوئے سیدھا کیچن میں گھس گیا۔۔۔۔

یوٹیوب اوپن کر کے وہاں سے ریسیپی دیکھ کر فرمان نے اپنی محبت ایہا کے لیے بہت مشکل سے ناشتہ بنایا تب تک ایہا بھی اٹھ کر باہر لاؤنج میں آ کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی وہ ابھی بھی کل رات والے کپڑوں میں موجود تھی۔۔۔۔

فرمان نے جب باہر لاونچ میں چلنے کی آواز سنی تو وہ مسکراتے ہوئے اپنے بنائے گئے ناشتے کو ٹرے میں رکھ کر تیزی سے کچین سے باہر آیا۔۔۔

"اٹھ گئی میری جان بیہودہ دیکھو نایار میں نے خود اپنے ان ہاتھوں سے تمہارے لیے ناشتہ بنایا ہے یار چیک کر کے بتاؤ نا کہ کیسا بنا ہے۔۔۔"

فرمان آملیٹ کو توڑ کر ایہا کے منہ کی طرف لاتا ہوا بولا جب ایہا نے نفرت کے ساتھ زور سے اس کے ہاتھ کو پیچھے کیا جس کے نتیجے میں آملیٹ بھی زمین پر گر گیا۔۔۔

"کس قدر بے غیرت قسم کے انسان ہو تم ایک بات سمجھ نہیں آتی تمہیں کہ دور رہا کرو مجھ سے کچھ تو اپنی سیلف ریسپیکٹ کو عزیز رکھو، مگر نہیں انتہائی بے شرم ہو تم۔۔۔"

"کیا کروں یار محبت میں انسان کی اپنی سیلف تک نہیں رہتی تو اس کی ریسپیکٹ کیا کرو میں، وہ کیا ہے نامیری جان کہ محبت انسان کو بے شرم اور بے غیرت دونوں بنا دیتی ہے اسے اپنے محبوب کی کوئی بات کوئی حرکت بری لگ ہی نہیں سکتی پھر لوگ کہتے ہیں بے شرم ہو گئے ہو۔۔۔"

ایہا کی نفرت کا جواب فرمان نے اپنی محبت بھری مسکراہٹ کے ساتھ دیا مگر ایہا اس کے اس جواب پر اور بھی زیادہ چڑ گئی۔۔۔

"تم جیسے گھٹیا انسان سے بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔"

ایہا فرمان کی نظروں میں موجود دھک رہے جزیبوں سے خوفزدہ ہوتے ہوئے غصے سے بولی اور پھر فرمان سے کچھ دور ہونے لگی کیونکہ فرمان اس کے پاؤں کے قریب زمین پر بیٹھا مزید نزدیک ہو رہا تھا۔۔۔

"کہانا دور رہو مجھ سے۔۔۔"

فرمان کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتی ہوئی ایہا اپنی طرف سے مضبوط لہجے میں بولی مگر ڈر اس کے ہر انداز سے چھلک رہا تھا۔۔۔

"بیہویار اب تو میں کچھ بھی نہیں کر رہا صرف ناشتہ بنایا ہے تمہارے لیے یار چیک تو کر لو کم از کم۔۔۔"

"اس ناشتے سے اچھا میں زہر کھانا پسند کروں گی۔۔۔"

ایہا کی نفرت اور غصہ بھی فرمان پر اثر انداز نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

"اللہ اتنا غصہ۔۔۔۔"

"یار میں اپنی جان کا اتنا غصہ کیسے برداشت کروں۔۔۔۔؟؟؟"

"تو مت کرو برداشت چھوڑ دونا مجھے۔۔۔۔"

ایہا فرمان کی بات کاٹتے ہوئے تیزی سے بولی مگر دوسری طرف فرمان کے چہرے پر موجود مسکراہٹ میں رتی برابر بھی فرق نہ آیا۔۔۔۔

"بیہو یار پہلے سہی سے پکڑنے تو دو چھوڑنے کا تو بعد میں سوچوں گا نا۔۔۔۔"

"بھاڑ میں جاؤ تم بد تمیز، دوبارہ مجھے اپنی شکل تک مت دیکھانا۔۔۔۔"

فرمان کے بے باک ہونے پر ایہا شرم و حیا کے ملے جلے تاثرات سمیت اسے جھڑکتی ہوئی تیزی سے اٹھ کر دوبارہ اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ فرمان اس کے سرخ چہرے کو دیکھ زور زور سے ہنسنے لگا۔۔۔۔

یوں ہی ایہا کے کمرے کا بند دروازہ دیکھتے ہوئے فرمان صوفے پر بیٹھ گیا ابھی اس نے آلیٹ کو توڑ کر منہ میں رکھا ہی تھا کہ اگلے ہی لمحے فوراً واپس پھینک دیا۔۔۔۔

"اف یار کتنا گند بنایا ہے میں نے، اچھا ہوا بیہو نے نہیں کھایا ورنہ اس نے تو اور زیادہ ناراض ہو جانا تھا مجھ سے۔۔۔۔"

فرمان ہلکا ہلکا بولتے ہوئے خود سے سرگوشی کر رہا تھا جب اچانک اسے ایہا واپس اپنے کمرے سے نکلتی ہوئی دیکھائی دی وہ ایہا کو دیکھتے ہی ٹرے کو صوفے پر رکھ کر بالکل سنجیدہ ہو کر اسے دیکھنے لگا جواب کچن میں گھس چکی تھی۔۔۔۔

ایہا کو کچن میں جاتا دیکھ فرمان فوراً صوفے سے اٹھا اور کچن کے دروازے میں کھڑا ایہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"بیہو پلیز زریار میرے لیے بھی ناشتہ بنا دو۔۔۔۔"

فرمان کی اچانک فرمائش پر ایہا نے اسے ایک گھوری ڈالی جس کا فرمان پر تو کیا اثر ہونا تھا۔۔۔۔

"کیوں اپنا اسپیشل ناشتہ کھاؤ نا وہ کہاں گیا۔۔۔۔؟؟؟"

"وہ وہ تو اتنا ٹیسی تھا کہ مجھ سے زبردستی چھین کر سارے کا سارا امجد کھا گیا تو اب میں کیا کھاؤں۔۔۔؟؟؟"

"پلیز یار تھوڑا سادے دو اپنا پچا کچا ہی۔۔۔۔"

فرمان مسکین سی شکل بنائے ایہا کی باقاعدہ منت کرنے لگا ایہا کو بھی اس کی اس حالت پر تھوڑا بہت ترس آ ہی گیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے دے دوں گی اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

ایہا اپنے کام میں مصروف بولی تو فرمان ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کی طرف اچھال کر کچن سے باہر جانے لگا جب اسے ایہا کے بڑبڑانے کی آواز نے روکا اور وہ وہیں رک کر سننے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

"کھانا بنائیں بھیکاری پہلے ہی آگئے۔۔۔۔"

ایہا کی اس بات کا بھی فرمان کو برا نہ لگا اور وہ جا کر باہر ڈانگ ٹیبل پر بیٹھ کر ایہا کے ناشتے کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔۔

"یہ لو کھالو اب۔۔۔۔"

کچھ دیر بعد ایہا ٹرے میں کھانا رکے اسے فرمان کے سامنے ٹیبل پر رکھتی ہوئی بولی تو فرمان اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"بیہو تم نہیں کھاؤ گی کیا۔۔۔۔؟؟؟"

"کھالیا ہے یہ بقول تمہارے میرا بچا کچا کھانا ہی ہے۔۔۔۔"

ایہا نے بے زاریت ظاہر کی۔۔۔۔

"ہائے سچ میں بیہو یار کیا یہ تمہارا جو ٹھا کھانا ہے اسے تو پھر میں بالکل نہیں کھانے والا ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھوں گا۔۔۔۔"

فرمان نے خوشی سے چپکتے ہوئے کہا مگر ایہا کا چہرہ ویسا ہی بے تاثر تھا۔۔۔۔

"جو کرنا ہے کرو میری بلا سے۔۔۔۔"

ایہا نے غصے سے کہا تو فرمان ہنستے ہوئے مسلسل ایہا کو دیکھتے ہوئے بریڈ کو چوم کر کھانے لگا اور اس کی یہ حرکت ایہا کے لیے نہایت ناگوار گزری تبھی وہ نفرت سے بھری ایک نگاہ فرمان پر ڈال کر پیر پٹختی واپس اپنے کمرے میں چلی گئی لیکن فرمان کے کھانے میں کوئی فرق نہ آیا۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI]

صبح سویرے ہی تیار ہو کر سارہ دوبارہ سے پولیس اسٹیشن چلی گئی وجہ پرس کے علاوہ شاہ دل کا دیدار کرنا تھا۔۔۔

"میرا پرس ملا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

سارہ جو سوال حوالدار سے کر کے ارد گرد دیکھتے ہوئے شاہ دل کو ڈھونڈ رہی تھی اچانک حوالدار سے ملنے والے جواب پر چونک اٹھی۔۔۔

"ارے واہ یہ کیا بات ہوئی آپ سب پھر آخر کر کیا رہے ہیں اگر ایک چور تک نہیں پکڑا جا رہا آپ سے۔۔۔"

"انسپکٹر شاہ دل کہاں ہیں مجھے ان سے بات کرنی ہے۔۔۔"

سارہ غصے سے بولتی فوراً شاہ دل کے آفس میں داخل ہو گئی۔۔۔

"ایکسوزمی سر کیا حال ہے آپ کا۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کو اپنے سامنے دیکھ کر سارہ مدھوش ہوتے ہوئے مسکرا کر بولی تو بدلے میں اسے شاہ دل کی گھوری نے ہوش دلایا۔۔۔

"وہ وہ میں یہاں ہاں سر آپ نے تو کہا تھا کہ میرا پرس جلدی مل جائے گا تو ابھی تک ملا کیوں نہیں۔۔۔؟؟؟"

"ابھی صرف کچھ گھنٹے گزرے ہیں میڈم مل جائے گا آپ فکرنا کریں۔۔۔"

شاہ دل خود کو ریلیکس کرتے ہوئے سارہ سے بولا ورنہ اسے بار بار اس کا پولیس اسٹیشن میں آنا بہت غصہ دلاتا تھا بقول اس کے شریف لڑکیاں پولیس اسٹیشن سے کوسوں دور رہتی ہیں اور دوسرا اسے سارہ کا خود کو گھورنے کے ساتھ معنی خیزی سے بات کرنا بہت برا لگتا تھا۔۔۔۔

"وہ چور روز وہیں پر پھرتا ہے آپ چلیں میرے ساتھ آپ کو مل جائے گا وہ۔۔۔۔"

سارہ شاہ دل کے ٹیبل کے پاس چلتی ہوئی آئی اور پھر ہلکا سا جھک کر بولی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میڈم آپ اس جگہ کا ایڈریس داؤد کو لکھوا کر واپس جائیں ہم پکڑ لیں گے اسے۔۔۔۔"

شاہ دل اپنی کرسی کے ساتھ پشت لگا کر ہلکا ہلکا سا جھولتے ہوئے سارہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا تب اچانک سارہ کچھ سوچتے ہوئے مزید ٹیبل پر جھکی۔۔۔۔

"میں نے ابھی کچھ دیر پہلے اسے دیکھا ہے وہاں وہ وہیں ہو گا آپ چلیں ابھی کے ابھی مل جائے گا وہ ہمیں۔۔۔۔"

"سر چلیں نا پلیز۔۔۔۔"

سارہ نے بہت خود اعتمادی کے ساتھ شاہ دل سے جھوٹ بولا جس پر شاہ دل کو شک بھی نا ہوا اور نا جانے کیا سوچ کر وہ بھی سارہ کے ساتھ چل پڑا۔۔۔۔

کچھ دیر کی مسافت کے بعد سارہ نے گاڑی ایک کافی شاپ کے باہر روکی۔۔۔۔

"سر سر یہیں پر دیکھا تھا میں نے اسے اب پتہ نہیں کہاں چلا گیا شاید وہ اس شاپ کے اندر ہو چلیں نا چل کر دیکھتے ہیں۔۔۔۔"

سارہ شاہ دل کے چہرے پر موجود سخت تاثرات سے کنفیوز ہوتی نظریں چرا کر بولتی ہوئی گاڑی سے باہر نکل گئی اور خود کی تیز ہور ہی دھڑکنوں کو نارمل کرنی میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

"ہو گیا آپ کا اب میں جا رہا ہوں۔۔۔۔"

گاڑی سے باہر نکل کر سارہ کے قریب آنے کے بعد شاہ دل نے غصے سے کہتے ہوئے حولد ار داؤد کو کال کی کہ وہ اس کی گاڑی اس جگہ لے آئے کیونکہ سارہ کے ساتھ آنے سے پہلے وہ اپنی گاڑی کی چابی اسے دے کر آیا تھا۔۔۔۔

"نہیں نہیں پلیز سر ایسے تو نا کریں اب اگر آپ یہاں تک آہی گئے ہیں تو ایک کپ کافی بھی پی لیں پلیز زز۔۔۔۔"

سارہ نے گڑبڑا کر شاہ دل سے کہا یعنی اس کے غصے کو مزید ہوا دی۔۔۔۔

"تم سب لڑکیاں آخر خود کو سمجھتی کیا ہو ہاں اسی مقصد کے لیے مجھے جھوٹ بول کر یہاں تک لائی تھی تم، سب کی سب عورتیں ایک جیسی ہی ہوتی ہیں منافق، جھوٹی اور خود غرض۔۔۔۔"

شاہ دل نان سٹاپ بولتے ہوئے سارہ پر اپنی بھڑاس نکال رہا تھا جب اچانک وہاں فائرنگ سٹارٹ ہو گئی یہ لوگ سارہ کے والد کے دشمن تھے جن کا ارداہ سارہ کو ہی جان سے مارنے کا تھا کیونکہ سارہ کے والد ایک نج تھے تو ان کا بدلہ وہ سارہ کو مار کر لینا چاہتے تھے۔۔۔۔

اچانک حملے پر شاہ دل نے لپک کر سارہ کا ہاتھ پکڑ کے کھینچا اور اسے گاڑی کے ساتھ لگا کر خود اس کے سامنے کھڑا ہو گیا ساتھ ہی اس نے اپنی پستول نکال کر فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں وہ لوگ وہاں سے ڈر کر بھاگ گئے۔۔۔۔

سارہ بری طرح ڈر گئی تھی جس کا اندازہ اس کی مٹھیوں میں شاہ دل کی شرٹ پیچھے سے دبو چنے سے ہو گیا تھا شاہ دل نے ان لوگوں کے بھاگ جانے کی تسلی ہو جانے کے بعد ہاتھ پیچھے کر کے سارہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا اور پھر گاڑی کا دروازہ کھول کر سارہ کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھانے کے بعد خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔

"کون تھے یہ لوگ اور آپ کو مارنا کیوں چاہتے تھے۔۔۔؟؟؟"

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔"

سارہ نے روتے ہوئے کہا تو شاہ دل نے بھی اس متعلق کوئی سوال نہیں کیا۔۔۔۔

"اچھا اپنا ایڈریس گائیڈ کر دیں زرہ مجھے آپ کے گھر کا علم نہیں ہے۔۔۔۔"

شاہ دل ہلکے سے مسکرایا تو سارہ جو رونے دھونے میں مصروف تھی اس کی مسکراہٹ میں کہیں کھوسی گئی اس شخص کی تو مسکراہٹ غصے سے زیادہ جان لیوا تھی۔۔۔۔

دل میں سوچتے ہوئے سارہ نے شاہ دل کو ایڈریس بتایا اور بس اسے ہی گھر آنے تک دیکھتی رہی۔۔۔۔

اگلے 10 منٹ بعد شاہ دل نے ایک بہت بڑے اور خوبصورت گھر کے سامنے گاڑی روکی اور سارہ کو دیکھتے ہوئے ڈریش بورڈ پر پڑے سارہ کے موبائل کو اٹھا کر اس میں اپنا نمبر سیو کر دیا۔۔۔۔

"اپنا نمبر دے دیا ہے آپ کو اگر کبھی بھی میری ضرورت محسوس ہو تو فوراً کال کر دیجئے گا میں تبھی آ جاؤں گا۔۔۔۔"

شاہ دل کی بات ہر سارہ صرف ہلکا سا مسکرا سکی اور اپنا موبائل اٹھا کر گاڑی سے باہر نکل گئی تو شاہ دل بھی گاڑی سے نکل کر دوبارہ سے حوالدار داؤد کو کال کر کے اس جگہ کا بتانے لگا۔۔۔۔

جب تک حوالدار داؤد نا آیا تب تک سارہ وہیں کھڑی شاہ دل کو دیکھتی رہی جبکہ وہ اپنے موبائل میں مصروف رہا اور اگلے 15 منٹ بعد اپنی گاڑی کو آتا دیکھ شاہ دل نے ایک خاموش نظر سارہ پر ڈالی اور چلتا ہوا جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تو سارہ بھی اسے جاتا دیکھ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اسے سٹارٹ کر کے گھر کے اندر لے گئی اور پورچ میں کھڑی کر کے سیدھا اپنے کمرے میں گھس گئی۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪

فرمان کی باتیں اور حرکتیں ایبہا کو ہمیشہ شدید غصہ دلا دیتی تھیں تو اب بھی فرمان کا بریڈ کو چوم کر کھانا ایبہا کو تیش دلا گیا۔۔۔۔

خود کو ریلیکس کرنے کی خاطر کچھ دیر تک تو وہ کمرے میں ٹہلتی رہی اور پھر خود کو ایک نظر دیکھ کر کہ وہ رات کے ڈھیلے ڈھالے سے کپڑوں میں موجود تھے اس نے واڈروب سے اپنے لیے سفید فرائ نکالا اور اسے لیے ہاتھ روم میں داخل ہوئی جب اچانک اپنے کپڑوں کو ہینگ کرتے ہوئے اس کی نظر وہاں موجود چپکلی پر پڑی۔۔۔۔

چپکلی سے ایبہا کو دنیا میں سب سے زیادہ ڈر لگتا تھا اور اب بھی وہ آنکھیں پھاڑے اپنے منہ کو ہاتھ کی مدد سے دبائے تاکہ وہ چیخ نہ سکے فوراً واپس کمرے میں بھاگ آئی۔۔۔۔

لیکن اب اسے نہانا بھی تھا ویسے اس حلیے میں تو وہ کبھی بھی نہیں رہ سکتی تھی کچھ دیر تک یہی سب سوچتے ہوئے ایہا کے دماغ میں ایک پلین آیا۔۔۔۔

ایہا نے ہلکے سے دروازہ کھول کر دیکھا تو فرمان لاونج میں موجود نہیں تھا یعنی وہ ابھی تک ڈانگ ٹیبل پر ہی بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا اور یہ بات ایہا کو اس کی سوچ سے بڑھ کر خوشی دینے کا باعث بنی وہ مسکراتے ہوئے تیز تیز چلتی فرمان کے روم میں گئی اور جا کر اپنے کپڑے فرمان کے بیڈ پر رکھ کر باتھ روم میں گھس گئی تاکہ تسلی کر سکے کہ کہیں ادھر بھی تو چھپکلی نہیں۔۔۔۔

اپنی مکمل تسلی کر لینے کے بعد ایہا واپس کمرے میں آنے لگی تو اسے فرمان کے قدموں کی چاپ سنائی دی تو اس نے تیزی سے واپس باتھ روم میں گھس کر ڈور لوک کر لیا۔۔۔۔

فرمان ہلکا سا گنگاتے ہوئے جیسے سے اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے اچانک اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ایک لمبی سانس لے کر مسکرانے لگا۔۔۔۔

"بیہو، تم اس روم میں موجود ہو جانتا ہوں میں، تمہاری خوشبو تمہاری موجودگی کو ظاہر کر دیتی ہے میری جان۔۔۔۔"

یوں ہی آنکھیں بند کیے مسکرا کر بولنے کے بعد جب فرمان نے آنکھیں کھولیں تو اسے اپنے بیڈ پر ایہا کے کپڑے دیکھائی دیے جسے دیکھ کر فرمان کے مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔

فرمان آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اپنے بیڈ تک آیا اور پھر ایہا کے کپڑوں کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

ایہا کا اپنے روم میں آنا فرمان کو بہت خوش کر گیا تھا اور ساتھ ہی اسے ایک شرارت سو جھی۔۔۔۔

"بیہو بے بی تم کب آئی یہاں، یار بتا تو دیتی ہم دونوں ساتھ نہا لیتے وہ کیا ہے ناکہ مجھے بھی بہت لیٹ ہو رہا ہے تو اس طرح ٹائم کی بھی بچت ہو جاتی۔۔۔۔"

فرمان نے اپنی لبوں پر پھیلی مسکراہٹ کو دانتوں تلے دبائے ایہا کو تنگ کرنا شروع کیا وہیں ایہا جو ابھی تو نہانے لگی تھی اچانک فرمان کی بات پر شوکڈ ہو گئی مگر کچھ دیر بعد اسے فرمان پر شدید غصہ آنے لگا۔۔۔۔

"لیٹ ہو رہے ہو ساتھ نہا لیتے"۔۔۔۔۔

"اچھا بچو اب تم لیٹ ہی ہو گے کیونکہ اس باتھ روم میں تو تمہیں میں نہانے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔"

ایہا نے بند دروازے کو گھورتے ہوئے دل میں سوچا اور جان بوجھ کر سلو سلو نہانے لگی جو کام وہ 10 منٹ میں کر لیا کرتی تھی اب وہ پچھلے آدھے گھنٹے میں بھی نہ کر پائی۔۔۔۔۔

کچھ دیر تک تو فرمان بیڈ پر ایہا کے کپڑوں کو تھامے صحن صحن کر بولتے ہوئے اسے باہر نکلنے پر فورس کر رہا تھا مگر اب جب ایہا آدھے گھنٹے بعد بھی وہ باہر نہ آئی تو فرمان سنجیدگی سے بیڈ سے اٹھا اور جا کر دروازہ نوک کیا۔۔۔۔۔

لیکن بدلے میں ایہا کوئی جواب موصول نہ ہوا تو فرمان کو اب غصہ آنے لگا تھا جس کا اظہار اس نے اونچی آواز میں ایہا کو بلاتے ہوئے کیا لیکن ایہا ابھی بھی صرف پانی کی بہار ہی تھی۔۔۔۔۔

"جلدی کرو یا اب آ بھی جاؤ باہر مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"

فرمان نے اس دفعہ باتھ روم کے دروازے کو اپنے ہاتھ کی مدد سے زور سے بجاتے ہوئے اندر موجود ایہا کو کہا جو کہ پچھلے 1 گھنٹے سے باتھ روم میں بند نہانے میں بزی تھی۔۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے کون سی آفت آگئی ہے جو اتنا شور مچا رہے ہو، تم نے بڑا کہیں جاب پر جانا ہے جو دیر ہو رہی ہے تمہیں جاؤ اب لے لو غوطہ۔۔۔۔۔"

ایہا اپنے جسم کے گرد ٹاول لپیٹے باتھ روم سے باہر نکلتی ہوئی فرمان کو گھورنے کے ساتھ اس پر طنز کرنے لگی ارادہ تو اس کا فرمان کو مزید تنگ کرنے کا تھا لیکن پھر اس کا شور مچانا ایہا کو زچ کرنے لگا جبکہ فرمان سے ڈر کر اچانک جلدی میں باتھ روم میں گھستے ہوئے وہ اپنے کپڑے لینا بھی بھول گئی تھی۔۔۔۔۔

تبھی اب فرمان کے ٹاول میں خود کو چھپاتی ہوئی وہ فرمان کو باتھ روم میں بھیج رہی تھی تاکہ خود اب کپڑے چینج کر سکے جبکہ فرمان تو اس کے نرم و نازک سرخ و سفید جسم کو دیکھ کر ہی شوکڈ رہ گیا جو کہ ٹاول کی وجہ سے ایہا کے سینے سے لے کر صرف تھائے تک کے جسم کو چھپا رہا تھا جبکہ باقی تمام جسم فرمان کی نظروں کو چند یانے کا باعث بن رہا تھا۔۔۔۔۔

"جاؤ بھی فریز کیوں ہو گئے ہو اب نہیں ہو رہے تم لیٹ۔۔۔۔۔"

ایہا نے فرمان کو یوں خود کو گھورتے ہوئے دیکھ کر اسے جھڑکا جبکہ اس سے پہلے فرمان کوئی جواب دیتا اچانک ایہا کی چیخ نکل گئی۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"

فرمان نے ایہا کو چیختے دیکھ کر فوراً اس سے وجہ پوچھی جو کہ اپنی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بن پانی کی مچھلی کی مانند تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

"میرے ٹاول میں کچھ ہے جس نے مجھے ابھی کاٹا۔۔۔"

ایہا رونے والی شکل بناتی فرمان سے گویا ہوئی جب فوراً فرمان نے اسے چیک کرنے کو بولا۔۔۔۔

"ایسے کیسے تمہارے سامنے چیک کر لوں تم جاؤ باتھ روم میں میں تب کر لوں گی چیک۔۔۔"

"ہائے اللہ جی اب جاؤ بھی۔۔۔"

ایہا مسلسل ہلتے ہوئے فرمان کو وہاں سے جانے کا بول رہی تھی تو فرمان اس کی سچویشن سمجھتے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا جبکہ فرمان کو جاتے دیکھتے ہی ایہا نے اپنا ٹاول کھول کر نیچے گر ادیا۔۔۔۔

اور ٹاول کے گرتے ہی اس میں سے نمودار ہونے والے کا کروچ کو دیکھ کر پھر سے ایہا چیخ پڑی اور چیختے ہوئے فرمان کو آوازیں دینے کے ساتھ اسے کا کروچ کو مارنے کو کہا۔۔۔۔

جب اچانک فرمان واپس کمرے میں داخل ہوا اور وہاں موجود ایہا کو ٹاول کے بغیر کھڑے دیکھ کر فوراً اپنے چہرے کا رخ بدلتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

"کیسے مار دوں یا پہلے خود تو کچھ پہنو ورنہ میری نیت خراب ہوتے دیر نہیں لگنی پھر نہ تو کا کروچ کو مار پاؤں گا اور نہ کہیں جا پاؤں گا اور سب سے بڑھ کر تمہیں میرا بہکنا بہت ناگوار گزرے گا۔۔۔۔"

فرمان کی بات پر ایہا کا کروچ کے ڈر کے اثر سے باہر آتے ہوئے خود کو دیکھ کر منہ کھولے ڈریسنگ روم کی طرف بھاگنے لگی جب اسے پھر سے فرمان کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

"یہ لو جلدی سے اسے پہنو۔۔۔"

فرمان نے یوں ہی رخ موڑے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اپنی شرٹ اتار کر ایہا کی طرف بڑھائی تو ایہا نے بھی ہاتھ لمبا کرتے ہوئے وہ شرٹ پکڑ کر جلدی جلدی سے پہن لی۔۔۔۔

شرٹ کیونکہ فرمان کی تھی جیہی وہ ایہا کے تھائے تک پہنچ رہی تھی اور ساتھ کافی ڈھیلی ڈھالی سی ہونے کی وجہ سے ایہا کو کافی حد تک چھپانے کا باعث بن رہی تھی۔۔۔۔

فرمان نے کچھ دیر بعد جب واپس مڑ کر دیکھا تو بس ایہا کو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔

"کیا ہے اب جاؤ بھی وہ کا کروچ تو بھاگ گیا۔۔۔"

ایہا فرمان کے خود کو گھورنے پر گھبرا گئی۔۔۔۔

"یار اب تم ایسی حرکتیں کرو گی تو کہاں نہ پاؤں گا میں۔۔۔۔"

فرمان ایک بار پھر سے ایہا کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیتے ہوئے گویا ہوا تو ایہا اپنی شرٹ کو گھٹنوں کے پاس سے کھینچتے ہوئے نیچے کرنے لگی مگر وہ شرٹ اب اور کتنی نیچے ہو سکتی تھی۔۔۔۔

"جاؤ بھی۔۔۔"

ایہا فرمان کی لودیتی نظروں سے خوفزدہ ہو رہی تھی جبکہ فرمان اس کی بات کو انور کرتا ایہا کے قریب ہونے لگا وہیں ایہا اسے خود کے نزدیک ہوتے دیکھ کر پیچھے کو قدم اٹھانے لگی اور یوں ہی پیچھے ہوتے ہوتے وہ جا کر دیوار کے ساتھ چپک گئی اور زور سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

"یار سچ میں بہت نیت خراب کر رہی ہو تم کیوں مجھے اپنے ہی وعدے کے خلاف کرنے پر تلی ہو، ویسے ایک بات کہوں کہ تم نامیرے سامنے ایسے ہی کپڑے پہنا کرو، ریلی بہت پیاری لگتی ہو۔۔۔۔"

فرمان ایہا پر جھکتا اس کے کان کے قریب سرگوشی کر رہا تھا جبکہ آخر میں اس نے ایہا کے کان پر ہلکا سا بانٹ کیا جس سے ایہا جو کب سے آنکھیں بند کیے اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو شمار کرنے میں مصروف تھی فوراً واپس ہوش میں آ کر اس نے فرمان کو دھکا دیا۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ جاؤ ابھی کہ ابھی یہاں سے۔۔۔۔"

اپنے کانپتے لہجے کو مضبوط بناتی ایہا فرمان سے نظریں چراتی ہوئی بولی تو فرمان بھی اس کی حالت پر ترس کھاتا اوکے بے بی بولتا ہوا صنف کر باتھ روم میں چلا گیا۔۔۔۔

جبکہ وہ بھی اپنے کپڑے بیڈ پر ہی نکال کر باتھ روم میں لے جانا بھول گیا تھا انھیں ہی لینے جب وہ واپس کمرے میں داخل ہوا تو ایہا کو اپنی شرٹ کے بغیر کھڑے دیکھ کر شوکڈ ہو گیا۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر ایہا نے ڈر کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو فرمان کو اپنے سامنے کھڑے پا کے وہ زور سے چیخی اور تیزی سے بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ اٹھا کر خود کے گرد لپیٹ لیا۔۔۔۔

"کتنے گھٹیا ہو تم زہ بھی شرم نہیں آتی جان بوجھ کر کیا نا تم نے یہ سب، اب جاؤ بھی ورنہ جان لے لوں گی میں تمہاری۔۔۔"

فرمان کا خود کو بغیر پلکیں جھپکائے گھورنے پر ایہا غصے سے پھٹ پڑی تو وہ جو شوکڈ ہوئے کھڑا تھا واپس ہوش میں آیا۔۔۔۔

"ن۔۔۔ نہ۔۔۔ نہیں وو وہ م۔۔۔ میں اپنے ک۔۔۔ کپ۔۔۔ کپڑے لینے ایا۔۔۔۔۔"

فرمان ابھی بھی ایہا کو دیکھتے ہوئے ہقلانے کے ساتھ اسے صفائیاں پیش کرنے لگا۔۔۔۔

"تو لو اور دفعہ ہو جاؤ۔۔۔۔"

"ہاں وہ۔۔۔۔"

فرمان اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے بیڈ کی طرف بڑھا تو اچانک ایہا نے اسے روک دیا۔۔۔۔

"ر کو تم وہیں پر میں خود تمہیں دیتی ہوں۔۔۔۔"

فرمان کا اپنے قریب آنا ایہا کو بہت خوفزدہ کر رہا تھا کیونکہ وہ صرف ایک دوپٹے میں موجود تھی تبھی اس نے خود فرمان کے کپڑے اٹھا کر اس کی طرف بڑھائے تو فرمان نے ایہا کو دیکھتے ہوئے وہ کپڑے پکڑ لیے لیکن گیا پھر بھی نا۔۔۔۔

"تمہاری آنکھیں آج نکل کر باہر گر جانی ہیں ٹھہر کی۔۔۔۔"

"جاؤ نا۔۔۔۔"

ایہا اب روہانسی ہو گئی تھی تو فرمان بھی ایک آخری بار اسے دیکھ کر واپس پلٹ کر باتھروم میں لوک ہو گیا جبکہ ایہا نے کچھ دیر تک تسلی کی اور پھر اپنے کپڑے پہنے۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI]

صبح کے بعد سے ایہا نے فرمان کو نہیں دیکھا تھا ناجانے وہ کب گھر سے گیا ایہا کو یہ تک نہیں معلوم تھا اب کیونکہ شام ہو گئی تھی تو وہ بھی اپنے روم میں بیٹھی بیٹھی بور ہو رہی تھی تبھی روم سے باہر نکل کر چھت پر چلی آئی۔۔۔۔

امجد اپنے بھانجے کو ادھر لے کر آیا ہوا تھا آج کیونکہ فرمان صبح سے ہی گھر سے باہر موجود تھا اسی بات کا فائدہ امجد نے اٹھایا تھا اور اپنے بھانجے کو یہاں لے آیا۔۔۔۔

ایہا چھت پر موجود ناجانے کن سوچوں میں گم تھی وہیں موسم بہت خراب ہو چکا تھا تھوڑی دیر میں ہی بارش ہونے والی تھی لیکن اس بات کا ایہا کو ہوش کی کب تھا وہ تو خلاؤں کو گھورتی ہوئی بہت کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔۔

"آج کتنا سکون ہے یہاں ملک فرمان کی غیر موجودگی میں ہی مجھے سکون ملتا ہے۔۔۔۔"

ایہا نے ہلکے سے بولتے ہوئے خود کو ریلیکس کرنا چاہا جب اچانک امجد کا بھانجا ایہا کے پاس آیا۔۔۔۔

آنٹی آؤ میرے ساتھ کھیلو۔۔۔۔"

"میں نے نہیں کھیلنا تمہارے ساتھ کوئی بچی نہیں ہوں میں، اور ہاں آنٹی ہوں گی تمہاری امی جی چلو نکلو یہاں سے۔۔۔۔"

خود کو آنٹی کہنا ایہا کو تیش ہی تو دلا گیا تھا کہ اس سے کچھ سال چھوٹا بچہ اسے آنٹی بول رہا تھا۔۔۔۔

"نہیں تم ہو آنٹی۔۔۔۔"

امجد کے بھانجے نے غصے سے بولتے ہوئے ایہا کے بال مار دی جو ایہا کو بہت زور سے لگی بھی تبھی اس نے آگے بڑھ کر اس بچے کا کان مروڑ دیا۔۔۔۔

"تمیز نہیں ہے تمہیں بد تمیز جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے ابھی۔۔۔۔"

ایہا غصے سے چیخی تو وہ بچہ ایہا کو گھورتے ہوئے وہاں سے چلا گیا لیکن جاتے ہوئے چھت کا دروازہ وہ باہر سے لوک کر گیا۔۔۔۔

کچھ دیر تک لمبی لمبی سانسیں لیتی ایہا خود کا غصہ کم کرنے کی سعی کر رہی تھی کہ اچانک بارش شروع ہو گئی۔۔۔۔

بارش سے بچتے بچاتے ایہا جلدی سے چھت سے واپس نیچے جانے لگی مگر دروازہ تھا کہ کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا لاکھ کوششوں کے باوجود بھی ایہا وہ دروازہ نہ کھول پائی۔۔۔۔

امجد بھی اپنے بھانجے کو گھر چھوڑنے چلا گیا تھا تبھی ایہا کے زور زور سے دروازہ پیٹنا بھی اسے سنائی نہ دیا اور ایہا یوں ہی دروازہ پیٹتے اور اونچا اونچا بولتے ہوئے بارش میں مکمل بھیگ کر کانپتے ہوئے بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

رات کا دوسرا پہر تھا جب اچانک اپنے گھر میں گونجنے والی گولیوں کی آواز پر سارہ ہڑا کر نیند سے جاگ گئی اور خوف سے سہمی نظروں کے ساتھ اپنے کمرے کو دیکھتے ہوئے حالات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی جب اسے ایک اور گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

اپنے دل پر ہاتھ رکھے مکمل کانپتے ہوئے سارہ بیڈ سے نیچے اتری اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل کر دیکھنے لگی جب اچانک اس کی نظر سامنے لاونچ میں زمین پر خون میں لت پت پڑے اس کے بابا پر پڑی جنہیں چار لوگ چہرے پر سیاہ ماسک پہنے گھیرے کھڑے تھے۔۔۔۔

"یہ تو کیا اب کیا کرنا ہے باس۔۔۔۔؟؟؟"

"کرنا کیا ہے ہم کوئی ثبوت نہیں چھوڑ سکتے بیٹی ہے ایک اس کی اسے بھی مار کر نکلتے ہیں یہاں سے۔۔۔۔"

سارہ جو صدمے سے شوکڈ ہوئی کھڑی تھی اچانک اپنے کانوں میں پڑے والی ان لوگوں کی گفتگو سے خوف سے واپس ہوش میں آئی اور گرتے پڑتے بھاگ کر اپنے کمرے میں جا کر دروازہ لوک کرنے کے بعد روتے ہوئے بیڈ پر پڑا اپنا موبائل اٹھا کر ٹراؤزر کی جیب میں ڈالا اور تیزی سے اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر نکلنے لگی جب اس کے کمرے کو کھولنے کی کوشش کی جانے لگی ساتھ کی وہ لوگ کچھ بڑبڑاتے ہوئے دروازہ توڑنے لگے۔۔۔۔

سارہ ان سب باتوں سے اس قدر خوف زدہ ہو گئی تھی کہ اپنے حلیے کا بھی خیال نہ رہا اسے کہ وہ اس وقت نائٹ سوٹ میں موجود ہے وہ بس اپنی جان کی حفاظت چاہتی تھی تبھی کھڑی سے باہر لپک کر وہ بھاگتے ہوئے گیٹ سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

وہ مسلسل اندھا دھند بھاگے جا رہی تھی جب اچانک مسلسل دھوڑنے کی وجہ سے اس کے پیٹ میں شدید درد ہونے لگا اور وہ درد سے کراہتی ہوئی اپنے دائیں جانب موجود درخت کی اوٹ میں چھپ کر بیٹھ گئی اور اپنی پھولی ہوئی سانسوں کو بحال کرنے لگی۔۔۔۔

یوں ہی کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اسے وہ تمام سینز یاد آنے لگے جب اس نے اپنی آنکھوں سے اپنے جان سے عزیز بابا کو تڑپتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔

کتنے ہی آنسو خاموشی سے اس کی آنکھوں سے بہنے لگے اور وہ اپنی تکلیف کو اس ذریعے کم کرنے کی جدوجہد کرنے لگی لیکن یہ بھی کہاں ممکن تھا ناجانے وہ اور کتنی ہی دیر اسی کیفیت میں مبتلا رہتی جب اچانک اس کا ہاتھ اپنے ٹراؤزر کی جیب پر رکھنے سے اسے یاد آیا کہ وہ تو اپنا موبائل ساتھ لے کر نکلی ہے۔۔۔۔

تیزی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے اپنا موبائل نکالا اور شاہ دل کا نمبر ڈھونڈنے لگی جو اسے اگلے ہی پل مل گیا تو اس نے بغیر ایک بھی سیکنڈ ضائع کیے شاہ دل کو کال کر دی۔۔۔۔

ایک سے دو کالز تک کوئی رسپانس نہ ملا جبکہ تیسری کال پر سارہ کو شاہ دل کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔۔۔۔

"شاہ دل شاہ دل بابا۔۔۔۔"

اتنا بول کر سارہ سسک اٹھی وہیں شاہ دل کو کسی انہونی کا احساس ہونے لگا۔۔۔۔

"کیا بات ہے مس سارہ کیا ہوا پلیز زز تفصیل سے بات بتائیں مجھے۔۔۔۔"

"شاہ دل وہ۔۔۔۔"

شاہ دل کی تسلی پر سارہ نے آنسوؤں اور ہچکیوں کے درمیان اسے ساری بات بتادی ساتھ ہی اپنے بائیں جانب موجود کسی ڈھابے کا نام پڑھ کر اسے اپنا ایڈریس بھی بتادیا وہیں یہ بات شاہ دل کو بھی شوکڈ کرنے کا باعث بنی مگر اس وقت اسے ہوش سے کام لینا تھا اور سارہ کی جان بھی بچانی تھی۔۔۔۔

"دیکھیں میری بات دھیان سے سنیں مس سارہ آپ وہیں رکیں چھپ کر بیٹھی رہیں میں ابھی آ رہا ہوں وہاں سمجھ رہی ہیں نا آپ میری بات۔۔۔۔"

"جی شاہ دل میں آپ کا انتظار کروں گی۔۔۔"

سارہ کا جواب سن کر شاہ دل نے کال کاٹی اور فوراً اپنی جیکٹ پہن کر گاڑی کی چابی اٹھا کے باہر نکل گیا۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI]

سارہ اپنے موبائل کو سینے سے لگائے درخت کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی جب اگلے پندرہ منٹ بعد اس کے موبائل نے بجنا شروع کر دیا۔۔۔

شاہ دل کی کال دیکھ کر سارہ نے فوراً کال اٹینڈ کی ساتھ ہی ہلکا سا پیچھے مڑ کر سڑک کی جانب دیکھا تو اسے کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس دیکھائی دی یعنی شاہ دل آچکا تھا۔۔۔

"مس سارہ کہاں ہیں آپ میں آگیا ہوں ادھر، باہر نکل کر سڑک پر آئیں۔۔۔"

شاہ دل کے حکم ملنے کی دیر تھی سارہ بھاگتی ہوئی سڑک پر آئی اور اپنے سامنے گاڑی کے باہر کھڑے شاہ دل کے سینے سے جا لگنے کے بعد پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اس کی تکلیف اور خوف کا اندازہ اس وقت اس کی شاہ دل کے گرد لپیٹے اس کے بازوؤں کے گھیرے سے ہو رہا تھا جو سخت سے سخت تر تھا۔۔۔

شاہ دل بھی کچھ دیر تک اسے یوں ہی اپنے ساتھ لگائے تسلی دیتا رہا اور پھر اسے خود سے الگ کرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھنے کا بولا۔۔۔

"میں آپ کو پولیس اسٹیشن لے چلتا ہوں وہاں آپ کی مدد ہو جائے گی۔۔۔"

"نہیں نہیں شاہ دل پلیز مجھے وہاں نہیں جانا وہ سب کے سب آپس میں ملے ہوئے ہیں وہ مار دیں گے مجھے پلیز۔۔۔"

گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے شاہ دل نے جب سارہ سے پولیس اسٹیشن جانے کی بات کی تو وہ خوف سے لرز اٹھی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے مس سارہ آپ کی جان کی حفاظت اب میری ذمہ داری ہے اور میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"

شاہ دل نے تسلی آمیز انداز میں سارہ کو سمجھایا اور گاڑی کارخ پولیس اسٹیشن کی طرف کر لیا۔۔۔

رات کے 3 بجے پولیس اسٹیشن پہنچ کر شاہ دل سارہ کو اپنے آفس میں لے گیا اور اسے وہاں پڑے صوفے پر بیٹھنے کا بول کر خود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ سارہ کچھ دیر بعد اس صوفے پر بیٹھی بیٹھی ناجانے کب سو گئی لیکن شاہ دل باقی کی رات کبھی سارہ کو دیکھتے ہوئے تو کبھی صبح کا انتظار کرتے ہوئے گزارنے لگا۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
[PDI LRI] ▪ [PDI]

صبح کے 7 بجے شاہ دل صوفے پر سوئی ہوئی سارہ کو ایک نظر دیکھ کر اپنے آفس سے باہر نکلا اور کمشنر صاحب کو کال کر کے سارا واقعہ سنا دیا۔۔۔۔

کمشنر صاحب شاہ دل کی بات سنتے ہی اسے اور سارہ کو وہیں رکنے کا بول کر خود اگلے 10 منٹ بعد یہاں آ گئے۔۔۔۔

شاہ دل کے آفس میں داخل ہو کر کمشنر صاحب نے صوفے کی جانب دیکھا تو سارہ وہاں بیٹھی اپنی آنکھیں مسل رہی تھی یعنی اسے ابھی شاہ دل نے نیند سے جگایا تھا۔۔۔۔

سارہ کو دیکھتے ہوئے کمشنر صاحب اپنی نظریں چرانے لگے اور یہ بات شاہ دل کو بھی محسوس ہوئی آخر کیا وجہ تھی کہ وہ سارہ سے نگاہ تک نہیں ملا پارہے تھے۔۔۔۔

"شاہ دل وہ میں جب یہاں آ رہا تھا تو مجھے خبر ملی کہ کبیر خان کا جو شاپنگ مال ہے وہاں چوری ہو گئی ہے تو تم جا کر دیکھو اور ہاں واپسی پر اپنا حلیہ درست کر کے یونیفارم پہن کر آنا۔۔۔۔"

کمشنر صاحب اپنے کانپتے لہجے پر قابو پاتے ہوئے شاہ دل کو یہاں سے بھیجنے لگے جبکہ ان کی ان مشکوک حرکتوں سے شاہ دل کا شک بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔

"سر وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں اتنے سے کام کے لیے وہاں جاؤں مطلب پہلے ہم مس سارہ کو سیف جگہ تو پہنچا دیں۔۔۔۔"

"میں ہوں یہاں انسپیکٹر شاہ دل تم جاؤ مت بھولو یہ میرا آڈر ہے۔۔۔۔۔"

کمشنر صاحب کے سختی برتنے پر شاہ دل کو جانا ہی پڑا لیکن وہ جانے سے پہلے سارہ کے قریب گیا اور اپنی جیکٹ اتار کر سارہ کو دینے کے بہانے اس کے مزید قریب ہوا۔۔۔

"اگر کوئی بھی خطرہ محسوس ہو آپ کو تو میرے آفس کے دائیں طرف ایک کھڑکی ہے جو سیدھی باہر کی جانب کھلتی ہے آپ وہاں سے بھاگ جانا ٹھیک ہے۔۔۔۔"

شاہ دل کے ہلکے سے سرگوشی کرنے پر سارہ نے سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے سر کو آہستہ سے ہلا کر اسے جواب دیا۔۔۔

سارہ کا جواب ملتے ہی شاہ دل نے ایک بار مڑ کر کمشنر صاحب کو دیکھا اور پھر اپنے آفس سے باہر نکل گیا لیکن وہ وہاں سے جانے کی بجائے پولیس اسٹیشن کے باہر ہی اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اور اس کی سوچ کے عین مطابق اگلے 10 منٹ بعد کچھ لوگ اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے پولیس اسٹیشن میں داخل ہوئے اور اگلے ہی لمحے اسے سارہ کھڑکی سے باہر نکل کر بھاگتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔۔

سارہ کو دیکھ شاہ دل نے ہارن دیا تو روتے ہوئے سارہ نے مڑ کر شاہ دل کو دیکھا اور بھاگ کر گاڑی کی طرف آئی شاہ دل نے اسے بیٹھنے کا بولا اور پھر سارہ کو لیے اپنے گھر کی طرف جانے لگا۔۔۔۔

[LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI]

رات کے تقریباً 8 بجے فرمان گھر میں داخل ہوا تو وہاں مکمل سناٹا پھیلا ہوا تھا مکمل خاموشی جو کسی انہونی کا پتہ دے رہی ہو۔۔۔۔

"بیہو بیہو جان کہاں ہو۔۔۔۔"

فرمان نے پہلے لاونج میں ہی کھڑے ہو کر ایہا کو پکارا مگر بدلے میں جب اسے کوئی جواب نہ ملا تو وہ کچھ حیران پریشان سا ہوتے اپنے ہلکے سے نم بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایہا کے کمرے کی طرف چل پڑا۔۔۔۔

"بیہو بے بی ادھر چھپی بیٹھی ہو تم میں کب سے۔۔۔۔"

فرمان بولتے ہوئے جیسے ہی ایہا کے کمرے میں داخل ہوا تو اسے ایہا وہاں بھی دیکھائی نادی اور یہی بات اب فرمان کو ٹینشن دینے کا باعث بن رہی تھی۔۔۔۔

"ایہا ایہا کہاں ہو یا۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان واپس لاونج میں آکر اونچی آواز میں ایہا کو آوازیں دینے لگا ساتھ ہی وہ گھر کے ایک ایک کونے میں ایہا کو تلاش کرنے لگا مگر وہ نہ ادھر تھی اور نہ اسے ملی۔۔۔۔

اس وقت ایک عجیب سا خوف فرمان کے چہرے پر پھیل گیا اسے یہی بات خوفزدہ کر رہی تھی کہ کہیں ابیہا اسے چھوڑ کر تو نہیں چلی گئی۔۔۔۔

اپنی اس منفی سوچ کو جھٹلاتے ہوئے وہ جب چھت کی طرف گیا تو اسے وہاں کا دروازہ لوک ہوا دیکھائی دیا جبکہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ فرمان نے اسے لوک کیا ہو اور امجد اس کی اجازت کے بغیر کچھ کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

"یہ دروازہ کس نے لوک ابیہا۔۔۔۔"

فرمان دروازے کی سمت دیکھ کر سوچتے ہوئے اچانک بھاگا اور جا کر دروازہ کھولا تو اپنے سامنے کا منظر دیکھ اسے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

ابیہا دروازے کے قریب زمین پر گری بے ہوش پڑی تھی جبکہ بارش کے چھینٹے ابھی تک اس کے نازک وجود پر گرتے ہوئے اسے ٹھنڈ سے نیلا کرنے کا باعث بن رہے تھے۔۔۔۔

پہلے تو کچھ منٹس فرمان اپنے جسم کو حرکت بھی نہیں دے پارہا تھا اتنا ہی شوکد ہو گیا تھا وہ پھر اچانک واپس ہوش میں آتے ہوئے وہ تیزی سے لپک کر ابیہا کو اپنی بازوؤں میں اٹھا کر دیوانہ وار اس کے چہرے کو ہی دیکھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف لیجانے لگا۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی فرمان نے جلدی سے ایہا کو بیڈ پر لیٹایا اور تیزی سے اپنا موبائل نکال کر ڈاکٹر صاحب کو کال کی اور خود ایہا کے قریب جا کر اس کے ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر رگڑنے لگا جو کہ ٹھنڈ سے سرد پڑ چکے تھے۔۔۔۔

ڈاکٹر بھی فرمان کو جانے والے تھے تبھی اگلے 10 منٹ میں شدید بارش کے دوران بھی فرمان کے گھر آ گئے۔۔۔۔

"ملک صاحب آپ کا بیوی کو مسلسل بھگنے کی وجہ سے جسم کا ٹمپرچر بہت لو ہو گیا ہے ان کا جسم سرد پڑ گیا ہے اس وقت اور ساتھ بخار بھی بہت ہو گیا ہے۔۔۔۔"

یہ کچھ میڈیسن ہیں یہ آپ ان کے ہوش میں آنے کے بعد دینا، البتہ میں نے انہیں انجیکشن لگا دیا ہے تو انشاء اللہ کچھ دیر تک بوڈی ٹمپرچر نارمل ہو جائے گا مگر تب تک آپ ان کا بہت خیال رکھیں اور ہو سکے تو انہیں گرمی پہنچانے کی کوشش کریں ان کے ہاتھ پاؤں رگڑیں انشاء اللہ بہت افاقہ ہو گا۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب اپنی پیشہ ورانہ رائے دے کر بیگ اٹھائے کمرے سے چلے گئے جبکہ فرمان مسلسل کرب سے ایہا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"ب۔۔۔۔بی۔۔۔۔ججا۔۔۔۔جان۔۔۔۔"

فرمان ناجانے اور کتنی دیریوں ہی ساکت بیٹھا رہتا جب اسے ہوش میں واپس ایہا کی بے ہوشی میں کہے گئے الفاظ لائے۔۔۔۔

"بیہو بیہو جان دیکھو میں ادھر ہی ہوں تمہارے پاس بیہو ہوش میں آؤ یار پلیز زرز۔۔۔۔"

ہوش و حواس میں واپس لوٹتے ہی فرمان تیزی سے ایہا کے مزید قریب ہوا اور پھر اس کے چہرے کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا لیکن ایہا کے ہونٹ صرف کانپ رہے تھے دوبارہ ان میں سے کوئی الفاظ ادا نہ ہوئے۔۔۔۔

فرمان نے ایہا کو کانپتے دیکھ اس کے کپڑوں پر غور کیا تو وہ ابھی بھی انھی بھگے کپڑوں میں موجود تھی فرمان کو خود کی لاپرواہی پر شدید غصہ آیا مگر اب اسے ہر احساس کو ایک سمت رکھ کر اپنی بیہو کی دیکھ بھال کرنی تھی جیسی وہ تقریباً بھاگتے ہوئے ایہا کے کمرے میں گیا اور ایک آرام دہ کپڑے نکال کر واپس اپنے کمرے میں آیا اور ایک نظر بیڈ پر چت لیٹی ایہا پر ڈال کر لمبی سانس لینے کے بعد کمرے کی ہائٹ اوف کرنے کے بعد ایہا کے پاس آکر اس کے کپڑے تبدیل کرنے لگا۔۔۔۔

نئے کپڑے پہنا کر فرمان ایہا کے گیلے کپڑوں کو وہیں زمین پر پھینک کر کمرے کی لائٹ دوبارہ جلا کر ہاتھ روم سے ٹاول لے کر آیا اور ایہا کے قریب بیڈ پر بیٹھ کر اس کے نم بالوں کو رگڑتے ہوئے خشک کرنے لگا ساتھ ہی وہ اپنے ایک ہاتھ سے ایہا کے دائیں ہاتھ کو تھامے اسے اپنے منہ کے قریب لا کر اپنی گرم سانسوں سے گرم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

جب کچھ دیر بعد ایہا کے بال کچھ خشک ہو گئے تو فرمان نے ٹاول صوفے پر اچھال دیا اور خود ایہا کے بے حد قریب لیٹ کر خود پر کمرے لیتے ہوئے ایہا کے اوپر بھی وہی کمرے لٹا دیا۔۔۔۔

پھر وہ ایہا کو خود میں مضبوطی سے بھینچنے کے بعد اس کی کمر کو اپنے ہاتھوں سے رگڑتے ہوئے اپنے جسم کی گرمی ایہا تک پہنچاتا رہا کتنی ہی دیر تک کبھی وہ اپنے پاؤں کی مدد سے ایہا کے پاؤں کو رگڑتا رہا تو کبھی ایہا کے ہاتھوں کو رگڑتے ہوئے اسے گرم کرنے لگتا اور جب اسے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب ایہا کا باڈی ٹمپریچر نارمل ہو گیا ہے تو وہ اسی طرح ایہا کو اپنے ساتھ لگائے اس کے کاندھے پر سر رکھے سو گیا۔

[LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪

صبح کی پہلی کرن ایہا کے چہرے پر پڑنے سے ہی وہ نیند سے جاگ گئی تھی مگر کچھ دیر تک یوں ہی لیٹی کل کے متعلق سوچنے لگی جیسے جیسے تمام سینز اس کے دماغ میں آرہے تھے ویسے ہی وہ ہڑبڑا کر تیزی سے بیڈ سے اٹھنے لگی لیکن اس کی یہ کوشش فرمان کی بازو کا اس کے پیٹ پر موجود ہونے سے ناکام ہو گئی۔۔۔

پہلے تو کچھ خوف اور کچھ ہڑبڑانے سے وہ اپنے ساتھ لیٹے فرمان کو نہ دیکھ سکی مگر اب فرمان کا لمس اسے واپس ہوش دلا گیا تھا تو وہ اپنی گردن بائیں جانب موڑے نیند میں مبتلا فرمان کو دیکھنے لگی جو اپنا ایک ہاتھ ایہا کے پیٹ پر رکھے ہوئے تھا جبکہ اس کا سر ایہا کے کاندھے پر موجود تھا اس کے علاوہ ابھی تک اس کی ایک ٹانگ ایہا کی ٹانگوں کو دبائے ہوئی تھی۔۔۔

اپنے ساتھ ایک ہی بیڈ ایک ہی کمفرٹ میں فرمان کی موجودگی سے ایہا تو آگ بگولہ ہی ہو گئی تھی۔۔۔ ساتھ ہی اس کی نظر اپنے تبدیل ہوئے لباس پر پڑی تو اسے ایک پل لگا سب سمجھنے میں اور اس کی سوچ کے مطابق فرمان اس کی بے ہوشی کا فائدہ اٹھا چکا تھا۔۔۔

ایہا نے نفرت سے فرمان کا ہاتھ اپنے پیٹ سے اٹھا کر بیڈ پر پٹخا اور فوراً بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ ایہا کے بیڈ سے اٹھنے پر فرمان بھی نیند سے جاگ گیا اور ہلکی ہلکی آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا جو آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے نفرت سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔

"اٹھ گئی میری جان اب کیسی ہو اور اور بیہوش رہو کیوں۔۔۔"

فرمان ایہا کو کھڑے دیکھ خود بھی بیڈ سے نیچے اتر اور تیزی سے اس کے قریب جا کر پوچھنے لگا کہ اگلے ہی لمحے ایہا نے فرمان کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مار دیا جس وجہ سے اس کی بات بھی مکمل ہوئے بغیر وہیں پر دم توڑ گئی۔۔۔

ایہا کے اس ری ایکشن پر فرمان کتنی ہی دیر تک صدمے سے اسے ہی دیکھتا رہا اسے سمجھ ہی تو نہیں آ رہا تھا کہ ایہا ایسے کیوں برتاؤ کر رہی ہے۔۔۔۔

"کیوں کیوں کیوں کیا تم نے ایسے گھٹیا انسان۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کو خاموش پا کر ایہا نے روتے ہوئے چیخ کر اسے دھکا دیتے ہوئے سوال کیا تو فرمان واپس ہوش میں آیا اور ایہا کی باز پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔

"کیا کیا ہے میں نے ہاں بولو کیوں اتنا اور ری ایکٹ کر رہی ہو وجہ بتاؤ مجھے۔۔۔۔"

فرمان کو بھی اب ایہا کی نظروں میں موجود اپنے لیے نفرت غصہ دلا گئی تھی وہ کس طرح ہمیشہ اس کی تذلیل کرتی رہی تھی اور آج تو بغیر کسی جرم کے وہ اس پر الزام عائد کر گئی۔۔۔۔

"یہ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو گھٹیا آدمی، خود کچھ نہیں جانتے تم خود کو رتی برابر بھی شرم نا آئی میری بے ہوشی کا فائدہ اٹھاتے، اس حد تک گر سکتے ہو تم کبھی زندگی میں نہیں سوچا تھا میں نے جب زبردستی نہ ملی تو میرے ساتھ بے ہوشی میں چھی۔۔۔۔"

"میں بھی کیا کہہ رہی ہوں نا اور کسے کہہ رہی ہو جس میں ضمیر نام کی کوئی چیز تک نہیں تمہیں کیا فرق پڑتا ہے اور تم جیسے سے امید بھی کس بات کی کی جاسکتی ہے اچھا ہی ہے کہ تم جیسے گھٹیا کمینے انسان سے مجھے اور نفرت ہو گئی۔۔۔۔"

"بس کر دو ایہا تمہیں ہوش بھی ہے کہ کیا کیا بک رہی ہو تم، جس بات کا علم نا ہو اور پختہ یقین نہ ہو وہ بات کرنی نہیں چاہئے جیسا تم گند سوچ رہی ہو ویسے کچھ نہیں ہوا، بغیر کسی جرم اور بغیر کسی ثبوت کہ تم مجھے ذلیل نہیں کر سکتی آخر کیا غلط کیا ہے میں نے ہاں۔۔۔۔"

مسلسل ایہا کے منہ سے نکلنے والے شعلے فرمان کو جلا کر راکھ کر رہے تھے ساتھ ہی اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تبھی وہ ایہا کی بات کا ٹٹا اسے اس کی غلطی کا احساس دلانے لگا مگر ایہا میڈم اس وقت کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی کب رکھتی تھیں وہ تو اپنے غصے اور بے وجہ نفرت میں اندھی ہو کر فرمان کے دل کو چھلانی کیے جا رہی تھیں۔۔۔۔

"مجھے کوئی صفائی نہیں چاہیے تم سے کچھ نہیں سمجھنا میں نے تم جاؤ یہاں سے ابھی جاؤ۔۔۔۔"

ایہا سرخ آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے فرمان پر چیخی اور ساتھ ہی اپنا بازو فرمان کی گرفت سے نکالا تو وہ ایک افسوس بھری نظر ایہا کے ہچکیاں لے رہے وجود پر ڈالتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ایہا وہیں بیڈ پر پاس زمین پر گرتی چلی گئی۔۔۔

[LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI]

کچھ دیر کی مسافت کے بعد شاہ دل نے گاڑی روکی اور سارہ کو اترنے کا کہتا خود گاڑی سے نکل کر اپنے گھر کو ان لوک کرتا اس میں داخل ہو گیا۔۔۔

شاہ دل کے پیچھے پیچھے سارہ بھی ڈرتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی اور سہمی ہوئی نظروں سے ارد گرد دیکھتے ہوئے گھر کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

"آپ کے گھر میں اور کوئی نہیں ہے کیا۔۔۔؟؟؟"

"نہیں ہے کوئی اکیلا ہوں میں اس پوری دنیا میں، ایک ماں تھیں میری اب وہ بھی نہیں ہیں کچھ دن پہلے فوت ہو گئیں۔۔۔"

سارہ کے سوال کا جواب شاہ دل نے سنجیدگی سے دیا اور ساتھ ہی سارہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا بی جان کے کمرے میں داخل ہو گیا۔۔۔

"یہ میری بی جان کا کمرہ ہے آپ یہاں رہ سکتی ہیں جب تک آپ کی جان کو خطرہ ہے، یہاں کوئی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا بلکل سیف ہیں آپ یہاں، اور ہاں جس بھی چیز کی ضرورت ہو بتا دینا آپ مجھے، وہ مل جائے گی آپ کو۔۔۔"

شاہ دل کی بات پر سارہ نے سر اثبات میں ہلادیا تو شاہ دل بھی ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا اور سیدھا کچن میں گھس گیا۔۔۔

کھانا بنانا تو اسے آتا نہیں تھا مگر اب کچھ تو بنانا ہی تھا سارہ کے لیے تبھی جیسا بھی بنا ویسا ہی کھانا لیے وہ سارہ کے پاس دوبارہ چلا آیا اور بیڈ پر ناشتے کی ٹرے رکھے اسے کھانے کو بولا۔۔۔

سارہ نے ایک محبت بھری نظر شاہ دل پر ڈالی اور نوالہ توڑ کر منہ میں رکھا مگر اگلے ہی پل اس کا دل کیا کہ وہ نوالہ منہ سے نکال باہر کرے کیونکہ سالن میں نمک کی مقدار بہت زیادہ تھی وہ ایسا کر بھی دیتی اگر یہ کھانا اس کی محبت شاہ دل نے بنا دیا ہوتا۔۔۔

محبت میں انسان کس قدر اندھا ہوتا ہے یہ بات سارہ آج ثابت کر رہی تھی جو مسلسل مسکراتے ہوئے کھانے کے ساتھ مکمل انصاف کر رہی تھی۔۔۔۔

سارہ کو اتنی لذت سے کھانا کھاتے دیکھ شاہ دل خود پر نازاں ہونے لگا اور بیڈ پر دوسری سمت بیٹھ کر ایک نوالہ توڑ کر منہ میں رکھا جو اگلے ہی پل اس نے تھوک دیا۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے سارہ آپ کو آپ کیسے اتنے شوق سے اس کھانے کو کھا سکتی ہیں جو بالکل زہر بنا پڑا ہے کیا چیز ہیں آپ۔۔۔۔"

شاہ دل حیرانگی سے سارہ سے گویا ہوا تو وہ ایک اور نوالہ منہ میں ڈال کر چباتی ہوئی مسکرا کر شاہ دل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"کیا ہوا شاہ دل آپ ایسے ری ایکٹ کیوں کر رہے ہیں بس نمک تھوڑا سا تیز ہے باقی سب تو بہت ٹیسی ہے نا اور ویسے بھی اس چھوٹی سے بات کا اشوبنا کر میں کسی کی محبت اور خلوص سے بنائے گئے کھانے کو ری جیکٹ تھوڑی کر سکتی ہوں۔۔۔۔"

سارہ لہجے میں محبت سموئے شاہ دل سے کہتی پھر سے نوالہ توڑنے لگی جب شاہ دل نے ٹرے پیچھے کر دی۔۔۔۔

"چھوڑیں اسے سارہ پلیز مت کھائیں آپ کچھ دیر ویٹ کریں میں باہر سے کچھ کھانے کو لے آتا ہوں۔۔۔۔"

شاہ دل کہتا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تو سارہ بھی فوراً کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

"نہیں پلیز ز آپ مجھے چھوڑ کر باہر مت جائیں کھانے کی بات ہے نا تو میں بنالیتی ہوں۔۔۔۔"

سارہ کے اچانک بولنے پر شاہ دل حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"آپ کو کھانا بنانا آتا ہے کیا۔۔۔؟؟؟"

"جی جی الحمد للہ بہت اچھا کھانا بناتی ہوں میں اتنا ٹیسٹ ہے میرے ہاتھوں میں کہ آپ اپنی انگلیاں تک چبا جائیں گے۔۔۔۔"

سارہ ہنستے ہوئے شاہ دل سے بولی تو وہ بھی مسکرانے لگا۔۔۔۔

"اور واہ یہ تو پھر زبردست ہو گیا ویسے بھی مجھے باہر کا کھانا زیادہ پسند نہیں ہے لیکن اب تو یہی کھانا مجبوری تھی۔۔۔۔"

"اچھا آپ تھوڑی دیر انتظار کریں میں ابھی کچھ بنا کر لاتی ہوں۔۔۔۔"

شاہ دل کو دکھی ہوتا دیکھ سارہ تیزی سے بولی اور مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل کر کچن میں گھس گئی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد سارہ آلو کے پراٹھے بنا کر کمرے میں لے آئی تو شاہ دل جو بیڈ پر لیٹا آنکھیں بند کیے ہوئے تھا فوراً سارہ کے قدموں کی چاپ پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

"مجھے کچن میں کچھ اور ملا نہیں تو میں یہ آلو کے پراٹھے بنا کر لے آئی امید ہے آپ کو پسند آئیں گے۔۔۔۔"

سارہ ٹرے شاہ دل کے پاس بیڈ پر رکھتی ہوئی بولی مگر آلو کے پراٹھوں کے ذکر پر آج پھر شاہ دل کو ابیہا کی یاد آگئی ساتھ ہی اس کا موڈ خراب ہو گیا۔۔۔۔

"آپ کھائیں یہ مجھے نہیں کھانے۔۔۔۔"

شاہ دل غصے سے کہتا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

"آپ کو یہ پسند نہیں ہیں کیا تو پلیز آپ ویٹ کر لیں میں کچھ اور بنا لاتی ہوں لیکن یوں غصہ تو مت ہوں۔۔۔۔"

سارہ شاہ دل کے غصے کو باخوبی سمجھ رہی تھی لیکن اصل وجہ تو اسے بھی نہیں معلوم تھی۔۔۔۔

"بہت شکریہ لیکن اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔"

شاہ دل کہتا کمرے سے جانے لگا جب اسے سادہ کی آواز پر رکنپڑا۔۔۔۔

"تو ٹھیک ہے مجھے بھی بھوک نہیں ہے رکھ دیتی ہوں انھیں واپس کچن میں۔۔۔۔"

سارہ کہتی ہوئی بیڈ سے ٹرے اٹھانے لگی تو شاہ دل پلٹ کر اس کے ہاتھ سے ٹرے واپس لیتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے یار کھا لیتا ہوں لیکن آپ بھوک نہیں رہیں گی۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی شاہ دل نوالے توڑ کر کھانے لگا سارہ خاموشی سے اسے کھاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔

"کیسے بنے ہیں۔۔۔؟؟؟"

"بہت اچھے۔۔۔۔"

سارہ کے سوال پر شاہ دل نے سنجیدگی سے جواب دیا کیونکہ ان پر اٹھوں کا ٹیسٹ بالکل ایہا کے پر اٹھوں جیسا تھا جس کا ہر نوالہ شاہ دل کو اپنے گلے میں پھنستا محسوس ہوتا دو تین مزید نوالے کھا کر شاہ دل اٹھ کر کمرے سے نکل گیا جبکہ سارہ اسے جاتا دیکھ مسکراتی رہی اور خود شاہ دل کا چھوڑا ہوا ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔

[LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI]

فرمان کے جانے کے آدھے گھنٹے بعد ایہا دروازہ لوک کر چکی تھی ساتھ ہی اس نے اس کمرے کی کھڑکی دیکھی جو کہ لان میں کھلتی تھی پھر امجد کو موجود نہ پا کر وہ اس راستے سے باہر لان میں آئی اور اندھا دھند بھاگ کر گیٹ سے باہر نکل گئی اسے فرمان سے دور جانا تھا جو کہ وہ جا رہی تھی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ انسان اللہ کے فیصلوں کے آگے اپنی نہیں منوا سکتا۔۔۔۔

وہیں دوسری سمت فرمان کو کمرے سے گئے تقریباً 2 گھنٹے ہو گئے تھے وہ تب کا وہاں سے نکل کر سیدھا چھت پر چلا گیا تھا اور ایہا کی باتوں پر غور کرتے ہوئے سگریٹ پر سگریٹ پھونکے جا رہا تھا یوں ہی اپنے جلے ہوئے دل کو سگریٹ سے اور جلانے کے بعد وہ کچھ حد تک ریلیکس ہوتا چھت سے واپس نیچے آیا اور کچن میں جا کر ایہا کے لیے پھر سے دھیان کے ساتھ آملیٹ بنایا اور بریڈ کے سلائس لیے ایک کپ چائے کا بنا کر سب کچھ ٹرے میں سجانے کے بعد کمرے کی جانب چل پڑا جیسے ہی اس نے کمرے کا دروازہ بند دیکھ کر اسے پاؤں کی مدد سے کھولنا چاہا جو کہ نہ کھلا کیونکہ وہ اندر سے لوک تھا۔۔۔۔

"ایہا یار لوک کیوں کیا ہے ٹھیک ہے مت کرو مجھ سے بات لیکن یار کھانے سے کیسی ناراضگی وہ تو کھالو پلیز یار دروازہ کھولو اور ناشتہ کر لو۔۔۔۔"

ایک ہاتھ سے دروازے کو کھٹکھٹاتے ہوئے فرمان نے ایہا کو دروازہ کھولنے کا کہا مگر وہ اگر وہاں ہوتی تبھی بات سنتی اس کی۔۔۔۔

مزید ایک بار پھر سے کھٹکھٹانے کے بعد بھی جب فرمان کو کوئی جواب موصول نہ ہوا تو اس کا سیدھا دھیان ایہا کی بے باتوفی پر ہی گیا جو کہ وہ کر سکتی تھی۔۔۔۔

ٹرے کو پاس پڑے چھوٹے سے ٹیبل پر رکھ کر فرمان نے غصے سے ایک زوردار ٹانگ دروازے کو ماری تو وہ اگلے ہی پل کھل گیا کیونکہ لوک جو ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

کمرے میں داخل ہو کر پورے کمرہ دیکھ لینے کے بعد باتھ روم میں بھی جب فرمان کو ایہا نہ ملی تو اچانک اس کی نظر کمرے کی کھلی کھڑکی کی طرف گئی جو کہ فرمان نے تو کبھی نہیں کھولی تھی مطلب ایہا یہاں سے۔۔۔

"ایہا یہاں۔۔۔"

زور سے ایک ہاتھ دیوار پر مار کر فرمان نے چیخ کر ایہا کو پکارا اور غصے سے تن فن کرتا ہوا گاڑی کی چابی لیے گھر سے باہر نکل گیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔

صبح کے 10 بجے سے گھر سے نکلے ہوئے رات کے 7 بج گئے تھے مگر فرمان کو ایہا سارا شہر چھان لینے کے بعد بھی کہیں دیکھائی نہ دی وہ پاگلوں کی طرح سڑکوں پر گاڑی بھگائے جا رہا تھا دل ہی دل میں دعا گو تھا لیکن ابھی تک اسے سوائے مایوسی کے اور کچھ نہ ملا۔۔۔

ایہا پیدل چلتی ہوئی جا کر ایک پارک میں بیٹھ گئی تھی کوئی ٹھکانہ تو تھا نہیں اس کے پاس جہاں وہ جاسکتی تھی ادھر بیٹھ کر اپنی قسمت پر رونے لگی اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسے رات ہو گئی تھی جب اچانک چوکیدار نے آ کر اسے وہاں سے جانے کا کہا۔۔۔

"بھائی میں صرف بیٹھی ہوں یہاں۔۔۔"

"تو ہم کیا کریں بی بی ہم نے بند کرنا ہے اسے تم جاؤ بڑی مہربانی ہوگی۔۔۔"

ایہا نے جب بولنا چاہا تو آگے سے اس چوکیدار نے اس کی بات کاٹتے ہوئے سختی سے اسے جانے کا کہا تو ایہا کو بھی وہاں سے نکلنا ہی پڑا وہ کچھ خوفزدہ سی ہو کر سنسان سڑک پر چلنے لگی جہاں کچھ کچھ دیر کے وقفے سے ایک آدھ گاڑی یا موٹر سائیکل گزر جاتی تب ایہا اور ڈر جاتی تھی۔۔۔

ابھی یہ خوف ہی ختم نہ ہوا تھا جب اچانک سڑک کے کنارے پر کھڑے کچھ آوارہ گنڈے اس کا پیچھا کرنے لگے اونچے اونچے قہقہے لگاتے وہ ایہا کے جسم کو غلیظ نظروں سے گھورتے آپس میں باتیں کر رہے تھے تب ایہا ان کی باتوں پر غور کرتی تیزی سے چلنے لگی۔۔۔

"ارے رکو تو سہی جانے من اتنی جلدی کہاں جانے کی ہے، ہمارا بھی بھلا کر دو، ساتھ چلو ہمارے ساری رات عیاشی کروائیں گے۔۔۔۔"

ان گنڈوں میں سے ایک نے اونچی آواز میں ہانکتے قہقہہ لگا دیا جس میں باقی بس کے قہقہے بھی شامل ہو گئے مگر ایہا کے تو اپنے ہاتھوں پاؤں سے جان نکلی محسوس ہو رہی تھی ساتھ ہی اس کی ٹانگیں بے جان ہو کر مزید اس کے جسم کا بوجھ اٹھانے سے انکاری تھیں لیکن اسے ہمت نہیں ہاری تھی تبھی ہمت سے کام لیتے ہوئے وہ یوں ہی چلتی رہی جب اچانک ایک گنڈے نے تیزی سے لپک کر ایہا کا ہاتھ تھام لیا اور اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔

"ارے رکو تو سہی جانے من اور کتنا ٹپاؤ گی۔۔۔۔"

وہ گنڈہ ایہا کا چہرہ اپنی طرف کرتا اس سے گویا ہوا ساتھ ہی اس نے ایہا کے چہرے کو چھونا چاہا جب اچانک ایہا نے تیش میں آکر اس کے منہ پر تھپڑ مارنا چاہا جسے راستے میں ہی اس گنڈے سے روک لیا اور ایہا کے اسے ہاتھ کو دبوج کر چومنے لگا۔۔۔۔

"ارے گڑیا اتنا غصہ اف تجھے پتہ ہے کہ مجھے گرم لڑکیاں بہت پسند ہیں جن میں تجھ جیسی آگ ہو آج بہت مزہ آئے گا تجھ سے اپنی پیاس بجھا کر گارنٹی دیتا ہوں اس بات کی۔۔۔۔"

ایک بار پھر سے بول کر وہ ایہا کے اسی ہاتھ کو دانتوں سے کاٹنے لگا ایہا تو درد کی شدت سے بلبلا اٹھی لیکن وہاں موجود بے ضمیر لوگوں کو فرق ہی کب پڑتا تھا بلکہ وہ تو اس کی آہ و پکار پر انجوائے کرتے تھے۔۔۔۔

اب بھی وہ تینوں ایہا کے قریب آکر اس کو ہوس بھری نظروں سے گھورتے ہوئے ساتھ ساتھ ایہا کے جسم کو چھونے لگے کوئی ایہا کی کمر پر ہاتھ پھیر رہا تھا تو کوئی اس کے پیٹ پر چٹکی کاٹ رہا تھا ایہا تو اپنے انجام کا سوچ کر ہی روتے ہوئے ان کی منتیں کرنی لگی جس کا کوئی اثر نہ ان پر ہونا تھا نہ ہوا۔۔۔۔

"پلیز مجھے چھوڑ دو جانے دو مجھے خدا کا واسطہ ہے۔۔۔۔"

ایہا نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ ایک بار پھر سے ان کی منت کی لیکن بدلے میں ایک گنڈے نے اس کے کپڑوں کی بازو کو پھاڑ دیا تب اچانک ایہا نے غصے سے اسے ٹانگ اسے ماری جبکہ اگلے ہی پل اس پہلے والے گنڈے کا کھینچ کر اٹے ہاتھ کا لگایا گیا تھپڑ ایہا کے نازک گال پر نشان چھوڑ گیا اور ساتھ ہی ہونٹ کا کنارہ پھٹ کر خون کی ایک لکیر گردن تک بہہ کر پہنچ گئی۔۔۔۔

ان لوگوں کی درندگی مزید بڑھ چکی تھی اب وہ ایہا کے تمام کپڑوں کو پھاڑنے میں مصروف تھے اور ساتھ ہی ایہا کے چینیخنے میں بھی تیزی آگئی تھی وہ مسلسل بچاؤ بچاؤ کوئی ہے کی رٹ لگائے ہوئی تھی۔۔۔

فرمان جو سرخ آنکھوں میں غصے کے ساتھ پریشانی لیے ایہا کو ڈھونڈ رہا تھا تو اس جگہ بھی آیا لیکن یہاں بھی اسے ایہا دیکھائی نادی اب اس کی ایہا کے مل جانے کی امید بھی دم توڑنے لگی تھی تبھی وہ گاڑی کو بریک لگائے باہر سڑک پر نکلا اور ایک مکازور سے گاڑی کے بونٹ پر مار کر چیخ پڑا۔۔۔

ساتھ ہی وہ بے بس سا ہو کر سڑک پر گر تا چلا گیا آنسو اس کے آنکھوں سے نکلنے کو بے چین تھے لیکن وہ انھیں بہنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا وہ تو بس آسمان کی طرف منہ کیے دل ہی دل میں اپنے رب سے مخاطب تھا جو کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہیں واپس بھیجتا پھر بھلا فرمان کی دعا کیسے نہ قبول ہوتی۔۔۔

ابھی وہ یوں ہی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے آسمان کی جانب دیکھ رہا تھا جب اچانک اس کے کان میں ایہا کے چیخنے کی آواز پڑی اور اگلے ہی پل فرمان چونک کر کھڑا ہو گیا تو اسے پھر سے بچاؤ کی آواز سنائی دی اور بس آواز سنتے ہی فرمان نے اپنی گاڑی میں موجود اپنی گن نکالی اور ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے اس جانب دھوڑ لگا دی مگر اس جگہ پہنچ کر سامنے موجود منظر دیکھ کر فرمان کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا تھا۔۔۔

پھٹے ہوئے کپڑے ایہا کے منہ سے نکل رہے خون کے ساتھ اس کے ساتھ گنڈوں کی ہور ہی نازیبا حرکات فرمان کو پاگل ہی تو کر گئی تھیں اور اسی پاگل پن میں وہ ایک بھی پل ضائع کیے بغیر تیش سے آگے بڑھا اور پھر اپنے ہاتھ میں موجود گن سے ان چاروں گنڈوں پر فائر کر دیا جب تک اس کی گن کی 11 کی 11 گولیاں ختم نہ ہو گئیں تب تک فرمان کا ہاتھ نہ رکا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب کے سب سڑک پر ڈھیر ہو گئے۔۔۔

ایہا گولیوں کی آواز پر ڈر کر آنکھیں بند کیے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتی سڑک پر بیٹھ گئی تھی جب کچھ دیر بعد اسے اپنے دائیں بازو پر کسی کی مضبوط گرفت محسوس ہوئی ساتھ ہی اسے کھینچ کر کھڑا کیا گیا تھا اس لمس میں اس قدر سختی تھی کہ ایہا نے درد سے کراہ کر اس شخص کو دیکھا مگر فرمان کو خود کا بازو تھا مے کھینچ کر لے جاتے دیکھ ایہا کی وہی چھوڑ مجھے کی رٹ دوبارہ شروع ہو گئی۔۔۔

جس پر فرمان کے کان پر ایک جوں تک نہ رینگے اس نے یوں ہی کھینچ کر ایہا کو گاڑی تک لانے کے بعد دھکیل کر اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھایا اور دروازہ لوک کر کے خود گاڑی میں بیٹھ گاڑی سٹارٹ کیے اس کو گھر کی جانب موڑ لیا۔۔۔۔

فرمان کا چہرہ خوفناک حد تک سنجیدہ تھا اس کا غصہ دیکھ کوئی بھی ڈر سے کانپ اٹھے لیکن ایہا میڈم ابھی بھی ایک ہی بات بولے جا رہی تھی اسے فرمان سے شاید ڈر لگتا ہی نہیں تھا یا فرمان نے اب تک اسے اپنا اصل روپ دیکھا یا نہیں تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی کو گھر کی پورچ میں روک کر فرمان تیزی سے گاڑی سے اتر اور دروازہ کھول کر ایہا کو بھی باہر نکال کر یوں ہی اس کا بازو پھر سے تھامے گھر میں لیجانے لگا جب اچانک لاؤنج میں پہنچتے ہی ایہا نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنا بازو فرمان کی گرفت سے نکالا۔۔۔۔

"تم سمجھتے کیا ہو آخر خود کو ہاں کہا نا کہ مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ نفرت کرتی ہوں تم سے تو کیوں زبردستی کر رہے ہو میرے ساتھ۔۔۔۔"

ایہا کی نفرت ابھی بھی بجائے ختم ہونے کے فرمان کے لیے مزید بڑھی ہی تھی بقول اس کے فرمان اس کے سامنے ہیر و بنتا تھا جبکہ اس کی زندگی برباد کرنے اور درد کی ٹھوکریں کھانے میں سب سے بڑا کردار اسی کا تھا۔۔۔۔

"ایہا میرا دماغ اس وقت بہت خراب ہے اسے مزید خراب مت کرو جاؤ اپنے کمرے میں اس متعلق ہم پھر کبھی بات کریں گے مگر ابھی بات مانو میری۔۔۔۔"

فرمان ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی مسلتا ایہا سے گویا ہوا مگر ایہا نے فرمان کی بات پر عمل کرنا سیکھا ہی کب تھا۔۔۔۔

"نہیں رہنا تمہارے ساتھ اتنی سی بات تمہارے موٹے دماغ میں گھستی نہیں ہے کیا جا رہی ہوں میں جو کرنا ہے کر لو۔۔۔۔"

ایہا فرمان کو جھڑک کر باہر کی سمت پلٹ کر جانے لگی جب اچانک فرمان نے ہاتھ لمبا کر کے ایہا کی بازو کہنی کے پاس سے دبوچی اور کھینچ کر ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا۔۔۔۔

"بہت شوق چڑھا ہوا ہے تمہیں ان جیسوں کی ہوس کا شکار بننے کا، کچھ اندازہ بھی ہے کہ اگر میں ناپہنچتا وقت پر تو کیا ہو سکتا تھا تمہارے ساتھ، ہمیشہ ہمیشہ مجھے اور میری بات کو دو کوڑی کی بھی اہمیت نہیں دی تم نے، میری بے لوث محبت کے بدلے میں صرف نفرت ہی دی مجھے مگر اب بہت ہو گیا بہت کر لی تمہاری بے وقوفیاں برداشت اب اور نہیں، تمہیں تمہاری زبان میں ہی سمجھانا پڑے گا۔۔۔۔"

فرمان یوں ہی ایہا کو دبوچے اپنی شعلہ بار نظروں سے اس کو جھلساتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا اور پھر کھینچ کر ایہا کو کمرے کی سمت لیجانے لگا۔۔۔۔

"بس بہت دیکھ لیے تمہارے ڈرامے بہت کر لیا برداشت اتنے دونوں سے تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ شاید تمہیں خود میری محبت بدل دے تمہیں بھی مجھ سے محبت ہو جائے، لیکن نہیں تم جیسے لوگوں کو عزت یا محبت اس ہی کہاں آتی ہے، اب تک ہر بات مانی تمہاری جو تم نے چاہا وہی کیا ورنہ پوچھ لو کسی سے بھی کہ ملک فرمان کی اصلیت کیا ہے، اتنے پیار سے تو شاید کبھی کسی سے بات تک نہیں کی میں نے لیکن تمہاری ہر بکو اس چپ چاپ برداشت کی خود کو ذلیل ہونے دیا، اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی تمہیں خود احساس نہیں ہوا الٹا سر پر چڑھ گئی ہو تم میرے، ایک بات پلے باندھ لو اپنے کہ ملک فرمان اگر کسی کو اپنی عادت بنا سکتا ہے تو اسے اس کی اوقات بھی دیکھا سکتا ہے رہو اسی جگہ جب تک دماغ ٹھکانے نہیں آتا تمہارا۔۔۔۔"

ایہا کو کمرے میں لا کر بولنے کے ساتھ ہی فرمان اسے بیڈ پر دھکیل کر خود کمرے سے باہر جا کر اسے لوک کر چکا تھا اس وقت مکمل پگھلایا ہوا تھا وہ اس کا انداز اس کی زبان سب کچھ اس فرمان سے بہت الگ تھی جسے اب تک ایہا دیکھتی آئی تھی۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب فرمان کو دروازہ لوک کرتے دیکھ ایہا فوراً اٹھ کر دروازے تک پہنچی اور دروازہ پیٹتے اسے کھولنے کا بولنے لگی مگر نہ اسے فرمان کے مرضی کے بغیر کھلنا تھا نہ وہ کھلا اور ایہا یوں ہی دروازے پر ہاتھ مارتے ہوئے سو گئی۔۔۔۔

[LRI]❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]

رات کا دوسرا پہر تھا جب شاہ دل واپس گھر لوٹا سارہ کی موجودگی میں اسے گھر میں رہنا پسند نہیں تھا اگر بات سارہ کی زندگی کی ناہوتی تو وہ کبھی اسے ادھر رہنے بھی نادیتا۔۔۔۔

لیکن اب جب تک وہ یہاں تھی وہ تب تک اس سے جتنی ہو سکے اتنی دوری قائم رکھنا چاہتا تھا اسی لیے آج خلاف معمول وہ بہت دیر سے گھر واپس لوٹا تھا ابھی دبے قدموں کے ساتھ وہ لاؤنج میں ہی آیا تھا جب اچانک اسے سارہ کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

شدید پریشانی اور حیرانگی کے ساتھ وہ بھاگ کر بی جان کے کمرے میں گیا جہاں اب سارہ رہ رہی تھی تو اسے سارہ بیڈ پر کمبل اوڑھے لیٹے سوتی ہوئی دیکھائی دی اس کا چہرہ اس وقت دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا خوفزدہ سی وہ ناجانے کیا خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"چھوڑ دو انھیں مت مارو میرے بابا کو پلیز۔۔۔۔"

"بابا بابا۔۔۔۔"

سارہ بار بار ایک ہی الفاظ دہرائے جارہی تھی ساتھ ہی وہ اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتے ہوئے ناجانے کس کو دھکیل رہی تھی۔۔۔۔

شاہ دل کچھ دیر تک خاموش کھڑا سارہ کو دیکھتا رہا مگر جب اس کے رونے چیخنے میں اور جسم کی لرزش میں اضافہ ہونے لگا تو وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھا اور ہاتھ کی مدد سے سارہ کا کاندھا ہلا کر اسے نیند سے جگانے لگا۔۔۔۔

"سارہ سارہ ریلیکس کچھ نہیں ہوا کوئی نہیں ہے یہاں سب ٹھیک ہے ہوش میں آئیں۔۔۔۔"

شاہ دل نے دو تین مرتبہ سارہ کے کاندھے کو چھو کر اسے پرسکون کرنا چاہا مگر وہ اب ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے سانس بھی سہی سے نہیں لے پا رہی تھی جب شاہ دل نے اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ کر مضبوطی سے اس کے دونوں شانے تھامے اور اسے جھنجھوڑ کر اٹھنے کو کہا۔۔۔۔

تو اگلے ہی لمحے سارہ نے اپنی بھیگی بند آنکھوں کو کھولا اور شاہ کو دیکھتے ہی اس کے سینے میں خود کو چھپاتی اونچی آواز میں رونے لگی۔۔۔۔

"مار دیا انھوں نے مار دیا شاہ دل میرے بابا کو مار دیا وہ اب مجھے بھی جان سے مار دیں گے، بابا درد سے تڑپ رہے تھے میں کچھ نہیں کر پائی ان کے لیے، میں انھیں بچا نہیں سکی شاہ دل مر گئے وہ۔۔۔۔"

کرب اور تکلیف سارہ کے ہر انداز سے ظاہر تھی سارہ کی تکلیف کا اندازہ شاہ دل باخوبی لگا سکتا تھا تبھی اسے یوں ہی اپنے سینے سے لگائے وہ ایک ہاتھ اس کے بالوں میں پھیرتا اسے سنبھالنے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔۔

کافی دیر تک یہی عمل دہرانے کے بعد جب شاہ دل کو محسوس ہوا کہ سارہ خاموش ہو چکی ہے تو اس نے ہلکے سے اسے خود سے الگ کر کے دیکھا تو وہ سوچتی تھی۔۔۔۔۔

انتہائی نرمی کے ساتھ اسے بیڈ پر لیٹا کر ایک نظر اس کے بھیگے چہرے پر ڈالتا شاہ دل کبل ٹھیک کرتے اسے سوتا چھوڑ خود کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

[LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI]

اگلا پورا دن فرمان بہت مصروف رہا تھا صبح سے ہی اسے ایک ضروری کال آگئی تھی جس وجہ سے اسے شہر کے باہر جانا پڑا سارا دن وہیں گزار کر جب وہ واپس رات کے 8 بجے گھر آیا تو شفقت (باورچی) اور سلمہ (نوکرانی) سے اسے معلوم ہوا کہ ایہا میڈم کل رات سے بھوکی پیاسی کمرے میں بیٹھی ہیں۔۔۔۔۔

"ہم نے بہت منتیں کیں صاحب جی لیکن میڈم غصے سے چیخنے لگیں اور کھانا اٹھا کر پھینک دیا۔۔۔۔۔"

سلمہ نے ایک بار پھر سے فرمان کو تفصیل بتائی تو وہ آنکھیں بند کر کے اپنے دانت پیستے ہوئے ایہا کے بارے میں سوچنے لگا اور پھر اچانک بولا۔۔۔۔۔

"مجھے لا کر دو کھانا۔۔۔۔"

فرمان کا حکم ملتے ہی سلمہ کچن کی جانب چل پڑی جبکہ فرمان اپنے کمرے میں گھس گیا۔۔۔۔۔

اپنی جیکٹ جس میں وہ گن رکھے ہوئے تھا وہ بیڈ پر اتار کر پھینکنے کے بعد اس نے اپنے بوٹ اتار کر رف چپل پہنی اور شرٹ کی کف کھول کر کہنی تک فولڈ کرنے کے بعد وہ باتھ روم میں گیا اور منہ ہاتھ دھو کر ٹاول سے خشک کرتا واپس کمرے میں آگیا تب تک سلمہ بھی اسے بلانے آگئی تھی جسے جانے کا بولتا وہ بھی ٹاول صوفے پر اچھال کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

سلمہ کے ہاتھ سے ٹرے تھامے اسے اپنے کواٹر میں جانے کا کہتے وہ ایہا کے کمرے میں داخل ہونے لگا جب اچانک اس کے موبائل پر میسج آیا جو اس نے دروازے کھولتے ہوئے اپنی جینز کی جیب سے موبائل

نکال کر پڑھا مگر اس سے پہلے وہ موبائل واپس جیب میں ڈالتا ایہا میڈم اسے اپنے لفظوں کے وار سے گھائل کرنے لگیں۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے ملک فرمان کے مجھے اپنی قید میں رکھ کر تم مجھے یا میری محبت کو پالو گے، بلکل نہیں غلط فہمی ہے تمہاری میں مر جاؤں گی لیکن تمہاری یہ خواہش کبھی نہیں پوری ہونے دوں گی۔۔۔"

ایہا کے نفرت بھرے لہجے سے فرمان کو تکلیف تو ہوئی مگر وہ اسے ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے آرام سکون سے بغیر کوئی تاثر چہرے پر لائے وہ چلتا ہوا ایہا تک آیا اور پھر سائیڈ ٹیبل پر ٹرے کے ساتھ بے دھیانی میں اپنا موبائل بھی رکھ کر (جو اس کے ہاتھ میں ہی موجود تھا) ایہا کو عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

"ٹھیک ہے ایہا مان لیا بہت دفعہ کہہ چکی ہو تم یہی بات اب اٹھو اور کھانا کھا لو۔۔۔"

"نہیں کھانا میں نے تمہارا حرام کا دیا ایک بھی نوالہ بھوکے مر جاؤں گی لیکن یہ بلکل نہیں کھاؤں گی۔۔۔"

ایہا کی اکڑ تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

"دیکھو ایہا پلیز زچپ چاپ کھا لو یہ کھانا میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

"اوووووو اچھا زبردستی یہی تو کرنا جتنا ہو تم اور آتا ہی کیا ہے تمہیں لیکن میری ایک بات دھیان سے سن لو تم کہ میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی نہیں کھانا مطلب نہیں کھانا اب جاؤ یہاں سے سر مت کھاؤ میرا۔۔۔"

فرمان کی نظروں میں اپنی نظریں گاڈھے ایہا نے ایک بار پھر سے اسے دھتکارا اور رخ موڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔

"یار پلیز ز ز ایہا کھا لو نا کھانا کیوں کر رہی ہو ایسے آخر کھانے سے کیسی ناراضگی، پلیز ز یار میں ہاتھ جوڑتا ہوں تمہارے آگے اور سوری بھی بولتا ہوں کل کے لیے لیکن یار خود کو اذیت مت دو تم۔۔۔"

فرمان سچ میں ہاتھ جوڑے ایہا سے معافی مانگنے لگا لیکن وہ یوں ہی رخ موڑے بیٹھی رہی۔۔۔

"تم ہاتھ جوڑو یا پاؤں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی مجھے تم جیسے گھٹیا شخص کی معافی چاہیے نکلوا دھر سے اب مزید ایک منٹ بھی میں تمہیں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"

ایہا کی بے حسی پر فرمان کے دل کے ان گنت ٹکڑے ہو گئے لیکن وہ بکھرنا نہیں چاہتا تھا تبھی خود کو سنبھالے رکھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے مت کھاؤ کل سے میں بھی بھوکا ہوں تو اگر مرے بھی تو دونوں ساتھ میں ہی مریں گے۔۔۔۔"

اتنا کہتے ہی فرمان کمرے سے باہر نکل گیا جب اچانک اسے اپنے موبائل یاد آیا تو وہ واپس سے کمرے میں داخل ہوا تب اسے ایہا ٹرے بیڈ پر رکھے کھانا کھلاتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔۔

"کوئی خوش فہمی مت پالنا تم، تمہارے ساتھ مرنا بھی گوارہ نہیں ہے مجھے تبھی کھا رہی ہوں یہ۔۔۔۔"

فرمان کو دیکھ کر ایہا نے اسے جتنا ضروری سمجھا مگر فرمان خاموشی سے ہلکا سا مسکراتا ہوا بیڈ کے قریب آیا اور اپنا موبائل اٹھا کر واپس کمرے سے نکل گیا لیکن کمرے کو لاک کرنا وہ نہیں بھولا تھا اب مزید رسک لینے کی ہمت نہیں تھی اس میں کیونکہ اب معاملہ اس کی زندگی اس کی محبت کا تھا۔۔۔۔

[LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI]

اگلے 2 دن کیسے گزرے خود فرمان کو بھی پتہ نہ چلا وہ آج کل ایک رائیس مل شروع کرنے والا تھا جس وجہ سے اس پر کام کا بوجھ بہت زیادہ تھا لیکن جب بھی وہ آدھی رات کو واپس گھر آتا تو سب سے پہلا سوال اس کا ایہا کے بارے میں ہی ہوتا تھا۔۔۔۔

ایہا کے کھانے اس کی خیریت کا سن کر پر سکون ہوتا وہ سلمہ کو جانے کا بول کر خود ہلکے سے ایہا کے کمرے کو کھولتا اور جا کر بیڈ پر سو رہی ایہا کے قریب زمین پر بیٹھ جاتا اور گھنٹوں اسے یوں ہی سوتا دیکھتا رہتا۔۔۔۔

محبت انسان کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے یہ ملک فرمان کی حالت سے اندازہ لگایا جاسکتا تھا جو ایک ظالم درندے سے سچا عاشق بن چکا تھا۔۔۔۔

"بیہو جان مجھے مکمل یقین ہے کہ ایک نا ایک دن تمہیں بھی مجھ سے لازمی محبت ہو جائے گی اور اس ایک دن کا انتظار مجھے شدت سے ہے۔۔۔۔"

فرمان ایہا کو دیوانہ وار نائٹ بلب کی روشنی میں دیکھتا دل میں خود سے مخاطب ہوا اور پھر اچانک اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے 3 کا ہندسہ دیکھا رہی تھی آج خلاف معمول اسے زیادہ دیر ہو گئی

تھی جبکہ صبح پھر سے اسے بہت کام کرنا تھا اپنی محبت کا دیدار کرتے اسے وقت گزرنے کا اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔۔

ایک آخری مرتبہ ایہا کو دیکھتا وہ اٹھا اور بے قدموں کے ساتھ کمرے سے نکل کر اسے لاک کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

[LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️

اگلے دن فرمان کے سبھی دوست جن سے اس کی خاص پہچان تھی وہ لوگ فرمان کے گھر ڈنر کے لیے آگئے تھے یہ سب ارسلان کی کارستانی تھی اسی نے زبردستی سب کو بول کر کے فرمان نے انہیں انوائٹ کیا ہے یہاں بلایا تھا۔۔۔

رات 7 بجے سب دوست جب فرمان کے گھر میں داخل ہو گئے تو ارسلان نے اسے مسیج کر کے گھر آنے کا کہا فرمان کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ اگنور کرتے ہوئے آج جلدی گھر آ گیا۔۔۔

امجد سے بول کر اس نے ڈنر تیار کروالیا تھا اور اسے ڈرنکس لانے کا بھی کہہ دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ارسلان آج اسی وجہ سے یہاں آیا تھا۔۔۔

رات کے 8 بجے فرمان گھر میں داخل ہوا اور صرف منہ ہاتھ دھو کر ان سب کے ساتھ آکر اپنے اسپیشل روم میں جو اسی لیے استعمال کیا جاتا تھا وہاں آکر ان سب سے مل کر بیٹھ گیا لیکن اس کا دھیان سارا ایہا میں اٹکا ہوا تھا آخر ابھی تک اس نے ایہا کی خیریت جو دریافت نہیں کی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد سب نے ڈنر کیا اور پھر ان کی اسپیشل پارٹی شروع ہو گئی یعنی ڈرنکس کی بوتلیں اور گلاس کے ساتھ چکھنا امجد اٹھا کر لے آیا تھا تقریباً دو گھنٹے تک ڈرنک کرنے کے بعد فرمان کے 3 دوست تو ڈولتے ہوئے فرمان سے مل ملا کر واپس اپنے اپنے گھر چلے گئے جبکہ ارسلان یہیں فرمان کے پاس بیٹھا ڈرنک کرتا رہا۔۔۔

"فرمان یار تو ابھی تک ہنی مون پر کیوں نہیں گیا۔۔۔؟؟؟"

اچانک ارسلان کا پوچھا گیا سوال فرمان کو چونکا گیا لیکن وہ جواب میں سرخ آنکھوں کے ساتھ سوائے سر نفی میں ہلانے کے اور کچھ نہ کر سکا۔۔۔

"یار ایک بات بتا سچ سچ کہ تو نے شادی کی بھی ہے یا نہیں، کیونکہ نہ تو تو نے ہم میں سے کسی کو اپنی شادی میں بلا یا نہ کوئی فنکشن کیا آخر وجہ کیا ہے اس رازداری کی۔۔۔؟؟؟"

ارسلان چکن پکوڑا اٹھا کر منہ میں رکھتا شوخ نظروں کے ساتھ فرمان سے ایک اور سوال کر گیا فرمان بھی حد سے زیادہ ڈرنک کر چکا تھا تبھی دو انگلیوں سے اپنی پیشانی دباتے ہوئے بغیر سوچے سمجھے بولنا شروع ہو گیا۔۔۔

"ہاں یار تو سہی کہتا ہے مجھے بھی میری شادی شادی نہیں لگتی میاں بیوی میں ایسا تھوڑی ہوتا ہے ہمارا تعلق تو ایسا ہے جیسے دو اجنبی ایک ہی چھت کے نیچے رہ رہے ہوں بس۔۔۔"

"یہ کیا کہہ رہا ہے تو فرمان مطلب کہ تیرے اور بھابھی کے بیچ ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔؟؟؟"

ارسلان کا سارا نشہ اس ایک بات سے ہی اتر گیا تھا وہ حیران ہی تو رہ گیا تھا کہ فرمان ایسا کب سے ہو گیا تھا یہ سچ تھا کہ وہ لڑکیوں کے چکر میں نہیں پڑا تھا کبھی لیکن ارسلان فرمان کی طبیعت سے بھی واقف تھا کہ وہ منواتا اپنی ہی ہے اگر اسے کوئی لڑکی پسند آئی تھی وہ اس سے نکاح تک کر چکا تھا پھر بھلا وہ اپنا حق حاصل کرنے میں جھجک کیوں رہا تھا۔۔۔

"کچھ بھی نہیں یار وہ تو مجھے ہاتھ تک نہیں لگانے دیتی ہر وقت ایک ہی بات بولتی رہتی ہے نفرت کرتی ہوں نفرت، یہاں بہت تکلیف ہوتی ہے یار اس کی اس بات سے۔۔۔۔"

فرمان اپنے دائیں ہاتھ کو سینے پر مارتے ہوئے ارسلان کو حقیقت بتانے لگا اس کی تکلیف پر ارسلان کو بھی دکھ ہوا تو اگلے ہی لمحے ارسلان اپنی جگہ سے اٹھ کر فرمان کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا۔۔۔

"فرمان یار تجھے اتنا بھی نہیں پتہ کہ بیویاں تو ایسے ہی کرتی ہیں تاکہ اپنے خنرے اٹھوا سکیں اپنا غلام بنا سکیں ہم شوہروں کو، مگر تو مرد ہے یار شیر ہے میرا، تیرا فرض بنتا ہے کہ تو اپنا حق استعمال کرے چاہے پھر زبردستی ہی کیوں ناکرنی پڑے، مجھے تجھ سے یہ امید نہیں تھی فرمان تو نے بہت ہرٹ کیا ہے مجھے، یار تو ملک فرمان ہے پہچان خود کو اور جامیرے شیر یہی وقت ہے اپنی مردانگی دیکھانے کا اور مجھے تو یہ لگتا ہے یار کہ بھابھی بھی دل ہی دل میں یہی چاہتی ہیں تو دیکھ لینا ایک بار تو نے اپنی چھاپ لگا دی تو پھر بھابھی کیسے تیری دیوانی ہو جائے گی۔۔۔۔"

ارسلان مسلسل بولتے ہوئے فرمان کا مہینڈ واش کر رہا تھا اور فرمان بھی اس قدر نشے میں مبتلا ہو چکا تھا کہ اب اس کے دماغ میں بھی ایک ہی بات گھومے جا رہی تھی کہ تو دیکھ لینا ایک بار تو نے اپنی چھاپ لگا دی تو پھر بھابھی کیسے تیری دیوانی ہو جائے گی وہ بھی دل ہی دل میں یہی چاہتی ہیں۔۔۔۔

اچھی طرح فرمان کو بھر بھرا کر ارسلان خود تو اپنے گھر چلا گیا جبکہ رات کے گیارہ بجے فرمان لڑکھڑاتی ہوئی چال چلتے اٹھا اور ایہا کے کمرے کی جانب چل پڑا۔۔۔۔

ایہا اب چپ چاپ خود ہی کھانا کھا لیتی تھی تو سلمہ بھی صرف فرمان کے گھر لوٹنے تک یہاں موجود رہتی تھی اور اب جب فرمان آچکا تھا تو وہ بھی جا چکی تھی۔۔۔۔

فرمان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظر بیڈ پر بلینکٹ میں سمٹ کر سو رہی ایہا پر پڑی۔۔۔۔
کتنے ہی دنوں سے وہ اس کی آواز تک نہیں سن پایا تھا وجہ صرف ایہا کی بے جانفرت تھی جو وہ برداشت کرنے کی خود میں ہمت نہیں پاتا تھا تبھی کچھ دنوں سے وہ گھر بھی کافی دیر سے لوٹتا کہ ایہا کا موڈ اسے دیکھ کر خراب نا ہو تو اس سے بات کرنا تو بہت دور کی بات تھی۔۔۔۔

ایہا کو صرف ایک نظر دیکھ کر وہ ارسلان کی پڑھائی گئی پٹی سب بھول گیا تھا اسے یاد تھا تو صرف اتنا کہ سامنے اس کی محبت ایہا موجود ہے جس کی روح تک سے محبت تھی ملک فرمان کو۔۔۔۔

اپنے دیوانے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ پھر سے ایہا کی نفرت اس کے ہاتھوں خود کی ہوئی تزلزل سب کچھ بھول کر روزانہ کی طرح آج بھی اپنی خواہش جو گھنٹوں ایہا کے پاس زمین پر بیٹھ کر اسے دیکھنے کی تھی وہ پوری کرنے یہاں آ گیا تھا۔۔۔۔

اتنی محبت تو اس نے زندگی میں کبھی کسی سے نہیں کی تھی جتنی وہ اس ظالم لڑکی سے کرنے لگا تھا جو اس کے خدبوں اس کے عشق کو ہمیشہ ہی ٹھکراتی آئی تھی۔۔۔۔

یہ سوچیں اسے کس قدر اذیت پہنچاتی تھیں یہ تو صرف وہی جانتا تھا آج اس کی برداشت بھی خواب دے گئی تھی وہ اپنے خاص دوستوں کے ساتھ خود بھی آج ڈرنک کر چکا تھا تاکہ کچھ حد تک ہی سہی خود کو ان تکلیف دہ سوچوں اور ایہا کی نفرت سے دور رکھ سکے۔۔۔۔

لڑکھڑاتی چال چلتے فرمان بیڈ تک آیا اور پھر زمین پر ایہا کے قریب بیٹھے اسے بے خودی میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

ناجانے کب وہ لڑکی اس کے جذبوں کی قدر کرتی کب اس کی محبت کو سمجھتی یہی باتیں سوچ کر اس کا سر درد سے پھٹنے لگا۔۔۔۔

نائٹ بلب میں ایہا کا روشن چہرہ کچھ اور خوبصورت لگ رہا تھا سفید رنگ کے کپڑوں میں وہ کوئی اپسرا ہی لگ معلوم ہوتی تھی اس کی نم بال کچھ دیر پہلے اس کے ہاتھ نہانے کی گواہی دے رہے تھے۔۔۔۔

نیند میں کس قدر معصوم اور اٹریکٹیو لگ رہی تھی یہ بات کوئی فرمان سے پوچھے مگر وہ جو پہلے سے ہی اس کا دیوانہ تھا خود کو آج روک نہ سکا یہ اس نشیلے جام کا اثر تھا کہ وہ ایہا کے ہونٹوں کو فوکس کیے بیڈ کا سہارا لیتا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر بہت دیر سے نیند میں غافل ایہا کے گلابی نرم و نازک ہونٹوں پر جھک کر انھیں اپنے ہونٹوں میں لیے چومنے لگا۔۔۔۔

ابھی اسے یہی عمل دہرانے چند سیکنڈ ہی ہوئے تھے جب ایہا نے ہڑبڑا کر نیند سے جاگتے ہوئے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے دھکا دیا۔۔۔۔

جس سے فرمان جو کہ اس حملے کے لئے تیار نہ تھا گرتے گرتے بچا اور پھر حیرانگی سے سرخ آنکھوں کے ساتھ ایہا کی طرف دیکھنے لگا جو غصے کی زیادتی سے سرخ ہوئے چہرے سے اسے ہی گھورتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو بے دردی سے رگڑ رہی تھی۔۔۔۔

ایہا کی یہ جنونیت دیکھتے ہوئے فرمان پھرتی دیکھاتے ہوئے اس کے قریب گیا اور پھر جس ہاتھ سے وہ اپنے ہونٹوں کو رگڑ رہی تھی اسے پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا جبکہ فرمان کے دوبارہ خود کو ٹچ کرنے پر ایہا تو مانو پاگل ہونے لگی۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے ہمت کیسے ہوئی تمہاری مجھے ہاتھ لگانے کی سمجھتے کیا ہو تم خود کو کہ اگر زبردستی نکاح کر لیا تو زبردستی حاصل بھی کر لو گے مجھے، ایسا کبھی نہیں ہو گا مسٹر فرمان کبھی بھی نہیں کیونکہ ایہا کے دل میں تم اپنے لئے کوئی مقام کبھی نہیں بنا سکوں گے اور نہ ایہا کبھی تمہیں پسند تک کرے گی تم سے محبت کرنے سے پہلے میں خود کشی کرنا پسند کروں بہت جلد اس بے نام رشتے سے بھی آزادی مل جائے گی مجھے کیونکہ میں ان قریب خالے لوں گی تم۔۔۔۔۔"

"تھڑا!!!"

ایہا غصے میں جو منہ میں آ رہا تھا وہی نان سٹاپ بولے جا رہی تھی جبکہ فرمان بھی خود پر بندھ باندھے وہ سب باتیں برداشت کر رہا تھا مگر جیسے ہی اس کے منہ سے خلا کا لفظ سنا ویسے ہی فرمان نے ایک زوردار تھپڑ ایہا کے منہ پر مارتے ہوئے اس کی نان سٹاپ چل رہی زیان روک دی۔۔۔۔

تھپڑ اتنے زور کا تھا کہ ایہا جو بیڈ کے پاس کھڑی اسے باتیں سنارہی تھی دوبارہ بیڈ پر جا گری اور ایہا کے بیڈ پر گرتے ہی فرمان اگلے ہی منٹ خود بھی بیڈ پر پہنچ کر ایہا پر گرفت مضبوط کر چکا تھا۔۔۔۔

اور پھر اپنے ایک ہاتھ سے ایہا کا منہ دبوچے خود اپنا چہرہ اس کے بے حد قریب کرتے ہوئے غصے سے گویا ہوا۔۔۔۔

"اتنے دونوں سے تمہارے پیچھے کتوں کی طرح پھر رہا ہوں، منتیں کر رہا ہوں تمہاری، معافی بھی مانگی تم سے، مگر تم ہو کہ تمہارے ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے۔۔۔۔"

"شوہر ہوں تمہارا چاہوں کو اپنی ضرورتیں زبردستی بھی حاصل کر سکتا ہوں کیا کر لو گی تم ہاں روک سکو گی مجھے، نہیں نہیں روک پاؤ گی۔۔۔۔"

فرمان کی دھمکیوں کے علاوہ اس کے سانسوں کی گرمائش اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے ایہا کا دل اتنی تیزی سے دھڑکنے شروع ہو چکا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔۔

"سالہ آج تک کبھی کسی سے اتنی محبت اتنی چاہت سے بات تک نہیں کی مگر تمہارے پیچھے تو خود تک کو بھلا دیا اور تم ہو کہ مجھ سے الگ ہونا چاہتی ہو چھوڑنا چاہتی ہو مجھے۔۔۔۔"

"ارسلان سہی کہہ رہا تھا بیویوں کو ان کی اوقات میں رکھنا چاہیے اگر پہلی ہی رات تمہیں حاصل کر لیتا تو آج تم اتنی بکواس نہ کر رہی ہوتی۔۔۔۔"

"خیر دیر آئے درست آئے"

"ابھی بھی دیر نہیں ہوئی دماغ تو ابھی بھی تمہارا ٹھکانے لگا سکتا ہوں۔۔۔۔"

"اب پتہ چلے گا تمہیں کہ ملک فرمان کا اصل روپ کیسا ہے کتنا ظالم ہے وہ۔۔۔۔"

فرمان مسلسل ایہا کی خوفزدہ نظروں میں اپنی لہو رنگ آنکھیں گاڑھے اسے باتیں سنارہا تھا جبکہ ایہا کی آنکھوں میں اب خوف کے مارے آنسو آنے شروع ہو گئے تھے اس کے علاوہ فرمان کے منہ سے آنے والی شراب کی بدبو سے اسے الگ ابکائی آرہی تھی۔۔۔۔

مگر فرمان کو ان باتوں سے اس وقت کوئی غرض نہیں تھی وہ مسلسل ایہا کو مضبوطی سے دبوچے ہوئے تھا آگے ہی پل اس نے اپنے ایک ہاتھ سے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کر دیے۔۔۔۔۔

"ی۔۔۔۔۔بی۔۔۔۔۔یہہ کیا کر رہے ہ۔۔۔۔۔ہو متنتم۔۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے یہ چند الفاظ بہت مشکل سے ادا ہوئے اسے اپنی آواز کسی گہرائی کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی اس وقت خوف اس پر پورا مسلط ہو گیا تھا۔۔۔

"وہ کر رہا ہوں جو مجھے کب کا کر لینا چاہیے تھا۔۔۔۔۔"

فرمان کی بات کے علاوہ اس کی نظروں کی طلب سمجھ کر ایہا نے اپنے پورے وجود کا زور لگا کے فرمان کو خود پر سے دھکا دے کر ہٹایا اور فوراً بیڈ سے اٹھ کر دروازے کی سمت بھاگنے لگی جب اسے پیچھے سے لپک کر فرمان نے کمر سے پکڑ لیا اور ساتھ ہی اپنے دانتوں کی مدد سے ایہا کی بازو کو پھاڑ کر وہاں اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔۔۔۔۔

اس کے بعد وہ ایہا کی گردن کو چومتے ہوئے اس کی کمر کو دیکھتا اپنے ایک ہاتھ سے ایہا کی کمر کو پھاڑنے لگا تو اسے وہاں ان زخموں کے ہلکے سے نشانوں کے ساتھ موجود کالا تل نظر آیا جو فرمان نے اس دن بھی دیکھا تھا جب وہ ایہا کے مرہم پٹی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ خواہش وہ تب بھی پوری کرنا چاہتا تھا لیکن تب ایہا نے اس کے ایک بار چومنے کے بعد ہی اس سے الگ ہو کر باتیں سنانے لگی تھی جس سے اس کی یہ خواہش تو کہیں دب سی گئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن آج وہ صرف اپنی سنا چاہتا تھا اپنی مرضی کرنے کی ٹھان لی تھی اس نے تبھی دیوانہ وار وہ یوں ہی ایہا کو پیٹ سے پکڑے ایہا کو اس کے پیٹ کی طرف ہلکا سا جھکا کر اس کی کمر پر موجود تیک کو چومنے لگا ایہا ان سارے عمل میں کسی بے آب مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی لیکن فرمان کی گرفت سے نکل پانا اتنا بھی آسان نہیں تھا۔۔۔۔۔

"کیوں اپنے اس حسیں بدن کو چھپا رکھا ہے مجھ سے میری جان جس پر ہمیشہ سے صرف میرا حق ہے جو میری ملکیت ہے۔۔۔۔۔"

کافی دیر تک اس تل کو چوم لینے کے بعد فرمان نے ہاتھ کی مدد سے ایہا کی کمر سے شرٹ کو تقریباً مکمل ہی پھاڑتے ہوئے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی اور پھر ایہا کو پیٹ سے یوں ہی پکڑے ہوئے اٹھا کر بیڈ پر پٹچا۔۔۔

"فرمان فرمان دیکھو پلیز معاف کر دو مجھے میں مانتی ہوں کہ میں نے بہت انسلٹ کی تمہاری لیکن ایسے مت کرو پلیز اتنا مت گرو تم میری نظروں سے کہ دوبارہ کوئی گنجائش نہ بچے۔۔۔"

اپنے انجام کا سوچ کر ایہا حد درجہ خوفزدہ ہو گئی تھی اسی لیے اپنی انا کو ایک سمت رکھ کر وہ فرمان کی منتیں کرنے لگی مسلسل ہاتھ جوڑ کر وہ فرمان سے معافی مانگ رہی تھی لیکن فرمان کو کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ تو ایہا کے حسن کے سامنے خود پر سے اختیار کھو بیٹھا تھا اس کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا تو صرف اتنا کہ وہ اپنا حق استعمال کر رہا ہے ایہا بھی دل ہی دل میں یہی چاہتی ہے بس۔۔۔

ایہا کے مسلسل بولنے سے فرمان چڑچڑا ہوا تھا تو اس نے بیڈ پر پڑے ایہا کے دوپٹے سے اس کا منہ باندھ کر اس کی آہ و پکار کا گلا گھونٹ دیا اور ساتھ ہی ایہا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے پکڑے دوسرے ہاتھ سے ایہا کی پھٹی ہوئی شرٹ کو پیٹ کی طرف سے اوپر کی طرف اٹھانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔ آواز بند ہو جانے سے ایہا روتے ہوئے سر کو نفی میں جنبش دیتے فرمان کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ فرمان پر تو جیسے شیطان سوار ہو گیا تھا۔۔۔

اس نے بغیر ایہا کی بات پر دھیان دیے اپنا عمل جاری رکھا اور پھر ہلکا سا جھک کر ایہا کے پیٹ کو اپنے ہونٹوں سے چومتے ہوئے یوں ہی اوپر کی طرف بڑھنے لگا اور ایہا کے سینے پر جا بجا اپنی شدتیں لٹانے لگا۔۔۔۔۔

ایہا مسلسل روتے ہوئے گھنگھٹی آواز میں فرمان کو منع کرتی رہی جسے نظر انداز کرتے ہوئے فرمان نے ایہا کو پیٹ کے بل لیٹایا اور اسی دوپٹے کی کونے سے اس کے دونوں ہاتھوں کو ایہا کی کمر پر باندھ کر پھر سے اس کی کمر کے درمیان میں موجود اسی تل کو ایک بار پھر سے اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے تیزی سے خود بیڈ سے اٹھ کر ایہا پر کمفرٹر اوڑھانے کے بعد اپنی جینز کی بیلٹ کھولتے ہوئے خود بھی کمفرٹر میں موجود ایہا پر قابض ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ کبھی ایہا کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ رہا تھا تو کبھی اس کی کالر بونز کو چوم رہا تھا۔۔۔

ایہا فرمان کے لمس پر تڑپ کر اپنی ٹانگوں کا استعمال کرتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے لگی جب فرمان نے اس کی ٹانگوں کو اپنے پاؤں سے پکڑتے ہوئے اس پر اپنی گرفت مضبوط کی اور پھر کچھ ہی دیر بعد ایہا کے کپڑے اس کے وجود سے الگ کر کے فرمان نے انھیں زمین پر پھینکا اور ایہا کی کمر کو پکڑتے ہوئے اس پر جھک گیا۔۔۔

فرمان کی شدتیں سہتے ہوئے ایہا کچھ دیر تڑپتی رہی مگر پھر خود ہی کچھ دیر بعد خاموش ہو گئی جبکہ فرمان ایہا پر ترس کھائے بغیر اس پر اپنی جنونیت کی چھاپ چھوڑتا۔۔۔

رات کے تقریباً 4 بجے فرمان ایہا سے جدا ہوا اور پھر اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھو کر اپنی شرٹ اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ایہا ہوش و حواس سے بیگانہ ہو کر بے ہوش ہو گئی۔۔۔

[LRI]❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI]

صبح کے تقریباً 10 بجے ایہا ہوش کو آیا تو آگے ہی پل اسے وہ تمام سینز یاد آنے لگے جب فرمان نے اسے اپنی درندگی کا نشانہ بنایا تھا۔۔۔

خود کو کمفرٹ میں بغیر کپڑوں کے دیکھ کر آنسو پھر سے اس کے چہرے کو بھگونے لگے تھے کتنی منٹیں کی تھیں اس نے اس ظالم شخص کی معافیاں مانگیں لیکن وہ تو جیسے اس وقت اپنے نفس کے آگے آندھرا اور بہرہ دونوں ہو گیا تھا جیسے نہ تو ایہا کا گڑ گڑانا نظر آرہا تھا اور ناروتے ہوئے معافی مانگنا۔۔۔

کتنی ہی دیر تک وہ یوں ہی لیٹی آنسوؤں کے ذریعے اپنی تکلیف ختم کرنے کی کوشش کرتی رہی جو ختم تو کیا ہونی تھی بلکہ اب تو اسے اپنے وجود تک سے گھن آرہی تھی جسے ملک فرمان نے چھوا تھا۔۔۔

ایک ہلکی سی چیخ کے ساتھ غصے سے اپنا دایاں ہاتھ بیڈ پر مارتے وہ اٹھ بیٹھی حالانکہ اس کے ہاتھ میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی تھی کیونکہ رات کو فرمان نے اس کے دونوں ہاتھ جو باندھے ہوئے تھے جنہیں کھولنے کی جدوجہد میں ایہا انھیں زخمی کر چکی تھی۔۔۔

لیکن اس تکلیف پر بھی اس نے کوئی ری ایکٹ نہ کیا شاید وہ اب ہر درد ہر تکلیف کو خود پر حرام کر گئی تھی یا اسے اب خود سے اس قدر نفرت ہو گئی کہ وہ کچھ محسوس کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ایک نظر سامنے زمین پر پڑے اپنے کپڑوں کو دیکھنے کے بعد وہ فوراً بیڈ سے اٹھی اور اپنے کپڑے زمین سے اٹھا کر با تھروم میں بند ہو گئی۔۔۔

شاہور کھول کر اس کے نیچے کھڑی وہ ٹھنڈے پانی میں کانپتی ہوئی جوش کے ساتھ اپنے بدن کو رگڑ رہی تھی جیسے فرمان کے لمس کو وہاں سے نوج کر پھینک دینا چاہتی ہو۔۔۔۔

مسلسل اپنے ہونٹوں کو رگڑنے سے وہاں سے خون رسنے لگا تھا ساتھ ہی اپنے کاندھوں پیٹ کمر ہر جگہ اس نے ناخنوں سے نوج نوج کر نشان ڈال لیے تھے اور کچھ جگہ سے تو خون بھی نکلنے لگا تھا لیکن وہ تو جیسے پاگل ہو چکی تھی جسے کچھ محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

کتنی ہی دیر یہی عمل دہرانے کے بعد تھک ہار کر وہ پانی کے نیچے بیٹھ گئی اور اسے خود پر بہنے دیا جب اس کی حالت ٹھنڈے پانی میں اتنی دیر رہنے سے غیر ہونے لگی تو وہ اٹھ کر شاہور بند کرتی مکمل کانپتے ہوئے سفید پڑ گئے جسم پر کپڑے پہنتی باتھ روم سے باہر نکل آئی۔۔۔۔

دوبارہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے ہر جگہ رات والے سینز یاد آنے لگے دروازے کے قریب اسے پیچھے سے پکڑ کر فرمان اس کے کپڑے پھاڑ چکا تھا اور وہی کپڑے اب بھی ایہا پہنے ہوئی تھی۔۔۔۔

اور پھر بیڈ کو دیکھتے اسے سب کچھ پھر سے یاد آنے لگا جس سے ایہا پھر سے چیخنے چلانے لگی ساتھ ہی روتے ہوئے وہ اس کمرے میں موجود ایک ایک سامان کو بکھیرتے ہوئے اپنے غصے اور تیش کو ختم کر رہی تھی اسے خود پر غصہ آرہا تھا جو وہ خود کو فرمان جیسے درندے سے بچانا سکی۔۔۔۔

اچانک سائیڈ ٹیبل پر موجود سامان نیچے پھینکنے سے اس کی نظر زمین پر گرنے والی چھری پر پڑی تو اگلے ہی لمحے کانپتے ہوئے اس نے تیزی سے وہ چھری اٹھائی اور غصے کے ساتھ جوش سے اس چھری کو اپنے پیٹ میں مارنے لگی جب اچانک اس کے ہاتھ وہیں تھم گئے۔۔۔۔

"میں خود کو ختم نہیں کروں گی ملک فرمان ختم تم ہو گے تمہارے گناہوں کی سزا میں دوں گی تمہیں۔۔۔۔"

زمین پر بیڈ کر ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے ایہا نے نفرت سے فرمان کے متعلق سوچا اور پھر اس چھری کو غور سے دیکھتے ہوئے زمین پر اپنا ایک ہاتھ رکھ کر اسے اپنے ہاتھوں کے گرد گھمانے لگی ہر انگلی سے چھری گزر رہی تھی زرہ سی لا پرواہی سے اس کا ہاتھ زخمی ہو سکتا تھا۔۔۔۔

اندھرے کمرے میں چھری کی ٹک ٹک کی آواز اس کی ذہنی اذیت کا پتہ دے رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسی چھری سے خود کی جان لے لے کیونکہ اسے پہلے فرمان سے بدلا لینا تھا پھر یہاں سے بھاگنے کا سوچا ہوا تھا اس نے۔۔۔

ناہی وہ اتنی ہمت کر پار ہی تھی کہ اسی چھری سے وہ اپنا چہرہ مسح کر دے یا تیزاب سے جلا لے خود کو۔۔۔ کیونکہ ملک فرمان اس کے اسی چہرے اسی وجود پر تو مر مٹا تھا اتنا خود کو بد شکل بنانا چاہتی تھی وہ کہ فرمان اس کے اسی چہرے سے کراہت محسوس کرے۔۔۔

لیکن وہ بزدل نہیں تھی اور ناہی وہ بننا چاہتی تھی وہ ایک کمزور لڑکی نہیں ہے جس پر وہ آسانی سے حکمرانی کر سکے گا اسے اس کی مہنگی قیمت چکانی ہوگی اور وہ قیمت اُس کی جان ہوگی۔۔۔

غصے سے سوچتے ایہا نے چھری کی نوک کو زور سے دیوار میں دے مارا تو چھری دیوار میں ہی پیوست ہو گئی اس نے اپنے کھلے بالوں کو باندھ کر اپنے پیڑی زدہ ہونٹوں کو اتنے زور سے صاف کیا کہ اس کے ہونٹ کے زخم سے دوبارہ خون نکلنے لگ گیا۔۔۔

یوں ہی خون کو بہتا چھوڑ اپنے دوپٹے کو بیڈ سے اٹھا کر خود میں ہی سمٹتے ہوئے وہ اپنے جسم پر موجود پھٹے کپڑے کو اچھے طریقے سے چھپانے کی کوشش کرنے لگی اسے اس کمرے کی ہر چیز سے شدید نفرت آرہی تھی۔۔۔

لیکن وہ اس کمرے سے باہر بھی جا نہیں سکتی تھی کیونکہ اس کمرے میں رہنا اس کی مجبوری تھی آخر کو بند جو کیا ہوا تھا اسے یہاں۔۔۔

زور سے اپنی سرخ آنکھوں کو میچے ایہا زمین پر لیٹ گئی جب اچانک اس کے ذہن میں چلتی کشمکش ایک دم ایک کنارے پر آ کے رک گئی۔۔۔

کیونکہ اب وہ سوچ چکی تھی کی اسے اب کیا کرنا ہے ایہا نے سوچ لیا تھا اب وہ اس جگہ کسی قیمت پر بھی نہیں رہے گی۔۔۔

[LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI] [LRI]❤️[PDI]

دوپہر کا وقت تھا جب فرمان نیند سے بیدار ہوا تو جھٹ سے اٹھ بیٹھا اور رات کے بارے میں سوچنے لگ گیا جیسے جیسے وہ سب سوچ رہا تھا ویسے ہی اس کا غصہ پروان چڑھ رہا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔۔؟؟؟"

زور زور سے اپنے منہ پر تھپڑوں کی برسات کرتے ہوئے فرمان خود کو ملامت کر رہا تھا۔۔۔۔
 "یار کتنا گھٹیا انسان ہوں میں، یہ تھی یہ تھی میری محبت سچ میں ایہا سہی کہتی ہے میں لائق ہی نہیں ہوں اس کے، ایہا کی محبت کا طلب گار بنا ہوا تھا جبکہ میں تو اس کی معافی کے بھی قابل نہیں ہوں۔۔۔۔
 "یار کیا کروں میں، کیسی ہوگی میری جان کس حال میں، کیا سوچ رہی ہوگی میرے بارے میں یہ تو نے کیا کر دیا فرمان اب کبھی معاف نہیں کرے گی وہ تجھے۔۔۔۔"

اسی سوچ کے زیر اثر پیشانی پر بل ڈالے فرمان بیڈ سے اٹھا اور ہاتھ روم میں اپنے کپڑے لیے گھس گیا ہاتھ لے کر جب وہ واپس کمرے میں آیا تو شرمندگی اور ملامت اس کے چہرے سے صاف چھلک رہی تھی خود سے ہی نظریں چراتے فرمان بھاری قدموں کے ساتھ ایہا کے کمرے کے پاس گیا اور دروازے کے باہر کھڑا پھر سے شرمندگی سے سوچنے لگا۔۔۔۔

"کس منہ سے جاؤں میں اندر اس قابل ہوں بھی میں۔۔۔۔؟؟؟"

لیکن اسے دیکھنے بغیر سکون بھی تو نہیں ملنا۔۔۔۔"

کچھ دیر سوچ بچار کرنے کے بعد فرمان ایک فیصلہ کر کے آہستہ سے دروازہ کھولنے لگ گیا۔۔۔۔
 وہیں دروازے کھلنے کی آواز پر ایہا نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اسے محسوس ہوا کہ کوئی دروازہ کھول رہا ہے تو ایہا تیزی سے اٹھی اور ہاتھ میں پکڑی چھری کو لے کر دروازے کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔

ہلکے سے دروازہ کھول کر فرمان کمرے میں داخل ہوا اور پھر غور سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کمرے کا معائنہ کرنے لگا کمرے کی حالت دیکھ کر اسے یہ تو اندازہ ہو گیا تھا کہ ایہا شدید قسم کی ناراض اور غصے میں ہے۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب ایہا جو فرمان کو قتل کرنے کا سوچے بیٹھی تھی اب اس کی ساری ہمت سارا جنون کہیں دب سا گیا تھا وہ نرم و نازک دل کی مالک لڑکی ظالم یا خونی نہیں تھی تبھی اب تک اس نے فرمان پر وارنا کیا تھا۔۔۔۔

"ایہا۔۔۔۔"

ایہا کو کمرے میں ناپا کر فرمان نے دھیرے سے اسے پکارا جب اچانک ایہا فرمان کے پیچھے دروازے سے نکل کر باہر بھاگنے لگی تو فرمان نے لپک کر اسے بازو سے پکڑ لیا۔۔۔۔۔

خود کو ایک بار پھر سے چھونے پر ایہا نے سرخ آنکھوں سے فرمان کو گھورا اور اپنی بازو کو جھٹکے دیتی ہوئی اسے چھڑوانے لگی جب اچانک غلطی سے اس کے ہاتھ میں موجود چھری فرمان کے کندھے پر گر ٹھ گئی اور فوارے کی طرح خون نکلنا شروع ہو گیا۔۔۔۔۔

فرمان کے کراہنے کے ساتھ خون دیکھنے کی دیر تھی ایہا سب کچھ بھول بھلا کر فرمان کے قریب جاتے ہوئے کانپتے ہوئے اسے سوری سوری بولنے لگی۔۔۔۔۔

"میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا پتہ نہیں کیسے پلیز ز سوری میرا ارداہ سو سوری۔۔۔۔۔"

لڑکھڑاتے لہجے میں مکمل خوف سے کانپتے ہوئے ایہا مسلسل فرمان سے معافیاں مانگ رہی تھی جبکہ وہ دیوانہ وار اپنی تکلیف بھلائے ایہا کا یہ روپ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ایہا کو بچپن سے ہی خون سے بہت ڈر لگتا تھا اور اپنی وجہ سے کسی کو چھوٹ پہنچ جائے یہ بات ایہا کو بالکل بھی برداشت نہیں ہوتی تھی اس لیے اب بھی وہ جو فرمان سے نفرت کی دعویٰ دار تھی اس وقت اسی کی تکلیف پر خود بھی تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔۔

"تم تم پلیز یہاں بیٹھو میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔۔"

ایہا فرمان کو بازو سے تھامے بیڈ پر بیٹھا کر اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھتی کمرے سے باہر بھاگ نکلی اور 2 منٹ بعد واپس دھوڑتی ہوئی فرمان کے پاس آئی اور بیڈ پر فرسٹ ایڈ باکس رکھ کر فرمان کی شرٹ دھیرے اور نرمی سے اتارنے کے بعد روئی کی مدد سے پہلے خون صاف کیا اور پھر اس کی ڈریسنگ کرنے لگی۔۔۔۔۔

فرمان یہ سب کچھ دیکھ کر بالکل حیران تھا اس نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا کہ ایہا اس کے اتنا سب کچھ برا کرنے کے بعد بھی اتنے اچھے طریقے پیش آسکتی ہے ایہا کی نظروں میں اپنے لیے موجود درد اسے بھی صاف دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔

ایہا نے جب فرمان کی مکمل ڈریسنگ کر لی تو زمین پر گرے روئی کی ٹکڑے جو خون سے بھرے پڑے تھے انہیں دیکھ اونچی آواز میں رونے لگی۔۔۔۔۔

"پلیزز معاف کر دو مجھے میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔۔"

ایہا کے یوں پھوٹ پھوٹ کے رونے پر فرمان بوکھلا ہی تو گیا تھا کہاں وہ اپنی جان سے عزیز بیوی کو روتے ہوئے برداشت کر پاتا۔۔۔۔

"بیہویار کچھ نہیں ہوا ہے مجھے بالکل ٹھیک ہوں میں، یہ تو کچھ بھی نہیں ہے یا تم پلیز خود تکلیف مت دو بلکہ پلیز پلیز ایہا تم مجھے معاف کر دو، میں جانتا ہوں میں تمہاری معافی کے قابل تو نہیں ہوں لیکن پلیز معاف کر دو۔۔۔۔"

"بہت بہت بڑا گناہ ہو گیا مجھ سے جو میں نے تمہیں تکلیف پہنچائی، جس چیز کا میں کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا وہ حقیقت میں کر دیا میں نے، جو اذیت تمہیں ملی اس کے آگے یہ تکلیف تو کوئی حیثیت نہیں رکھتی معاف کر دو یا سکون نہیں مل رہا مجھے۔۔۔۔"

فرمان نے ایہا کا ہاتھ پکڑ کر تسلی دینے کے بعد خود بھی معافی مانگ لی جبکہ فرمان کی باتیں سن کر پھر سے ایہا کو وہ سب یاد آ گیا تو اس نے غصے اور نفرت سے فرمان کو دیکھا اور فوراً جھٹکے سے اپنا ہاتھ فرمان کی گرفت سے نکالا۔۔۔۔

"تم جیسے گھٹیا شخص سے تو مجھے بات کرنا بھی گوارہ نہیں ہے جارہی ہو میں تم جیسے درندے سے دور ہمیشہ کے لئے اور خبردار اگر تم نے مجھے روکا تو۔۔۔۔"

اپنی بات کہہ کر ایہا واپسی کے لیے پلٹی جبکہ فرمان ہڑبڑا کر کچھ سمجھ نہ آنے پر زور سے چیخ پڑا۔۔۔۔

"آآ آہ کتنا خون نکل رہا ہے یا۔۔۔۔"

فرمان کی چیخ پر ایہا نے پلٹ کر دیکھا تو سچ میں فرمان کے زخم سے دوبارہ سے نکل رہا تھا خون دیکھ کر ایہا تیزی سے فرمان کے پاس آئی۔۔۔۔

"نفرت کرتی ہوں تم سے یاد رکھنا شدید نفرت لیکن میری وجہ سے کسی دشمن کو بھی تکلیف پہنچے تو میں برداشت نہیں کر پاؤں گی اور تم سے بڑا دشمن اس وقت میرے نزدیک کوئی بھی نہیں ہے، اس لیے مجھ سے کوئی بھی بات کرنے کی کوشش مت کرنا بس پٹی کرنے دو۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی ایہا نے فرسٹ ایڈ باکس کھولا اور پھر سے فرمان کی ڈریسنگ کرنے لگی جبکہ فرمان مسلسل ایہا کی طرف معافی طلب نظروں سے دیکھے جارہا تھا۔۔۔۔

فرمان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ایسا کیا کرے جس سے اسے ایہا کی معافی مل جائے۔۔۔۔۔
 "جارہی ہوں میں یہاں سے اور اگر تم نے مجھے اس بار روکنے کی کوشش کی تو میں خودکشی کرنا پسند کروں
 گی اتنی ہی نفرت ہے مجھے تم سے کہ جس چیز کا کبھی سوچا بھی نہیں تھا اسے بھی کرنے سے باز نہیں آؤں
 گی۔۔۔۔۔"

فرمان کی پٹی کرتے ہی ایہا غصے سے بولتی پلٹ کر کمرے سے نکل گئی جبکہ فرمان اس کی بات سن کر تڑپ
 اٹھا اور تیزی سے اٹھ کر ایہا کے پیچھے جا کر اس کا ہاتھ پکڑنے کے بعد خود گھٹنوں کے بل سر جھکا کر بیٹھ
 گیا۔۔۔۔۔

"پلیز پلیز پلیز ایہا مجھے معاف کر دو چھوڑ کر مت جانا مجھے، تمہاری بے رخی تو گوارہ ہے مجھے مگر جدائی نہیں،
 مر جاؤں گا میں یار۔۔۔۔۔"

شرمندگی اور کرب کی انتہا فرمان کی آواز سے معلوم ہوتی تھی لیکن ایہا کو اس پر ترس پھر بھی نا آیا۔۔۔۔۔
 "چھوڑو چھوڑو میرا ہاتھ فوراً۔۔۔۔۔"

ایہا غصے سے چیختے ہوئے فرمان کو اپنے ہاتھ چھوڑنے کا بول رہی تھی لیکن فرمان مسلسل ایک ہی بات رورو
 کہے جارہا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دو معاف کر دو ایہا پلیز زرز۔۔۔۔۔"

ایک بار پھر سے یہی بات سن کر ایہا نے تیش سے اپنا ہاتھ کھنچا اور فرمان سے دو قدم دور جا کر کھڑی ہو
 گئی۔۔۔۔۔

"سمجھا کیا ہوا ہے تم نے ہاں، کہ پہلے گناہ کر لو پھر معافی کا ایک آسان سالفظ کہہ دو اور معافی مل بھی
 جائے گی بولو ایسا ہی ہے نا۔۔۔۔۔"

"لیکن ملک فرمان کل رات تمہاری کی گئی گھٹیا حرکت نے میرا غرور میری عزت نفس ہر چیز ختم کر دی
 ہے، اپنی ہی نظروں میں گر ادیا ہے مجھے خود سے گھن محسوس کر رہی ہوں میں، اگر خودکشی حرام نہ ہوتی تو
 آج میں کر لیتی۔۔۔۔۔"

فرمان سے کہتے ایہا خود بھی رونے لگی۔۔۔۔۔

"نہیں کروں گی کبھی بھی معاف نہیں کروں گی تمہیں، پلیز احسان کر دو مجھ پر میری جان چھوڑ کر۔۔۔۔۔"

"نہیں نہیں نہیں ایہا پلیز جانے کامت کہو میں میں تمہیں ٹچ بھی نہیں کروں گا اور اگر تم کہو گی تو میں بات تک نہیں کروں گا تم سے، لیکن پلیز یہاں سے جانے کامت کہو احسان کر دو یار پوری زندگی یاد رکھوں گا۔۔۔"

فرمان نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑے ایہا سے درخواست کی۔۔۔۔
فرمان کو کھڑے ہوتے دیکھ ایہا نے چونک کر فرمان کو دیکھا تو فرمان کی حالت دیکھ ایہا کو ناچاہتے ہوئے بھی اس پر ترس آگیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے لیکن دوبارہ اگر تم نے مجھے چھونے کا سوچا بھی تو تم سے اتنی دور چلی جاؤں گی کہ ترستے رہو گے لیکن میری شکل شکل تک نہیں دیکھ پاؤں گے۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم جو کہو گی میں وہی کروں گا بس تم میرے نظروں کے سامنے رہو، اینڈ تھینک یو تھینک یو سو میچ بیہو لو یو یار ریلی لو۔۔۔۔"

فرمان خوشی سے چہک کر بولتے ہوئے ایہا کا ہاتھ تھام چکا تھا جب ایہا نے غصے سے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

ایہا کے گھورنے پر فرمان نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو ایہا کے ہاتھ پر تھا اور فوراً پیچھے کر لیا۔۔۔۔
"سوری۔۔۔۔"

فرمان نے کچھ شرمندہ ہوتے اپنے دانت دیکھائے مگر ایہا اسے گھورتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

[LRI]❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️

سارہ کو شاہ دل کے گھر آئے تقریباً ایک ہفتہ ہونے والا تھا وہ سارا سارا دن گھر میں اکیلی بیٹھی رہتی شاہ دل سے تو ناہونے کے برابر بات ہوتی تھی اس کی۔۔۔۔

وہ رات دیر سے گھر واپس لوٹا جب سارہ سوچکی ہوتی اور صبح بھی صرف کھانے کے ٹیبل پر وہ شاہ دل کو دیکھ پاتی تھی پھر پورا دن اپنے بابا کی یاد میں روتے یا کچھ گھر کے کام کرتے ہوئے گزر جاتا۔۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے اس نے وہی نائٹ ڈریس پہنا ہوا تھا شاہ دل سے تو اتنی بھی توفیق ناہوئی کہ اسے اس کے گھر سے کپڑے لا دے یا پھر نئے خرید دے یا پھر اس نے سارہ کو کبھی غور سے دیکھا تک نہیں تھا جو اسے اس بات کا دھیان آتا وہ تو نا جانے خود کن سوچوں میں گم رہتا تھا۔۔۔۔

آج بھی شاہ دل کے گھر سے جانے کے بعد سارہ گھر میں اکیلی بیٹھی تھی کچھ دیر تک صفائی وغیرہ سے فارغ ہو کر گھر کا جائزہ لینے لگی ایک دو بار پہلے بھی اس نے گھر کو دیکھا تھا مگر زیادہ غور سے نہیں لیکن اب ناجانے کیا سوچ کر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر پورے گھر میں گھومنے پھرنے لگی۔۔۔۔

یوں ہی گھر کا جائزہ لیتے وہ چلتی ہوئی ایہا کے کمرے کی طرف آئی اور کھڑی ہو کر دروازے پر لگے ڈونٹ ڈسٹرب کے بورڈ کو دیکھ کر سوچنے لگی کہ یہ کس کا کمرہ ہے۔۔۔۔

5 منٹ تک وہیں کھڑے رہنے کے بعد سارہ نے کچھ سوچتے ہوئے ہلکے سے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہو گئی۔۔۔۔

کمرہ مکمل طور پر ایہا کی تصویروں سے بھرا پڑا تھا ساتھ ہی ایہا کا سامان وہاں پڑا تھا سب کچھ اسی حالت میں موجود تھا جیسے ایہا چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

سارہ حیرانگی سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی ہر تصویر کو وہ ہاتھ سے چھوتی گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی۔۔۔۔

"یہ کمرہ آخر کس کا ہے، شاید شاہ دل کی بہن کا لیکن پھر شاہ دل نے اس کے بارے میں مجھے کچھ بتایا کیوں نہیں۔۔۔۔؟؟؟"

"کیا وجہ ہو سکتی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

خود سے ہی بات کرتے سارہ نے ایہا کی واڈرو ب کھول کر دیکھا تو وہ کپڑوں سے بھری پڑی تھی۔۔۔

ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت اور شوخ رنگوں کے کپڑے سارہ کو بھی پسند آئے تو اچانک وہ اپنے جسم پر موجود 4 دن پہلے کے کپڑوں کو دیکھتی کچھ شرمندہ سی ہوئی اور پھر اچانک سامنے ہینگ کیے نیلے رنگ کے خوبصورت فرائیڈ کو نکال کر ٹاول بھی اٹھایا اور ایہا کے ہی باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد شاہ دل لے کر ایہا کے کپڑے پہن کے بالوں کو برش کرنے کے بعد سارہ باقی چیزوں کو غور سے دیکھنے لگی اور پھر بیڈ پر لیٹ کر شاہ دل کے متعلق سوچتے ہوئے اسے خبر بھی ناہوئی کہ کب وہ گہری نیند سوچکی تھی۔۔۔۔

آنکھ تو اس کی تب کھلی جب اچانک کانوں میں بادل گرجنے کی آواز پڑی اور وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تو اسے کھڑکی کے باہر بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں گرتی دیکھائی دیں۔۔۔۔

[LRI]❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️

[PDI]LRI❤️[PDI]

گھڑی رات کے 1 بجے کا ہندسہ دیکھا رہی تھی جب شاہ دل ڈولتا ہوا گھر میں داخل ہوا جب کبھی بھی اسے ایسا بلی جان کی یاد آتی تو وہ ہمیشہ جام کا ہی سہارا لیتا تھا۔۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے یہی معمول تھا اس کا لیکن سارہ کو کبھی پتہ نہ چلا کیونکہ وہ تب سو رہی ہوتی تھی۔۔۔۔
 باہر موسم بھی بہت خراب تھا اور سارہ میڈم گھر کے پیچھے بنے لان میں مسکرا کر بارش کو انجوائے کرتے نہا رہی تھی۔۔۔۔

یوں ہی لڑکھڑاتے ہوئے وہ خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب اچانک پچھلے لان کی طرف کھلتی کھڑکی میں اسے ایسا کپڑے پہنی سارہ دیکھائی دی۔۔۔۔

"ایسا یہاں کیسے آسکتی ہے کیا وہ میرے لیے واپس۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل دل ہی دل میں خوش ہوتا تقریباً بھاگتا ہوا اگر تا پڑتا گھر کی پچھلی جانب گیا اور جا کر سارہ کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے پیچھے سے پکڑ لیا۔۔۔۔

"یہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

سارہ چونک کر شاہ دل کو دیکھنے کے بعد اس سے سوال کر گئی لیکن شاہ دل وہ تو مدہوش ہوا پڑا تھا کسی بات کا ہوش ہی کب تھا اسے اس نے ابھی تک سارہ کی شکل نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔

وہ تو بس ایک ہاتھ سارہ کے پیٹ پر رکھے اسے کی کمر اپنے سینے کے ساتھ چپکا کر اپنا چہرہ سارہ کے کھلے نم بالوں میں چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

"ایسا کہاں چلی گئی تھی تم۔۔۔۔؟؟؟"

"تمہیں پتہ ہے کہ کتنا مس کیا ہے میں نے تمہیں۔۔۔۔"

شاہ دل سارہ کے کان کے قریب سرگوشی کر رہا تھا وہیں وہ شاہ دل کے منہ سے کسی ایسا کا نام سن کر سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔

"یہ ایسا کون ہے جو شاہ دل کے لیے اتنی اہمیت رکھتی ہے۔۔۔۔"

ایہا کے بارے میں مزید جاننے کی جستجو میں سارہ خاموشی سے کھڑی شاہ دل کی باتیں سننے لگی تاکہ اسے حقیقت کا علم تو ہو۔۔۔۔

"ایہا کچھ بولونا کہ تمہیں بھی مجھ سے محبت ہے۔۔۔۔"

شاہ دل سارہ کو پکڑے اس کی گردن سے بال ہٹا کر وہاں اپنے دہکتے ہوئے لب رکھے کتنی ہی دیر اسے چومتا رہا سارہ کو جھر جھری تو بہت آئی ساتھ ہی وہ پوری جان سے کانپ اٹھی لیکن حقیقت جاننے کا جنون اس قدر زیادہ تھا کہ وہ بغیر کوئی حرکت کیے چپ چاپ اسی پوزیشن میں کھڑی رہی۔۔۔۔

سارہ کو خاموش پا کر شاہ دل نے اچانک سے اسے کاندھوں سے تھامے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا مگر اندھیرا کافی تھا اور شاہ دل کی آنکھیں بھی نشے کی بدولت مکمل کھل نہیں رہی تھیں اس لیے سارہ کی شکل بھی اسے دیکھائی نہ دی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے شاہ دل نے اپنا ایک ہاتھ سارہ کی گردن میں ڈالا اور سارہ کا چہرہ اونچا کر کے اپنے ہونٹوں سے چومنے لگا جب اچانک آسمان میں بجلی کڑکی اور اسی روشنی میں شاہ دل کو سارہ کا چہرہ نظر آ گیا جو کے خود آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔۔۔۔

چہرہ دیکھنے کی دیر تھی شاہ دل نے فوراً سارہ کو دھکیلا تو وہ گرتے گرتے بچی۔۔۔۔

"تم تم ہو یہاں بتا نہیں سکتی تھی ابھی میں۔۔۔۔"

"یہ ایہا کون ہے۔۔۔۔؟؟؟"

ابھی شاہ دل کی بات ختم بھی نا ہوئی جب سارہ نے خود الٹا ایک سوال پیش کر دیا۔۔۔۔

"جو بھی ہے تمہارا اس بات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے،

اور ایک بات تو بتاؤ کہ تم نے ایہا کے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

"پہلے میری بات کا جواب دیں، لگتی کیا ہے وہ آپ کی بتائیں مجھے اور اب کہاں ہے وہ۔۔۔۔؟؟؟"

سارہ کو سنجیدگی سے سوال کرتا دیکھ شاہ دل کو کچھ سمجھ نا آئی تو وہ واپسی کے لیے پلٹا جب سارہ نے اسے بازو سے تھام لیا اور خود اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

"جواب دیں مجھے کون ہے ایہا۔۔۔۔؟؟؟"

"تم ہوتی کون ہو مجھ سے سوال کرنے والی، تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں میں اپنے کام سے کام رکھو سمجھی۔۔۔۔"

سارہ کے چیخنے پر شاہ دل بھی بھڑک اٹھا تھا ساتھ ہی اس نے سارہ کا ہاتھ اپنی بازو سے ہٹا کر بری طرح جھڑکا۔۔۔۔

"پسند کرتی ہوں آپ کو شاہ دل، پہلی نظر میں ہی محبت ہو گئی تھی مجھے آپ سے تو کیا میرا اتنا بھی حق نہیں۔۔۔۔"

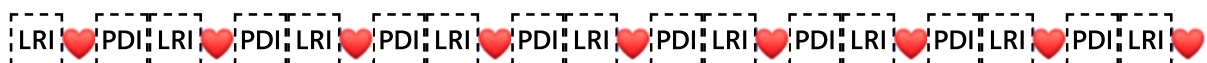
"او واہ پہلی نظر میں محبت، کیا ڈائلاگ بولا ہے تم نے کمال کا، ایسے ڈائلاگ استعمال کر کے اور ان آنسوؤں کو ذریعہ بنا کر ہی تو تم سب لڑکیوں ہم مردوں کو بے وقوف بناتی ہو، لیکن ایک بات سن لو میری کہ تم سب لڑکیاں محبت لفظ تک سے ناواقف ہو تمہیں صرف ایک عدد مرد چاہیے ہوتا ہے رومانس کرنے کے لیے اور کچھ نہیں۔۔۔"

"لیکن مجھ سے زیادہ امیدیں لگانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں، کیونکہ نفرت ہے مجھے تم سب کی سب
لڑکیوں سے شدید ترین نفرت۔۔۔۔۔"

اپنا تمام غصہ سارہ پر انڈیل کر شاہ دل وہاں سے جانے لگا تو لڑکھڑا کر گرنے لگا مگر سارہ جس کا سارا دھیان اس دشمن جان پر ہی تھا وہ لپک کر شاہ دل کے قریب گئی اور سہارا دیے اس کو کمرے تک لا کے بیڈ پر لیٹا دیا وہ مکمل طور پر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو رہا تھا اور اس کی یہ حالت سارہ کو درد سے دو چار کر رہی تھی۔۔۔۔

"مجھے معلوم ہے شاہ دل دل توڑا ہے کسی نے آپ کا لیکن اب دوبارہ میری محبت ہی جوڑے گی اس ٹوٹے ہوئے دل کو۔۔۔۔"

سارہ خود سے وعدہ کرتی شاہ دل پر کھیل اوڑھا کر خود کمرے سے باہر نکل گئی لیکن ایسا سے انجانی سے نفرت اور جلن محسوس ہو رہی تھی اسے جس نے شاہ دل کا یہ حال کیا تھا۔۔۔۔۔



ایہا کے وہاں سے جاتے ہی فرمان بھی کسی حد تک پر سکون ہو کے اپنے کمرے میں چلا آیا اور بیڈ پر گر کے چھت کو گھورتے اپنی کہی گئی کچھ دیر پہلے والی باتوں پر غور کرنے لگا۔۔۔۔

"یار کیا کروں۔۔۔۔؟؟؟"

کیسے رہوں گا ایہا سے بات بھی کیے بغیر سنبھال پاؤں گا اپنے اس دل کو، کہہ تو دی اتنی بڑی بات لیکن اب کیا میں پورا اتر سکوں گا اس پر۔۔۔۔؟؟؟

فرمان کتنی ہی دیر انہی باتوں پر غور و فکر کرتا خود سے سوال کرتا رہا جبکہ ایہا کچھ دیر چھت پر گزار کر واپس اپنے کمرے میں جا کر بیٹھ گئی جب اچانک اس کی نظر اپنے انھی پھٹے ہوئے کپڑوں پر پڑی۔۔۔۔ وہ اس گھر میں اکیلی تو نہیں رہتی تھی فرمان کے علاوہ ملازم بھی تو ہوتے تھے یہاں تو وہ انھی کپڑوں میں تو بالکل نہیں پھر سکتی تھی تبھی واڈروب سے نئے کپڑے نکال وہ باتھ روم میں چلی گئی اور ایک بار پھر سے شاور لینے کے بعد وہ کپڑے پہن لیے۔۔۔۔۔

خود کو بار بار اذیت پہنچا کر ناجانے اسے کیا سکون مل رہا تھا یا اب بھی وہ فرمان کو ڈریسنگ کرتے ہوئے چھو چکی تھی اسی لیے اب دوبارہ نہانے لگی یا شاید وہ واقعی میں اپنا دہنی توازن کھو چکی تھی۔۔۔

ابھی خاموش نظروں سے خود کو ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں دیکھتی وہ اپنے بالوں کو کنگھی ہی کر رہی تھی جب اسے اپنے کمرے کے دروازے پر دستک سنائی دی تو وہ ہیریز برش واپس ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتی ایک نظر خود کے مرجھائے چہرے کو دیکھتی دروازے کی سمت چل پڑی اور کھول کر دیکھا تو سامنے خانسامہ نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"میم صاحب کھانا بن گیا ہے آکر کھا لیجیئے۔۔۔۔"

"ہمممم آپ جاؤ۔۔۔۔"

ایہا کا جواب ملتے ہی خانسامہ پلٹ کر چلا گیا تو ایہا واپس اپنے کمرے میں آکر گیلے بالوں کو باندھتی کمرے سے باہر نکل کر ڈائننگ ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

"آپ کے صاحب نے کھانا نہیں کھانا کیا۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی غیر موجودگی پر ایہا ناچاہتے ہوئے سوال کر گئی۔۔۔۔

"جی جی میم صاحب میں نے انہیں کہا ہے لیکن انہوں نے منع کر دیا۔۔۔۔۔"

خانسامہ نے ایہا کو کچھ دیر پہلی والی بات بتائی تو وہ جو اپنی پلیٹ میں سالن ڈال رہی تھی رک کر دوبارہ بولی۔۔۔۔

"نہیں آپ انھیں دوبارہ بلاؤ آجائیں گے وہ اب بولیں کہ میں, جائیں۔۔۔۔"

ایہا بولتی بولتی اچانک رک گئی کیونکہ وہ فرمان پر یہ ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ اسے کھانے پر بلوا رہی ہے اور خانسامہ کو وہاں سے فرمان کے کمرے کی جانب بھیج دیا۔۔۔۔

جبکہ ایہا کا حکم ملنے کی دیر تھی خانسامہ دوبارہ سر جھکائے فرمان کے کمرے کے پاس گیا اور ہلکے سے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔۔

"کون ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"صاحب جی کھانا کھالیں۔۔۔۔"

فرمان کے سوال پر خانسامہ نے فوراً اپنے آنے کی وجہ بتائی۔۔۔۔

"نہیں میں نے نہیں کھانا بھوک نہیں ہے مجھے, پہلے بھی تم سے کہا تھا اب دوبارہ مجھے ڈسٹرب مت کرنا ورنہ جانتے ہی ہو تم مجھے, جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

"جی ٹھیک ہے صاحب جی لیکن اس دفعہ میم صاحب نے کہا تھا آپ کو بلانے کا۔۔۔۔"

فرمان جو کافی حد تک غصے میں مبتلا ہو چکا تھا اچانک خانسامہ کے منہ سے ادا ہونے والے الفاظ پر چونک کر اٹھ کھڑا ہوا اور فوراً دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

"سچ میں ایہا نے کہا تم سے مجھے کھانے پر بلانے کا۔۔۔۔"

فرمان حیرانگی سے سوال کرنے لگا اسے یقین ہی تو نہیں آرہا تھا کہ ایہا ایسے کر سکتی ہے مطلب اسے فرمان کی فکر تھی کہ وہ بھوکا نہ رہے کتنی ہی خوش فہمیاں پال لی تھیں ان کچھ سیکنڈز میں ملک فرمان نے۔۔۔۔

"جی صاحب جی انھوں نے ہی کہا ہے۔۔۔۔"

خانسامہ بول کر خاموش ہو گیا جبکہ فرمان کی خوشی اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی اس ایک بات پر کیسے چہرہ کھل گیا تھا اس کا۔۔۔۔

"اچھا تم جاؤ میں آتا ہوں۔۔۔۔"

فرمان کا حکم ملتے ہی خانسامہ واپس پلٹ گیا جبکہ فرمان جلدی سے باتھروم میں جا کر منہ ہاتھ دھونے کے بعد ٹاول سے خشک کر تاسیدھا ڈانگ ٹیبل پر چلا آیا۔۔۔۔

ایہا نے دور سے ہی فرمان کو آتا دیکھ لیا تھا تبھی اس پر غصہ ناراضگی جتانے کے لیے چہرے کر کر خٹکی سجائے تیزی سے کھانا کھانا شروع ہو گئی جیسے کہ وہ پہلے سے ہی کھا رہی ہو اور فرمان کو علم نہ ہو کہ اس کے آنے کے بعد ہی وہ کھانا شروع کر چکی ہے۔۔۔۔

وہیں فرمان نے وہاں آ کر محبت بھری نظروں سے ایہا کو کھانا کھاتے دیکھا تو خاموشی سے اس کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ کر بس ایہا کو ہی دیکھے گیا جو سبز رنگ کے فراک کے ساتھ دوپٹے کو سر پر رکھے ہوئی تھی، مرجھایا ہوا زرد چہرہ اور زخمی ہونٹ فرمان کو ڈھیروں شرمندگی نے پھر سے ان گھیرا لیکن اب وہ دل میں طے کر چکا تھا اپنی بیہوش کو زمانے بھر کی خوشیاں دینے کا جبھی وہ خود کو پرسکون کرنے لگا۔۔۔۔

"بیہوش جان۔۔۔۔"

فرمان کے اچانک بولنے پر ایہا نے اسے گھور کر دیکھا تو فرمان جو اپنی خوش فہمیوں میں زیادہ ہی سیریس ہو گیا تھا چونک کر واپس ہوش میں آیا۔۔۔۔

"وہ وہ تم نے بلایا کھانے کے لیے مجھے۔۔۔۔"

"ہاں بلایا ہے کیونکہ کفارہ ادا کر رہی ہوں کہ میری وجہ سے چوٹ جو لگ گئی تمہیں۔۔۔۔"

ایہا نے جتنا ضروری سمجھا لیکن فرمان کا منہ اس ایک بات پر لٹک گیا تھا۔۔۔۔

"اچھا سہی ہے، وہ میں تو اس لیے نہیں آ رہا تھا کہ تم میرے وجود میری موجودگی کو جو ناپسند کرتی ہو تو۔۔۔۔"

فرمان نے ایہا کو اپنے نا آنے کی وجہ بتائی جس پر ایہا جو کھانے میں خود کو مصروف ظاہر کر رہی تھی سراٹھا کر سنجیدگی سے فرمان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"اوووووو کیا لاجک ہے تمہارا، مجھے تو تم اور تمہاری موجودگی سے ہمیشہ ہی نفرت رہے گی تو کیا تم نے ساری زندگی یوں بھوکے ہی رہنا تھا۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کے طنز کرنے پر فرمان معصومیت سے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

"تمہارے لیے وہ بھی کر لوں گا میں۔۔۔۔"

"اچھا پھر زندہ بچو گے تم۔۔۔؟؟؟"

ایہا ابھی بھی نظروں میں طنز لیے فرمان سے سوال کر رہی تھی تو فرمان نے بھی بڑے بڑے ڈائیلاگ بولنے سے پرہیز کرتے ہوئے اسے حقیقت بتانے کا سوچ لیا۔۔۔

"ہاں چلو ٹھیک ہے سچ بتا دیتا ہوں، میں نے سوچا تھا کہ ہمیشہ تمہارے کھانا کھالینے کے بعد تمہارا بچا کچا ہوا کھالیا کروں گا۔۔۔"

"لیکن اب تو تم نے خود بدلا لیا ہے مجھے تو اس لیے میں پاس بیٹھ سکتا ہوں نا۔۔۔"

فرمان بول کر مسکراتے لگا جب ایہا نے فوراً اپنی نظریں جھکا لیں۔۔۔

"ہاں بیٹھ سکتے ہو لیکن اپنا منہ بند رکھ کر۔۔۔"

"لیکن بیہوش پھر میں کھاؤں گا کیسے۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی بات میں دم تھا جبکہ ایہا اب چڑچکی تھی۔۔۔

"آآآ آہ تم چپ کر کے بیٹھ نہیں سکتے ہو کیا کب سے بولے ہی جا رہے ہو۔۔۔"

"اوکے اوکے اب نہیں بولوں گا سوری۔۔۔"

فرمان شرمندہ ہوتے پھر سے خاموش ہو کر ایہا کو کھاتے ہوئے دیکھنے لگا جبکہ اب ایہا سے اس کی نظروں کی تپش کے سامنے کھانا کھانا ممکن سا عمل تھا اسی لیے اس نے وہیں کھانا چھوڑا اور ایک گھوری فرمان پر ڈالتی واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

اور فرمان کچھ شرمندہ ہوتے اسے جاتا دیکھتا رہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ایہا کی پلیٹ اپنی طرف کرتے اسی کا جو ٹھا کھانا کھانے لگا۔۔۔

[LRI]❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI]

فرمان کے عالیشان گھر میں ایک کمرہ ایسا بھی تھا جہاں ہمیشہ ایک بہت بڑا تالا لگا رہتا تھا اسے دیکھا تو ایہا نے بھی تھا لیکن وہ لاک تھا اسی وجہ سے وہ اسے اندر سے نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

رات کے 2 بجے کے وقت ایہا جو کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی اچانک پیاس کی شدت سے اٹھ بیٹھی پانی کا جگ دیکھا تو وہ خالی پڑا تھا یعنی اسے پانی پینے کچن میں جانا تھا تبھی وہ اپنے بالوں کو باندھتی جگ اٹھائے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

ابھی ایہا کچن میں داخل ہی ہوئی تھی جب اچانک اسے کسی کی سسکیوں کی آواز سنائی دی پہلے تو ایہا بہت خوفزدہ ہوئی کہ آخر رات کے اس پہر کون رو سکتا ہے کیونکہ اس گھر میں تو صرف وہ اور بقول اس کے بے رحم ظلم ترین شخص فرمان ہی رہتے تھے۔۔۔۔

ملازم سبھی تو اپنے کواٹرز میں ہوتے تھے پھر آخر کون رو۔۔۔۔؟؟؟

"چو۔۔۔۔چو۔۔۔۔چڑیل۔۔۔۔"

ایہا کے دماغ میں پہلی سوچ یہی آئی تھی جس پر وہ حد سے زیادہ خوفزدہ ہوتی کانپتے ہوئے جگ وہیں چھوڑ پیچھے واپسی کے لیے قدم اٹھانے لگی۔۔۔۔

اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے ایہا اسی کمرے کے پاس سے گزری جب اچانک اسے وہ دروازہ کھلا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔

"دیکھا کچڑیل ہی رہتی ہے یہاں، ضرور اسی کمرے میں موجود ہوگی وہ۔۔۔۔"

ایہا دل ہی دل میں سوچتی ڈرتے ہوئے وہاں سے جانے لگی جب اسے کسی کے کچھ بولنے کی آواز پر رکنا پڑا۔۔۔۔

کوئی سرگوشی نما آواز میں بات کر رہا تھا ایہا کے خوف میں اب حیرت اور تجسس بھی شمار ہو چکا تھا اسی کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایہا دروازے کے قریب گئی اور دھیرے سے دروازہ کھول کر دیکھا تو اسے فرمان سامنے زمین پر بیٹھا روتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں کوئی تصویر تھی جس سے وہ بات کر رہا تھا فرمان کا یہ روپ دیکھ کر ایہا حیران ہی تو رہ گئی تھی ساتھ ہی وہ ہلکا سا آگے جھک کر فرمان کی باتوں کو سننے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

"امی جی آج میں بہت اداس ہوں، بہت زیادہ آپ تو جانتی ہی ہیں نانی جی کہ جب بھی میرا برتھ ڈے ہوتا ہے تب مجھے آپ کی کمی کس قدر محسوس ہوتی ہے، بہت یاد آرہی ہے آپ کی امی جی آپ واقف تھیں اس بات سے امی جی کہ آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے میرا اس دنیا میں پھر کیوں مجھے اتنی جلدی چھوڑ کر چلی گئیں آپ۔۔۔۔"

"لیکن امی جی اب میں اکیلا نہیں ہوں آپ کی بہو میری محبت میری بیہو ہے میرے پاس، لیکن امی جی وہ بھی مجھ سے ناراض رہتی ہے بولتی ہے کہ نفرت ہے اسے مجھ سے، بہت تکلیف میں ہوں امی جی ایہا کی

نظروں میں اپنے لئے موجود نفرت جان لیتی ہے میری، برداشت سے باہر ہے امی جی آپ کے بعد اگر کسی سے محبت ہے تو وہ میری محبت بہیو ہی ہے لیکن اسے کب احساس ہو گا میرا، مرنے سے پہلے میری یہ خواہش پوری ہو جائے امی جی تاکہ کم از کم موت تو سکون کی ملے۔۔۔۔۔"

"آپ آپ دعا کریں نا امی جی دعا کریں میرے لیے کہ بہیو کو بھی مجھ سے محبت ہو جائے کسی ایک دن کے لیے ہی وہ میرے ساتھ نارمل ہو جائے، میری خواہش پوری کر دے سہی ہو جائے میرے ساتھ پلیز زامی جی۔۔۔۔۔"

"آج یہ اذیت برداشت نہیں ہو رہی بہت اکیلا محسوس کر رہا ہوں میں، ایہا کو نہیں پتہ امی جی کہ اس کی وجہ سے مجھے جینے کی وجہ ملی ہے خود سے محبت ہوئی ہے مجھے ورنہ جان ہتھیلی پر لیے پھرتا تھا اب خود کی حفاظت کرتا ہوں میں بہیو کے لیے۔۔۔۔۔"

"ایک نئی زندگی دی ہے ایہا نے مجھے میری ہر خوشی میری ہر کمی سب کچھ ہی تو وہ ہے لیکن وہ سمجھتی کیوں نہیں مجھے، سمجھے گی بھی کیسے میں نے اسے بہت تکلیف دی ہے امی جی لیکن میں کیا کروں مجھے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا، مجھے سکون چاہیے امی جی سکون۔۔۔۔۔"

اتنا بولتے ہی فرمان اس تصویر کو سینے سے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تو ایہا جو وہاں خاموش کھڑی تھی اسے اچانک اپنے ہاتھ پر نرمی محسوس ہوئی جب اس نے اپنے چہرے کو چھوا تو وہ آنسوؤں سے تر تھا یعنی فرمان کی تکلیف اسے بھی محسوس ہوئی تھی وہ بھی رو پڑی تھی فرمان کے درد پر۔۔۔۔۔

"میں میں میں رو رہی ہوں لیکن کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟"

خود کو روتے دیکھ ایہا حیرانگی سے خود سے سوال کرنے لگی لیکن جو جواب اسے مل رہا تھا وہ اسے قبول کرنے سے انکاری تھی کہ اسے فرمان کی اذیت میں رہنا اور برداشت کرنا تکلیف دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اپنی سوچ اور احساسات کو جھڑکتے ایہا واپسی کے لیے تیزی سے پلٹی جب جلدی کے چکر میں دروازے کے قریب پڑاواز زمین پر گر گیا۔۔۔۔۔

شور سنتے ہی فرمان اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے آنسو صاف کر تا دروازہ کھول کر دیکھا مگر ایہا تب تک وہاں سے بھاگ چکی تھی فرمان کو حیرت تو ہوئی مگر اس نے اپنے غم میں اسے نظر انداز کر دیا اور کمرے کو دوبارہ سے تالا لگا تا اپنے کمرے کی جانب چل پڑا۔۔۔۔۔

[LRI]❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]LRI❤️[PDI]

صبح فرمان کی آنکھ اچانک نیند میں بیڈ پر پڑے پھولوں کو چھونے سے کھلی تھی اپنے ہاتھ کے نیچے کچھ نرم سا محسوس کر کے فرمان فوراً اٹھ بیٹھا اور حیرانگی سے ان سرخ پھولوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

"یہ کس نے رکھے کہیں ایہا نے تو نہیں نہیں میری اتنی اچھی قسمت کہاں۔۔۔۔"

"ضرور امجد نے ہی رکھے ہوں گے ہاں امجد ہی ہو گا جسے یاد رہتا ہے میرا بر تھڈے۔۔۔۔"

ایک ٹھنڈی سانس لینے کے بعد فرمان نے اداسی سے ان پھولوں کو بیڈ سے اٹھایا اور منہ کے قریب لے جا سو گئے لگا لیکن ناجانے کیوں اسے ان کی خوشبو الگ سی محسوس ہوئی ایک سکون سے ملا اسے۔۔۔۔

ابھی وہ اسی پوزیشن میں بیٹھا آنکھیں بند کیے ہوئے خوشبو کو ہی سو گئے رہا تھا جب اچانک اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر کسی کے قدموں کی چاپ سن کر فرمان نے فوراً آنکھیں کھول لیں مگر اپنے سامنے ایہا کو ہاتھ میں کیک لیے دیکھ اس نے صدمے سے دل تھام لیا۔۔۔۔

"جلدی اٹھو ابھی تک بستر میں ہی ہو ٹائم دیکھا ہے تم نے صبح کے 11 بج رہے ہیں، فوراً اٹھو اور تیار ہو جاؤ لیکن پہلے یہ کیک کاٹو، دیکھ کیا رہے ہو چلو بھی کاٹو نا۔۔۔۔"

ایہا تیزی سے فرمان کے پاس آئی اور کیک کو بیڈ کے قریب موجود چھوٹے سے شیشے کے میز پر رکھ کر فرمان سے بولی مگر فرمان تھا کہ حیران پریشان سامنے کھولے یوں ہی ساکت بیٹھا اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

"نہیں نہیں نہیں فرمان تجھے ہمیشہ کی طرح خواب آرہا ہے یہ حقیقت نہیں ہے بیہو کیسے کر سکتی ہے ایسے تم پاگل ہو گئے ہو سچ میں تم بالکل پاگل ہو گئے ہو ایہا کی محبت میں۔۔۔۔"

پاگلوں کی طرح اپنے چہرے کو کھپتھاتے ہوئے فرمان بولے جارہا تھا جب ایہا جو پیشانی پر بل ڈالے فرمان کو دیکھ رہی تھی اس کے قریب گئی اور بازو پر چٹکی کاٹی۔۔۔۔

"مسٹر ہیرو سچ ہے یہ کوئی خواب نہیں ہے، اب جلدی سے اٹھو ورنہ میں جارہی ہوں یہاں سے۔۔۔۔"

ایہا مسکراتے ہوئے فرمان سے بولی تو وہ جھٹ سے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ایہا کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"ایہا تمہاری طبیعت صحیح ہے نا۔۔۔۔؟؟؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں لیکن لگتا ہے تم مکمل پاگل ہو چکے ہو۔۔۔۔"

دونوں بازو اپنے سینے پر باندھے ایہا فرمان کو گھورنے لگی۔۔۔۔

"ارے واہ یار امی جی کی دعا میں اتنی پاور کے ایک رات میں ہی ایہا بدل گئی لو یو یار امی جی۔۔۔۔"

"کیا کہا تم نے پھر سے بولو۔۔۔۔"

فرمان آہستہ سے خود سے ہی بڑبڑا رہا تھا جب ایہا نے اس سے سوال کیا۔۔۔

"نہیں نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے جلدی سے کیک کاٹو۔۔۔"

فرمان سے کہہ کر ایہا کیک کے پاس چلی آئی تو فرمان بھی وہیں آگیا اور پھر ٹیبل سے چھوٹی سے چھری اٹھا کر کیک کا ایک ٹکڑا مسکراتے ہوئے کاٹ کر ایہا کو کھلانا چاہا لیکن پھر اچانک سے اپنے ہاتھ کو روک کر شرمندگی سے ایہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"سوری وہ میں۔۔۔۔"

اتنا بولتے ہی فرمان واپس سے وہ ٹکڑا رکھنے لگا تھا جب ایہا نے ایک ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر چہرہ آگے کیے فرمان کے ہاتھ سے کیک کھا لیا وہیں فرمان تو اس کی ان حرکتوں پر خوشی سے مرے جا رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ چیخ چیخ کر ساری دنیا کو بتا دے کہ اس کی بیہو بدل گئی ہے اسے فرمان کی محبت پر یقین آگیا ہے۔۔۔۔

"جاؤ فرمان جا کر فریش ہو جاؤ تم، پھر تمہاری ڈریسنگ بھی کرنی ہے اور ہاں جلدی سے نیچے آ جاؤ میں نے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنایا ہے، جلدی کرو فوراً۔۔۔۔"

"فرمان کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا جو ابھی بات ہی کر رہی تھی اچانک فرمان کو پیچھے کو آنکھیں بند کیے گرتے دیکھ پریشانی سے بولی اور پھر جلدی سے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھا کے اس میں سے پانی کی چھینٹے فرمان کے چہرے پر ڈالے جس سے فرمان نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔

"کیا ہوا تھا تمہیں۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کی پریشانی ابھی بھی کم نہ ہوئی۔۔۔۔

"کچھ بھی نہیں بیہو یار بالکل ٹھیک ہوں میں وہ دراصل تمہارے منہ سے پہلی دفعہ اتنی محبت سے اپنا نام سنانا تو بس چھوٹا سا ہاٹ اٹیک ہو گیا تھا۔۔۔"

"تم جاؤ یار میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔"

فرمان ہنستے ہوئے بولا تو ایہا کو کچھ تسلی ہوئی اور وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی لیکن وہ خود اپنی حالت سمجھنا پار ہی تھی کہ آخر کیسے وہ فرمان کی خوشی کے لیے اتنا سب کچھ کر رہی ہے اور کیوں اس نے صبح سویرے سے اٹھ کر گھر کے لان سے پھول توڑ کے فرمان کو برتھڈے وش کیا۔۔۔۔

ساتھ ہی اپنے ہاتھوں سے کیک بنا کر فرمان کے کمرے میں آئی اور پھر اس کی خوشی کے لیے ہر بات مانتے جانا کیوں وہ اپنی ہی مرضی کے خلاف جارہی تھی کیوں مجبور ہو گئی تھی وہ یہ سب کرنے کے لیے کچھ بھی تو وہ اس وقت سوچنا یا سمجھنا نہیں چاہتی تھی بس خود سے ہی نظریں چراتے ہوئے وہ کچن میں گئی اور کھانا اٹھائے ٹیبل پر لگانے لگی۔۔۔۔

[LRI]❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️[PDI] LRI❤️

ایہا کے کمرے سے جاتے ہی فرمان پھرتی دیکھاتے ہوئے اٹھا اور واڈروب سے سرخ ٹی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز لیے واشروم میں بند ہو گیا۔۔۔

ایہا نے آج کیونکہ سرخ فراک پہنا تھا تو ملک فرمان بھی تو اسی کے جیسے کپڑے پہنتے تھے تبھی اب بھی ٹی شرٹ ہی سہی مگر سرخ پہنی اس نے۔۔۔

کافی دیر تک شاور لینے کے بعد وہ ٹاول سے اپنے بال رگڑتا ہوا تھروم سے باہر آیا اور پھر ٹاول کو صوفے پر پھینک کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر خود پر پرفیوم چھڑک کر بالوں کو ہیر سپرے کی مدد سے کھڑا کرنے کے بعد ایک خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ آخری نظر خود پر ڈالتے اپنے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

سامنے سبھی ملازم ہاتھوں میں گفٹس لیے کھڑے تھے جو فرمان کو کمرے سے نکلتے دیکھ کر اس کی سمت بڑھے اور ایک ایک کر کے سبھی اسے گفٹس دینے لگے فرمان کا بھی موڈ بے حد خوشگوار تھا اسی لئے وہ تھینک یو بول بول کر ان گفٹس کو قبول کرتے ہوئے خود کو دیکھ رہی ایہا کی جانب بڑھنے لگا جو ڈانگ ٹیبل کے قریب کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

"تھینک گاڈ کہ تم آگئے ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ کل صبح ہی شاید کھانا کھانے کو ملے گا۔۔۔"

فرمان کے نزدیک آتے ہی ایہا نے اس کے دیر سے آنے پر طنز کیا جبکہ وہ جو ان گفٹس کو ڈانگ ٹیبل پر ہی رکھ رہا تھا ایہا کو دیکھ کر ہنسنے لگا۔۔۔

"ہاھاھاھاھاھاھا اب ایسا بھی نہیں ہے میری جان، اوہ سوری ایہا۔۔۔۔"

اچانک اپنی بے اختیاری پر فرمان شرمندہ ہوتے ہوئے ایہا سے معافی مانگنے لگا جبکہ ایہا اسے دیکھ کر مسکرا نے لگی۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں آج کا دن تمہارا ہے تو تمہاری مرضی ہی چلے گی، تم جو چاہو وہ کہہ اور کر سکتے ہو لیکن صرف آج کے دن۔۔۔۔"

"سچ میں بیہویار میں جو چاہوں وہی کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

فرمان تو اس ایک بات پر ہی خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔۔۔۔

"ہاں کر سکتے ہو لیکن ایک لیٹ میں رہ کر۔۔۔۔"

ایہا بھی جتانے سے باز نہ رہی۔۔۔۔

"ہاں ہاں ٹھیک ہے ڈونٹ وری میرے لیے تو اتنا ہی کافی ہے کہ تم نے کچھ تو کرنے کی اجازت دی۔۔۔۔"

"ارے واہ واہ واہ یار بریانی، لویو یار بیہو تمہیں پتہ ہے کہ بریانی میری کتنی فیورٹ ہے لیکن میں اسے نہیں کھاتا کیونکہ صرف امی جی کی بنی بریانی ہی کھاتا تھا میں اور آخری بار 5 سال کی عمر میں کھائی تھی امی جی کے ہاتھوں سے، اس کے بعد مجھے نہیں یاد کہ بریانی کھائی ہو گئی لیکن بے حد پسند ہے مجھے بریانی، میں اسے زور بھی اگر کھاتا رہا تو کبھی دل نہیں بھرے گا مگر تمہارے ہاتھ کی بنی ملے تو۔۔۔"

فرمان بریانی کو دیکھتے ہی تیزی سے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے ایہا کو کہنے لگا ایہا بھی اسے بیٹھتے دیکھ خود بھی بیٹھ گئی۔۔۔

"ٹھیک ہے مل جائے گی لیکن تم روز کھاؤ گے اسے۔۔۔"

"ارے یار اگر ایسا ممکن ہو گیا تو میں بہت موٹا ہو جاؤں گا۔۔۔"

بریانی کو پلیٹ میں ڈالتے ہوئے فرمان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

"نہیں نہیں پھر میں نہیں بناؤں گی سوچو اگر تم موٹے ہو گئے تو کیسے گندے لگو گے جب چلو تو تھائے آپس میں ٹکرانے سے تھپڑ بجیں۔۔۔"

ایہا منہ بگاڑ کر فرمان کو اس کا فیوچر امیجن کر کے بتانے لگی وہیں فرمان نے اس کی بات پر تہقہ لگا دیا۔۔۔

"یار بیہوش میں بہت شرارتی ہوں۔۔۔۔"

ہنستے ہوئے ایک ہاتھ ٹیبل پر پڑے ایہا کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے فرمان نے کہا جبکہ اگلے ہی پل وہ اپنا ہاتھ واپس کھینچ چکا تھا۔۔۔۔

"سوری وہ میں کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گیا تھا۔۔۔۔"

"نہیں کچھ نہیں ہوتا آج کے دن چھو بھی سکتے ہو مجھے۔۔۔۔"

"اب صرف 12 گھنٹے بچے ہیں تمہارے پاس تو جو باتیں منوانی ہیں وہ منوالو بعد میں برتھڈے ختم یعنی یہ آفر ختم۔۔۔۔"

ایہا نے سامنے دیوار پر موجود گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے فرمان کو احساس دلوایا لیکن فرمان کا منہ اس بات پر مڑ جھا گیا تھا۔۔۔۔

"یار یہ کیا بات ہوئی، کاش میرا برتھڈے روزانہ ہو تو کیا زندگی ہوگی میری۔۔۔۔"

فرمان نے اپنی خواہش ظاہر کی جس پر ایہا نظریں چرانے لگی۔۔۔۔

"سوچ کر بتا دینا مجھے کیا کیا کرنا ہے۔۔۔"

ایہا فرمان سے کہہ کر اسے کھاتا چھوڑ کر سی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جب ٹھیک 10 منٹ بعد فرمان نے اس کے دروازے کو نوک کر کے اندر کمرے میں قدم رکھا۔۔۔

"کافی پینا، کھانا کھانا، مووی دیکھنا، گھومنا پھرنا کیا یہ سب ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔"

فرمان نے جلدی جلدی بولتے ہوئے اپنے آج کے دن کا پلین ایہا کے گوش گزار کر دیا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

"کیا کیا کیا کہا تم نے۔۔۔؟؟؟"

ایہا کے حامی بھر لینے پر فرمان کو یقین ہی تو نہیں آ رہا تھا تبھی وہ دوبارہ سے تصدیق کرنے لگا۔۔۔

"میں نے کہا ٹھیک ہے ہو جائے گا سب۔۔۔"

"یار کہیں میں آج مرنے تو نہیں والا جو میری ہر خواہش پوری ہوتی جا رہی ہے۔۔۔"

فرمان ہنستے ہوئے کہنے لگا لیکن ایہا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔۔

"ایسے نہیں کہتے دوبارہ ایسی کوئی بات مت کرنا ورنہ میں نے آج کوئی بات نہیں ماننی تمہاری۔۔۔۔"

ایہا خود اس بات سے ناواقف تھی کہ اسے یہ بات اتنی ناگوار کیوں گزری۔۔۔۔

"اوکے اوکے یار سوری سوری پکا پھر سے نہیں بولوں گا آئی پرومیس۔۔۔۔"

فرمان کان پکڑ کر سوری بولتے ہوئے ایک خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ ایہا کو دیکھتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ایہا وہیں بیٹھی رہی۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
[PDI LRI] ▪ [PDI]

اگلے ایک گھنٹے بعد فرمان اور ایہا کراچی کے بیچ پر موجود تھے ایہا یہاں آکر بہت خوش ہوئی تھی اسے ہمیشہ سے ہی بیچ پسند تھا مگر شاہ دل اتنا ہی چڑتا تھا یہاں آنے سے تبھی وہ ایہا کو بھی یہاں لے کر آنے سے منع کر دیتا اور اب جب کافی وقت بعد ایہا اپنی پسندیدہ جگہ پر آئی تھی تو اس کی مسکراہٹ تھی کہ تھمے کا نام ہی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

"آج میں بہت خوش ہوں پتہ ہے کیوں کیونکہ آج میں اپنی فیورٹ جگہ پر آئی ہوں۔۔۔۔"

اچانک سمندر کے کنارے ننگے پاؤں چلتے ہوئے اپنے اڑھ رہے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے ایہا بولی تو

فرمان جو مسلسل دیوانہ وار ایہا کو ہی دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں خود کو پر سکون ہوتا محسوس کر رہا تھا وجہ ایہا کی خوشی تھی جو شاید آج اسے فرمان کی بدولت ملی تھی پھر بھلا وہ خوش کیوں نہ ہوتا مگر اب اچانک ایہا کے بولنے پر وہ چونک کر واپس ہوش میں آیا اور نظریں جھکا کر اپنے پاؤں کو دیکھنے لگا۔۔۔

"یہ جگہ تو میری بھی بہت فیورٹ ہے تمہیں پتہ ہے بیہوجب بھی میں بہت اداس ہوتا ہوں تو یہی آتا ہوں اور اپنے ہر بر تھڈے پر آنا تو لازمی ہے میرا، لیکن آج یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ میں جب حد سے زیادہ خوش تھا تو یہاں پر آیا وہ بھی اپنی محبت کے ساتھ۔۔۔۔"

فرمان یوں ہی نظریں جھکائے ایہا سے بولا جبکہ آخری کی لائن اس نے اپنے منہ میں ہی ادا کی تھی لیکن اس کی آواز اتنی بھی کم نہیں تھی کہ ساتھ چل رہی ایہا نہ سن پاتی۔۔۔

فرمان کی آخری لائن پر ایہا نے چونک کر اسے دیکھا اور کتنی ہی دیر اسے دیکھتی رہی جب اچانک گھبرا کر اس نے اپنی نظروں کا رخ موڈ لیا اور لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے خود پر سکون کرنے لگی۔۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے کیوں فرمان کو دیکھ کر دل ہے کہ اس کے چہرے سے نظریں ہٹانے کو کرتا ہی نہیں کیوں اسکو دیکھ کر ان دھڑکنوں کی رفتار بڑھ جاتی ہے کیوں اس کی مسکراہٹ کے ساتھ میرے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ جاتی ہے اور اس کے آنسوؤں دیکھ کر ان آنکھوں میں نمی۔۔۔۔"

فرمان جو تقریباً اپنی گاڑی کے قریب ہی پہنچ چکا تھا غصے سے مٹھیاں بھینچے پلٹا اور ان لڑکوں کے قریب جا کر کھینچ کر ایک کے منہ پر پنچ مارا جبکہ دوسرے کو ٹانگ ماری اور تیسرے کی ناک توڑ دی وہ بے دری سے ان لڑکوں کی شکلیں بگاڑ رہا تھا اور ساتھ ساتھ غصے سے چیخ بھی رہا تھا۔۔۔۔

"کیا بک رہے تھے تم سب پھر سے بکو، جان سے مار دوں گا تم سب کو، ایک ایک گولی کی مار ہو تم سب کے سب، جانتے نہیں ہو کہ کس کی بیوی کے بارے بھی بکو اس کی ہے تم سب نے۔۔۔۔"

فرمان مسلسل تھپڑوں مکوں اور ٹانگوں کا استعمال کرتے ہوئے ان لڑکوں کو پیٹ رہا تھا اور وہ بیچارے اپنا دفاع تک کرنے سے بھی محروم تھے وجہ فرمان کا کسرتی وجود کے ساتھ مارنے پیٹنے کا تجربہ تھا جبکہ وہ سب تو امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد ہی تھے جن کے ماں باپ نے تو شاید کبھی انھیں ڈانٹا تک نہیں ہو گا پھر ان جیسے ڈیرھ پسلی لڑکوں میں بھلا کہاں ہمت تھی ملک فرمان کا سامنا کرنے کی۔۔۔۔

وہیں ایہا پہلے تو کچھ سمجھ ہی نہ پائی کہ آخر ہو کیا رہا ہے اور پھر جب اسے سمجھ آئی ساتھ ہی اس نے ان لڑکوں کی بگڑتی ہوئی حالت دیکھی تو بھاگ کر فرمان کے قریب گئی اور اس کے بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔

"فرمان فرمان چھوڑو انھیں مر جائیں گے وہ، فرمان چلو پلیز چلو یہاں سے۔۔۔۔"

فرمان کو ہاتھ لگانے کی دیر تھی وہ جو آنکھیں میں خون اتارے ہوئے تھا اچانک ایہا کو بھی انھی خونی نظروں سے دیکھا جبکہ اگلے ہی پل اس کی نظر اپنی بازو پر موجود ایہا کے ہاتھوں پر پڑی اور بس تب ہی فرمان نے ان لڑکوں کو چھوڑا اور ایہا کے ساتھ چلتا چلا گیا۔۔۔۔

"تمہاری انہی حرکتوں سے نفرت ہے مجھے کیوں کرتے ہو ایسے تم۔۔۔؟؟؟"

ایہا فرمان کو یوں ہی بازو سے پکڑے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے لے جا رہی تھی اور وہ بھی اب خاموش نظروں سے ایہا کو دیکھتے اس کے ساتھ چل رہا تھا جب اچانک ایہا کی بات پر اس کا دماغ پھر سے خراب ہونے لگا۔۔۔

"تمہیں پتہ بھی ہے کہ کتنی گھٹیا بکو اس کی ان سالوں نے تمہارے متعلق اب کیا میں انھیں اس بکو اس پر جا کر پیاں دیتا پھر ٹھیک تھا۔۔۔"

فرمان چہرے پر کر خنگی لائے گاڑی کا دروازہ کھول کر ایہا کو بیٹھاتے ہوئے جھک کر اس سے بولا جبکہ ایہا اس کی اس بات پر زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔

"تو بہت فنی ہو تم، اب ایسا بھی نہیں ہے میں یہ کب کہہ رہی ہوں، اچھا بتاؤ تو سہی ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا انھوں نے جو تمہیں اتنا غصہ آگیا۔۔۔"

فرمان کے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ایہا نے اس سے سوال کیا تو وہ جو گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا پیشانی پر بل ڈالے ایہا کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

"کچھ نہیں بس چلو گھر۔۔۔۔"

اتنا کہتے ہی فرمان نے گاڑی سٹارٹ کر کے گھر کے راستے پر ڈال دی جبکہ ایہا خاموشی سے فرمان کے کچھ دیر پہلے کے برتاؤ کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
 صبح سارہ گھر کی صفائی وغیرہ کر رہی تھی جبکہ شاہ دل سویا ہوا تھا آج اتوار کا دن تھا اور
 رات شاہ دل کچھ زیادہ ہی ڈرنک کر چکا تھا تبھی اب صبح کے 11 بجے تک بھی اس کی آنکھ نہ کھلی۔۔۔۔

صفائی سے فارغ ہو کر خود کو ایک نظر دیکھنے کے بعد سارہ دوبارہ سے ایہا کے کمرے میں گئی اور جا کر
 واڈروب سے ایک اور فراک نکال کر باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اپنے نم بالوں کو ٹاول سے خشک کرتے ہوئے وہ جا کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں
 کنگنی کرنے لگی جب اچانک گھر کی بیل نے سارہ کو چونکنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے خود دروازہ کھولے یا شاہ دل کو جگائے اگر شاہ دل کو جگایا تو وہ مزید غصہ
 کرے گا اور خود دروازہ کھولنے کی صورت میں جو بھی دروازے پر موجود ہو وہ کیا سوچے گا کہ اکیلے گھر
 میں وہ شاہ دل کے ساتھ کس تعلق سے رہ رہی ہے۔۔۔۔

بہت سی سوچیں سارہ کے اوسان خطا کر رہی تھیں وہیں دروازے پر موجود شخص جیسے بیل پر سے ہاتھ
 اٹھانا بھول ہی گیا تھا۔۔۔۔

مرتے کیا کرتے کے مترادف سارہ خود کو پرسکون کرتی اچھے سے دوپٹہ اپنے گرد لپیٹ کر دروازے کی سمت بڑھی اور ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرنے کے بعد دروازہ کھول دیا۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی سارہ کی نظر اپنے سامنے موجود ایک عورت پر پڑی جو اب اسے مشکوک نظروں سے سر سے پاؤں تک گھورنے کا کام سرانجام دے رہی تھیں۔۔۔

"تم کون ہو لڑکی اور اس گھر میں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟"

اچانک خود سے پوچھے جانے والے سوال پر سارہ بوکھلاہی تو گئی تھی۔۔۔

"آنٹی وہ میں میں وہ۔۔۔"

"کیا میں وہ بولو بھی کہ کون ہو تم۔۔۔؟؟؟"

"پیچھے ہٹو راستے سے میں خود پتہ لگا لوں گی شاہ دل شاہ دل کہاں ہو تم باہر آؤ فوراً۔۔۔"

وہ عورت ایہا کو جھڑک کر ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے خود گھر میں داخل ہوئیں اور اونچی آواز میں شاہ دل کو پکارنا شروع کر دیا وہیں سارہ کی حالت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی جو ہر گزرتے لمحے خوف سے زرد پڑتی جا رہی تھی۔۔۔۔

شاہ دل جو کافی گہری نیند میں تھا یوں خود کو آوازیں دینے پر ہڑبڑا کر جاگ اٹھا اور پھر تیزی سے قدم اٹھاتے اپنے کمرے سے باہر نکلا جب اسے اپنے پڑوس کی سکینہ آنٹی جن کا کام ہر بات کا تماشا بنانا ہی تھا اصل میں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی اصول پرست تھیں وہ اب وہ اس کے گھر میں موجود شاہ دل کو ہی گھور رہی تھیں یعنی کوئی تماشا ہی ہونے والا تھا جبکہ ان کے پیچھے سہم کر کھڑی سارہ رونے کی تیاریوں میں مصروف تھی۔۔۔۔

"آگئے صاحب زادے آٹھ کر، یہ بتاؤ مجھے کہ شادی کر لی تم نے اور ہمیں بتایا تک نہیں ایسے کب سے ہو گئے تم ہاں بتاؤ۔۔۔۔"

"آنٹی آپ جو سوچ رہی ہیں ایسا کچھ نہیں ہے ہم نے شادی نہیں کی، آپ بیٹھیں تو سہی میں بتاتا ہوں سب کچھ آپ کو۔۔۔۔"

شاہ دل جو اچانک اس آفات پر گڑبڑا گیا تھا اسی وجہ سے بات کو سنبھال نہ پایا وہیں سکینہ بیگم آنکھیں پھاڑے ایک ہاتھ اپنے منہ پر رکھ چکی تھیں۔۔۔۔

"توبہ توبہ کیسا دور آگیا ہے کہ شادی کے بغیر ہی تم دونوں ایک چھت کے نیچے رہ رہے ہو استغفار، وہ تو میں تمہاری مرحوم ماں کی اچھی سہیلی ہوں اسی لیے آج تمہارا حال چال جاننے آگئی کہ کہیں بن ماں کے

بچے کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں مگر یہاں کیا دیکھ رہی ہوں میں، تم ایسے نکلو گے کبھی وہم و گمان میں بھی نہ تھا میرے، ارے کچھ تو شرم کر لو اپنی ماں کا ہی سوچ لیتے وہ کیا سوچے گی تمہیں ایسے دیکھ کر۔۔۔۔"

"اور اے لڑکی تم تمہیں بھی شرم نا آئی، لڑکیاں تو اپنی عزت کو لے کر کتنی محتاط ہوتی ہیں اور تم ہو کہ تو بہ کس گھٹیا گھر اور خاندان سے تعلق ہے تمہارا جہاں یہ سب جائزہ سمجھا جاتا ہے ہاں، کوئی نہیں جو تمہیں روک سکے یہ بے شرمی پھیلانے سے، بات سن لو میری کان کھول کر تم دونوں یہ شریفوں کا علاقہ ہے یہاں ایسی بے حیا نیاں نہیں چلے گئیں اگر ایک ساتھ رہنا ہے تو شادی کرو دونوں ورنہ چلتے بنو۔۔۔"

سکینہ بیگم جب بولنا شروع ہوئیں تو بولتی ہی گئیں جبکہ ان کی کہی گئی بات پر سارہ کے ساتھ شاہ دل بھی ساکت رہ گیا۔۔۔۔

"آئی آئی بات سنیں میری میں سمجھتا ہوں نا آپ کو، آپ جیسا۔۔۔"

"بس کرو کچھ نہیں سننا میں نے اور نا کچھ سمجھنا ہے جتنی بے حیا نیاں دیکھ لی ہیں اتنا ہی بہت ہے اور اگر تم دونوں نے میری بات نامانی تو چیخ چیخ کر پوری سوسائٹی کو اکھٹا کر لوں گی اور اصلیت بتاؤں گی تمہاری۔۔۔"

"آئی آخر کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ سن تو لیں میری بات۔۔۔"

سکینہ بیگم کی دھمکی پر شاہ دل نے بوکھلاتے ہوئے انہیں ایک بار پھر سے سمجھانا چاہا لیکن سکینہ بیگم نے پھر سے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا۔۔۔۔

"کیا کیا سنو کچھ نہیں سننا میں نے، تمہاری مرحوم ماں نے بہن بنایا ہے مجھے اور میں اپنا وہی فرض پورا کر رہی ہوں، سمجھ آئی تمہیں، خاموشی سے بات مان لو میری اور نکاح کر لو سارا انتظام میں خود کر لوں گی آج شام 5 بجے نکاح ہے تم دونوں کا۔۔۔"

سکینہ بیگم غصے سے بولتیں گھر سے باہر نکل گئیں جبکہ سارہ جو پہلے رونے کی تیاریوں میں مصروف تھی اب دل ہی دل میں خوشی سے جھوم اٹھی تھی وہیں شاہ دل کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪
[PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI:LRI] ▪ [PDI]

جیسا کہ سکینہ بیگم نے کہا تھا شام پانچ بجے وہ مولوی صاحب کے ساتھ گواہوں کو لیے پھر سے شاہ دل کے گھر میں داخل ہوئیں اور نکاح پڑھوانا شروع کیا۔۔۔

شاہ دل پہلے تو سکینہ بیگم کے گھر سے جانے کے فوراً بعد خود بھی وہاں سے جانے والا تھا پھر ناجانے کیا سوچ کر اپنے کمرے میں لوک ہو گیا اور باتھ روم میں گھس کر شاور کے ٹھنڈے پانی سے اپنے گرم دماغ کو پرسکون کرنے لگا۔۔۔۔

جبکہ سارہ مسکراتی ہوئی اپنے کمرے میں گئی اور خدا کے حضور شکر ادا کرنے لگی۔۔۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟؟"

ایک بار پھر سے مولوی صاحب نے شاہ دل سے سوال کیا تو ناچاہتے ہوئے بھی شاہ دل نے ہاں کہہ دی اور اسی طرح آج شاہ دل اور سارہ کا نکاح ہو گیا جس پر سارہ تو اللہ کا شکر ادا کرتی نہ تھکتی تھی جبکہ شاہ دل کے نکاح کرنے کا مقصد صرف اور صرف سارہ سے ہمدردی تھی جس کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اور جب تک کوئی وسیلہ نہیں بنتا تب تک کے لیے وہ مجبوری میں اس رشتے میں بندھا تھا بس۔۔۔

سکینہ بیگم تو نکاح ہوتے ہی شاہ دل سے خوشی سے ملیں اور سارہ کو بھی پیار کرتی سب کے ساتھ انھیں ڈھیروں دعائیں دے کر سارہ کو شاہ دل کے کمرے میں بیٹھا کے واپس چلی گئیں لیکن شاہ دل بھی ان کے جانے کے 15 منٹ بعد گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
[PDI LRI] ▪ [PDI]

فرمان نے جب گھر کی پورچ میں گاڑی روکی تو رات کے 9:30 کا وقت ہوا تھا یعنی 12 مجھے میں صرف ڈھائی گھنٹے باقی رہ گئے تھے۔۔۔

جلدی سے اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھ کر فرمان گاڑی سے باہر نکلا اور ایبہا کی طرف آ کر دروازہ کھول کے اس کا ہاتھ تھامنے کے بعد بڑے بڑے قدم اٹھاتے گھر میں داخل ہوا اور لے جا کر ایبہا کو ایل ای ڈی کے سامنے بیٹھا دیا اور خود صوفے پر ایبہا کے قریب بیٹھ کر لوڈوینڈنگ مووی لگا دی۔۔۔

"تمہارے ساتھ ایک فلم دیکھنا میری خواہش ہے اسی لئے۔۔۔۔"

"اوہ اچھا صحیح ہے دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔"

ایہا کی حیرانگی دور کرنے کے لیے فرمان نے اسے تفصیل بتائی جس پر ایہا بھی مسکرا دی۔۔۔۔

فلم کے شروع کے دکھی سینز دیکھ کر فرمان جس کی نظریں پہلے بھی بھٹک بھٹک کر ایہا پر ہی جارہی تھیں وہ فوراً ہنستے ہوئے ہوئے۔۔۔۔

"یار یہ تو میرا والا ہی حال ہے ویسے۔۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے اب مووی دیکھ لیں۔۔۔"

فرمان کی بات پر ایہا کو کچھ شرمندگی ہوئی تبھی وہ اسے دور کرنے کے چکر میں بولی اور اپنی نظریں سکریں کی جانب مرکوز کر لیں جبکہ فرمان کی نظریں تھیں کہ ایہا کے چہرے پر ہی ٹھہریں ہوئی تھیں۔۔۔۔

کچھ دیر تک تو ایہا فرمان کی نظروں کو برداشت کرتی رہی اور فلم دیکھنے کی ناکام کوشش میں مصروف رہی مگر جب فرمان نے مزید یہی عمل جاری رکھا تو اس نے گھور کر فرمان کو دیکھا۔۔۔۔

"کیا ہے فلم سامنے چل رہی ہے میرے منہ پر نہیں تو اسے دیکھو، کب سے گھورے ہی جا رہے ہو۔۔۔۔"

"یار کیا کروں یہ جو دل ہے نایہ اجازت نہیں دیتا کچھ اور دیکھنے کی، اور ویسے بھی آج ہی تو گولڈن چانس ملا ہے تمہیں جی بھر کر دیکھنے کا تو ایسے تو نہیں گنوا سکتا نا پلیز زز بیہو تھوڑا ایڈ جسٹ کر لو۔۔۔۔"

ابھی بھی ایہا کو دیکھتے ہوئے فرمان نے کہا تو ایہا منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے پھر سے مووی دیکھنے لگی۔۔۔۔

ٹھیک 2 گھنٹے بعد جب 12 بجنے میں 5 منٹ باقی رہتے تھے تب فرمان کی نظر اچانک گھڑی پر پڑی اور وہ ہڑبڑا کر صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا ساتھ ہی ایہا کو بھی کھینچ کر کھڑا کیا۔۔۔۔

"بیہو بیہو بیہو یار 12 بجنے میں صرف 5 منٹ پڑے ہیں اور ابھی میری ایک اور سب سے بڑی خواہش باقی رہتی ہے پلیز زز وہ پوری کر دو۔۔۔۔"

فرمان کے بولنے پر ایہا کے دماغ میں صرف ایک ہی بات آئی کہ وہ ضرور اسے کس کرے گا۔۔۔

"کیا خواہش ہے تمہاری پہلے ہی سن لو تم اگر وہ ماننے والی ہوئی تبھی پوری ہوگی ورنہ نہیں۔۔۔۔"

ایہا نے غصے سے کہا۔۔۔۔

"پلیز بار جو بھی ہے وہ پوری کر دو منع مت کرنا۔۔۔"

فرمان بار بار ٹائم دیکھتے ہوئے ایہا کی باقاعدہ منت کرنے لگا۔ "اچھا ٹھیک ہے بتاؤ تو سہی کیا خواہش ہے تمہاری ٹائم گزر رہا ہے، اور ٹائم گرز جانے کے بعد تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی میں۔۔۔؟؟؟"

فرمان کے یوں منتیں کرنے سے ایہا بھی نرم پڑ گئی تھی۔۔۔۔

"بیہو پلیز ایک دفعہ اپنے منہ سے مجھے آئی لو یو فرمان کہہ دو پلیز زریار صرف ایک بار۔۔۔۔"

"کیا یہ ہے تمہاری خواہش، میں میں نہیں کہوں گی یہ نہیں ہو گا مجھ سے۔۔۔"

پہلے تو ایہا کو فرمان سے اس بات کی امید نہیں تھی اسی لیے حیران رہ گئی پھر اسے صاف انکار کر دیا لیکن فرمان بار بار گھڑی میں وقت گزرتے دیکھتے ہوئے بے چینی سے ایہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"پلیز بیہو یار ایک بار کہہ دو، میں میں ترس گیا ہوں تمہارے منہ سے یہ الفاظ سننے کے لیے، یہی آخری اور سب سے بڑی خواہش ہے میری، بہت بڑا احسان ہو گا تمہارا کہہ دو یار۔۔۔۔"

"فرمان کا بس نہیں چل تھا تھا اور نہ روہی پڑتا۔۔۔۔"

"ٹائم ختم ہو چکا ہے اب کچھ نہیں ہو سکتا اور ہاں اب سے دوستی بھی ختم۔۔۔۔"

ایہا سنجیدگی سے کہتی اپنے کمرے کی طرف مڑی جب فرمان جو صدمے سے منہ کھولے کھڑا تھا ایہا کو جاتا دیکھ تیزی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکنے لگا۔۔۔

ایہا نے غصے سے ایک نظر اپنی بازو پر موجود فرمان کے ہاتھ پر ڈالی اور زور سے اسے جھٹکا۔۔۔

"کہانا ٹائم ختم ہو چکا ہے اب دوبارہ مجھے ہاتھ مت لگانا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

ایہا غصے سے کہتی واپس جانے لگی جب اسے فرمان کی آواز سنائی دی۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے نہیں چھوؤں گا تمہیں مگر ایک بات تو کر سکتا ہوں نا وہ تو سن لو پلیز زز۔۔۔۔"

"بولو کیا بات ہے جلدی مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔۔"

ایہا کے حامی بھرنے سے فرمان کے اداس چہرے پر ایک ہلکی سے مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔۔

"ایہا یہ حسین میل اب دوبارہ کب آئے گا۔۔۔؟؟؟"

"مجھے نہیں پتہ شاید ہو سکتا تمہارے اگلے برتھ ڈے پر۔۔۔۔"

ایسا بغیر اس بات پر غور کیے کہ وہ تو فرمان کو چھوڑ کر جلد از جلد کہیں چلی جانا چاہتی تھی یہ کہہ دیا کہ وہ ایک سال بعد فرمان کے اگلے برتھ ڈے تک اس کے ساتھ ہی ہوگی تو کیا اس نے اپنے دل کی بات کہہ دی تھی کہ وہ فرمان کے ساتھ ہی رہنے والی ہے۔۔۔۔

"اوہ اچھا وہ تمہیں پتہ ہے ایہا میں نارات کے 12 بجے پیدا ہوا تھا تو تو میرا برتھڈے 2 دن منایا جاتا ہے۔۔۔۔"

فرمان نے ایک اور کوشش کی ایہا سے آئی لو یوسننے کے لیے جبکہ فرمان کی اس فضول بات پر ایہا ایک آئی
برو اٹھا کر اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

"ہاہاہاہاہارہنے ہی دو تم اب اتنی بھی بے وقوف نہیں ہوں میں۔۔۔۔"

"ہی ہی ہی ہی جان مزاق کر رہا تھا گڈ نائٹ اینڈ لویو، مجھے تو آج خوشی کے مارے نیند ہی نہیں آنی چلو تم تو سو جاؤ، مائے۔۔۔۔"

فرمان محبت بھری نظروں سے ایہا کو دیکھتے ہوئے بولا لیکن ایہا اس کے متناسب کچھ مطلب جان اور لویو کہہ دینے پر اسے گھورتی ہوئی بغیر کوئی جواب دیے اپنے کمرے میں بند ہو گئی اور فرمان ایک ٹھنڈی آہ بھر کر وہیں صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI]

نکاح کے بعد جب سے سکینہ بیگم سارہ کو شاہ دل کے کمرے میں چھوڑ کر گئی تھی ویسے ہی سارہ شادی کا جوڑا تو تھا نہیں اس لیے اپنے فراق کے ہی دوپٹے کا گھونگھٹ نکال کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

شکل و صورت میں بھی وہ کافی خوبصورت تھی اس لیے اسے میک اپ کی بھی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی لیکن یہ پاگل لڑکی جس کے انتظار میں بیٹھی تھی وہ تورات کے 8 بجے تک بھی گھر میں داخل نہ ہوا۔۔۔

سارہ کو جب اس بات کا یقین ہو گیا کہ شاہ دل نہیں آئے گا تو وہ اٹھ کر کچھ کھانے کی غرض سے کچن کی طرف جانے لگی جب اچانک اسے گھر کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی یعنی شاہ دل آچکا تھا۔۔۔

ایک خوبصورت اور شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ سارہ دوبارہ سے بیڈ پر جا کر گھونگھٹ لیے بیٹھ گئی۔۔۔

ٹھیک 5 منٹ بعد شاہ دل نے کمرے کا دروازہ کھولا تو اسے سارہ اپنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی نظر آئی۔۔۔

سارہ کو اس انداز میں موجود پا کر شاہ دل کا غصہ جو اب کافی حد تک کم ہو گیا تھا پھر سے پروان چڑھنے لگا۔۔۔۔

"کیا ہے یہ سب ہاں، ہو گیا ناکاح تو نکلوا دھر سے ابھی۔۔۔۔"

بیڈ کے قریب آ کر شاہ دل دانت پیستے ہوئے سارہ کو کمرے سے نکلنے کا بولا تو سارہ جو نا جانے کیا کیا خوش فہمیاں پالے ہوئی تھی فوراً گھونگھٹ اٹھا کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر حیرانگی سے شاہ دل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"آپ ایسے کیوں بول رہے ہیں شاہ اب سے یہی تو میرا کمرہ ہے۔۔۔۔"

"بولانا جاؤ یہاں سے اور ہاں اپنے دماغ سے جو بھی فضول کی سوچیں ہیں وہ نکال دو، میاں بیوی ہم لوگوں کی نظروں میں ہیں وہ بھی تب تک جب تک تمہارا کوئی وسیلہ نہیں بنتا بس، اصلیت میں ہم دونوں ویسے ہی ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں سمجھی۔۔۔۔"

شاہ دل کا لہجہ ہر قسم کی رعایت سے پاک تھا لیکن سارہ کو اس کے غصے کی پرواہ ہی کب تھی اسے تو وہ دشمن جان ہر روپ میں ہی حسین اور جان سے پیارا ہی لگتا تھا۔۔۔۔

"جو بھی ہو شاہ لیکن میری تو دعائیں قبول ہو گئی ہیں نا اور ساتھ ہی میری محبت کو کامیابی مل گئی۔۔۔۔"

سارہ بولنے کے ساتھ ہی شاہ دل کے سینے سے آگئی جبکہ اگلے ہی پل شاہ دل نے اسے بازو سے کھینچ کر خود سے دور دھکیلا جس کے نتیجے میں سارہ زمین پر گر کر صدمے سے اسے دیکھنے لگی جو غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

"کہا ہے ناکہ دور رہو مجھ سے ایک بار میں بات پلے نہیں پڑتی تمہارے، بہت ہی کوئی دل پھینک قسم کی بولڈ لڑکی ہو تم جو زبردستی چپکے ہی جارہی ہو، نفرت ہے مجھے تم سمیت ہر لڑکی سے، رہو مرد اسی کمرے میں جارہا ہوں میں۔۔۔"

شاہ دل اپنی باتوں کے ذریعے سارہ کے دل کو چھلانی کرتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ سارہ پیچھے سے ایسے مت کرو، مت جاؤ شاہ مجھے چھوڑ کر کہتے ہوئے اپنی قسمت پر آنسو بہانے لگی۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI]

صبح فرمان کی آنکھ بریانی کی خوشبو سونگھنے سے کھلی تھی پہلے تو اسے لگا تھا کہ وہ خواب میں ہی بریانی کھا رہا ہے لیکن پھر جب وہ نیند سے بیدار ہوا تو صوفے سے اٹھ کر جہاں وہ ناجانے رات کے کس پہر سو گیا تھا کچن کی طرف کھینچتا چلا گیا۔۔۔

آج ایہا نے فرمان کے لیے بریانی بنائی تھی اور کیوں بنائی تھی اس بات سے وہ خود انجان تھی شاید فرمان کی بہت فیورٹ تھی اس لیے لیکن اسے بھلا کیا فرق پڑتا تھا فرمان کی پسند ناپسند سے، کچھ بھی تو وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"اووووووواہ بریانی، ہائے میرے لیے بنائی نا تم نے، تھینک یو سو میچ یار بیہو۔۔۔۔"

فرمان ایہا کے قریب آتے ہوئے اچانک اس کے پیچھے سے بولا تو ایہا ڈر کر اچھل پڑی اور پھر فرمان کو دیکھ کر اسے گھورنا شروع کر دیا۔۔۔

"کیا کیا کہا تم نے مجھے ابھی۔۔۔۔؟؟؟"

"اووووووواہ بریانی۔۔۔۔"

"نہیں اس کے بعد۔۔۔"

"ہائے میرے لیے بنائی ہے نا۔۔۔"

"اللہ آخر میں کیا کہا ہے۔۔۔۔"

فرمان کے مسلسل خود کو زچ کرنے پر ایہا چڑ گئی تھی۔۔۔۔

"بیہو۔۔۔"

ایہا کے غصہ کرنے سے فرمان منہ بناتا ہوا بولا۔۔۔۔

"ہاں بیہو، میں کوئی بیہو ویہو نہیں ہوں سمجھے، ایہا نام ہے میرا تو وہی کہوں گے تم مجھے، ورنہ کچھ کہنا ہی مت۔۔۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے غصہ تو نا کرو یا۔۔۔۔"

فرمان نے ایہا کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ریلیکس کرنا چاہا جبکہ ایہا فوراً سے اس سے دور ہٹ چکی تھی اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ ہٹا دیا تھا۔۔۔۔

"ڈونٹ ٹچ می اگین گاٹ اٹ۔۔۔"

دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھا کر ایہا نے فرمان کو دھمکی دی جبکہ فرمان نے معصوم سی شکل بنالی۔۔۔۔

"ہائے وہ کیوں کیوں نا کروں میں۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان بھی آج ٹھان چکا تھا ایہا کو تنگ کرنے کا۔۔۔۔

"پہلے تو اپنی یادداشت درست کرو تم، کل رات کہا تو تھا تمہیں کہ اب سے دوستی ختم ہو چکی ہے یعنی سب اختیارات بھی ختم ہو گئے ہیں تو اب سے دوبارہ یہ غلطی مت دہرائنا۔۔۔"

"نہیں نہیں نہیں یا کیا مسئلہ ہے تمہیں، ویسے بہت ظالم ہو تم۔۔۔"

ایہا کی بات پر فرمان دہائیاں دینے لگا مگر ایہا اسے مکمل نظر انداز کرتی ہوئی پاؤں پٹختی کچن سے باہر نکل گئی۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI]

رات کے 12:30 کا وقت تھا جب فرمان کو شرارت سو جھی اور وہ سیدھا ایہا کے کمرے کی طرف گیا اور زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگا ایہا جو کافی گہری نیند میں تھی یوں کسی کے دروازہ پیٹنے کی آواز پر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی جب اسے پھر سے دروازے پر دستک سنائی دی۔۔۔

"کون ہے۔۔۔؟؟؟"

پیشانی پر بل ڈالے دروازے کی سمت دیکھتے ہوئے ایہا نے بیڈ پر ہی بیٹھے بیٹھے پوچھا۔۔۔

"ایہا دروازہ کھولو جلدی۔۔۔"

"کیوں کیوں کھولو ہوا کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی گھبرائی ہوئی خوفزدہ آواز سن کر ایہا خود بھی سہم گئی تھی۔۔۔

"یار دروازہ کھولو تو سہی، مجھے اندر آنے دو گھر میں کوئی گھس آیا ہے پلیرز زریار جلدی کرو۔۔۔"

فرمان کی اب کی کہی گئی بات سن کر ایہا بغیر کچھ سوچے سمجھے کہ ملک فرمان بھی کسی سے ڈر کر چھپ سکتا ہے تیزی سے بیڈ سے اٹھی اور بھاگ کر دروازہ کھول دیا جب اگلے ہی لمحے فرمان نے اپنے ہاتھ میں موجود کیک کا ٹکڑا جسے امجد کچھ دیر پہلے ہی بیکری سے لے کر آیا تھا اسے ایہا کے منہ پر لگا دیا۔۔۔

"ہیپی برتھڈے مائے لو۔۔۔"

فرمان ایہا کے کیک سے بھرے چہرے کو دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا جبکہ ایہا جو پہلے خوفزدہ اور پریشان تھی اب غصے سے آگ بگولہ ہونے لگی۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟؟؟"

"جان اسے بد تمیزی کرنا نہیں بلکہ سیلیبریٹ کرنا کہتے ہیں جو کہ میں آپ کے برتھڈے کو کر رہا

ہوں۔۔۔"

ایہا کے غصے کی پرواہ کیے بغیر فرمان محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا جبکہ ایہا کا بھی اس ایک بات پر غصہ ختم ہو گیا۔۔۔۔

"فرمان تمہیں کیسے پتہ آج میرا برتھڈے ہے۔۔۔۔؟؟؟"

اپنے منہ پر موجود کیک کو صاف کرتے ہوئے ایہا حیرانگی سے سوال کر گئی۔۔۔۔

"یار کیسی باتیں کر رہی ہو اب جب تمہیں میرے برتھڈے کا علم ہو سکتا ہے تو مجھے کیوں اپنی جان کے بارے میں نہیں پتہ ہو گا، ویسے بھی اب تو میری تمام دنیا ہی تم سے لے کر تم پر ہی ختم ہوتی ہے۔۔۔۔"

"یار باتیں بعد میں کر لیں گے پہلے جلدی سے کیک کاٹو ورنہ وہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔۔"

"کیا کہا تم نے۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان جو مسلسل مسکراتے ہوئے ایہا کے کمرے میں داخل ہو چکا تھا اچانک ایہا کے سوال بھی مزید مسکرانے لگا۔۔۔۔

"کچھ نہیں یار چلو کیک کاٹو نا۔۔۔۔"

فرمان لکڑی کی چھوٹی سی میز پر کیک رکھتے ہوئے بولا تو ایہا بھی خاموشی سے چلتی ہوئی اس تک آئی اور پھر خاموشی کے ساتھ کیک کا ٹاجب اچانک فرمان نے اپنا منہ کھول دیا لیکن ایہا نے اسے دیکھ کر وہ کیک کا ٹکڑا اپنے منہ میں ڈال لیا۔۔۔

"کیا یار مجھے تو کھلاؤ۔۔۔"

"کیوں کھلاؤ، تمہارے بر تھڈے پر تمہیں ہر بات کی اجازت ملی تھی تو اب میرا بر تھڈے سے یعنی میری مرضی چلے گی۔۔۔"

ایہا نے بغیر کسی لحاظ کے صاف انکار کر دیا۔۔۔

"نہیں یار ایسے تو نا کرو پلینز آج کے دن بھی مجھے اجازت دے دو پلینز یار اپنے بر تھڈے کی خوشی میں ہی دے دو۔۔۔"

فرمان معصومیت سے بولا لیکن ایہا چڑچکی تھی۔۔۔

"کیا خوشی ہاں نفرت ہے مجھے اس دن سے آخر کیوں پیدا ہوئی میں۔۔۔"

"کسی انسان کے جینے کی وجہ بننے کے لیے اسے زندگی کا مقصد دینے اس کی تنہائی دور کرنے کے لیے، اور خبردار بیہوا اگر دوبارہ تم نے ایسا کچھ کہا تو ورنہ ناراض ہو جانا ہے میں نے۔۔۔"

فرمان نے اپنی طرف سے ایہا کو دھمکی دی جس کا اسے کیا اثر ہونا تھا۔۔۔

"تو ہو جاؤ مجھے کیا۔۔۔"

ایہا نے ایک بھی پل ضائع کیے بغیر فرمان کو جھاڑ دیا۔۔۔

"یار بیہو پلیز زیار کیا صرف آج کے دن کے لیے ہم ویسے نہیں ہو سکتے ویسے دوستی کر لو، صرف ایک دن پلیز مان جاؤ یار ایک ہی تو دن مانگا ہے۔۔۔"

فرمان بغیر ایہا کی بات کا برا منائے اس سے التجا کرنے لگا جس پر ایہا نے کچھ دیر سوچا اور پھر حامی بھر لی۔۔۔

"تھینک یو تھیک یو سوچ مائے لو، چلو میرے ساتھ۔۔۔"

خوشی سے چہک کر فرمان ایہا کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔۔

"ارے لیکن کہاں ٹائم تو دیکھو رات کا 1 بج رہا ہے۔۔۔۔"

"بیہویار میرا تو ٹائم ختم ہو رہا ہے نا تمہیں پتہ ہے کتنا کچھ سوچ رکھا ہے میں نے۔۔۔۔"

فرمان ایہا کو دیکھتے ہوئے بولا جبکہ ایہا نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکال لیا۔۔۔۔

"یہ آفر صبح سے شروع ہو گی ابھی مجھے بہت نیند آئی ہے تو جاؤ تم۔۔۔۔"

"یار چلو نا پلیز زز۔۔۔۔"

فرمان نے ایک بار پھر سے اصرار کیا۔۔۔۔

"کہا نا نیند آئی ہے مجھے تو سونے دو۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے سو جاؤ لیکن پلیز زز کیا میں یہاں بیٹھ کر تمہیں دیکھ لوں بالکل شور نہیں کروں گا تم سکون سے

سو جانا بس میں اس انمول وقت کے ایک لمحے کو بھی ضائع نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

فرمان کے ہر ایک انداز سے محبت چھلک رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں تم جاؤ کیونکہ تمہاری موجودگی میں میں سو نہیں پاؤں گی نیند نہیں آئے گی مجھے۔۔۔۔"

"یار اب ایسے تو نا کہو اتنا تو کر ہی سکتی ہو تم۔۔۔۔"

ایہا کے انکار پر فرمان بے چاری سے بولا۔۔۔۔

"اف اچھا ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ ادھر لیکن اس صوفے پر وہیں سے دیکھو۔۔۔۔"

ایہا ایک نظر فرمان کے چہرے پر ڈالتی بول کر بیڈ پر لیٹ گئی اور دوسرے سرہانے کو اٹھا کے اپنے سینے سے لگا لیا یوں ہی لیٹے وہ مسلسل فرمان کو دیکھ رہی تھی جو دیوانہ وار ایہا کا دیدار کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

یوں ہی ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ناجانے کب ایہا نیند کی وادیوں میں اتر گئی صبح کے 7 بجے اس کی آنکھ کھلی تو اپنے سامنے زمین پر بیٹھے خود کو دیکھ رہے فرمان کو دیکھ کر وہ ڈر گئی اور فوراً اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

"تم تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا گھبرا کر اپنے دل پر ہاتھ رکھے فرمان سے سوال کرنے لگی۔۔۔۔

"بیہویار وہ نادور صوفے سے میں تمہیں دیکھ ہی رہا تھا جب اچانک تمہارے چہرے پر بال گر گئے تو مجھے یہاں آنا پڑا اور تمہارے چہرے سے بال ہٹائے پھر واپس جانے کا دل ہی نہیں کیا اس لیے یہیں بیٹھ گیا۔۔۔۔"

"تم کیا بالکل بھی نہیں سوئے۔۔۔؟؟؟"

ایہا حیران ہی تو رہ گئی تھی فرمان کی دیوانگی پر۔۔۔۔

"لو بھئی اب سال میں ایک دفعہ ہی تو یہ گولڈن چانس ملا کرے گا مجھے، تو کیا اسے بھی میں نیند کی نظر کر دوں میں، اسے گنوا نہیں سکتا بیہو۔۔۔۔"

"تم مکمل پاگل ہو سچ میں۔۔۔"

"وہ تو میں ہوں مگر تمہارے عشق میں۔۔۔"

فرمان ایہا کو دیکھتے ہوئے محبت سے بولا تو ایہا اسے غور سے دیکھنے لگی کتنی ہی دیر ان دونوں کی نظروں کا تبادلہ ہوتا رہا جب اچانک ایہا نے گھبرا کر اپنی نظریں جھکا لیں۔۔۔۔

"بیہویار جلدی سے تیار ہو جاؤ میں اب جا رہا ہوں وہ کیا ہے ناکہ آج میں تمہارے لیے ناشتہ بناؤں گا۔۔۔۔"

"کیا تم اور ناشتہ بنانا آتا بھی ہے۔۔۔؟؟؟"

خود کو پر سکون کرتے ایہا نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

"یار یوٹیوب کس مرض کی دوا ہے وہیں سے دیکھ کر بنالوں گا میں، تو تم ایسا کرو اب کہ کافی لیٹ تیار ہونا تب تک تو بنا ہی لوں گا ٹھیک ہے بائے۔۔۔"

فرمان کی ایکسٹنٹ دیکھ کر ایہا ہلکا سا مسکرائی اور فرمان اسے مسکرا دیکھ خود بھی مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ایہا یوں ہی کچھ دیر بیٹھی فرمان کے متعلق سوچتی رہی۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
[PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI]

"یار کیا بناؤں کیسے بناؤں کچھ بھی تو سمجھ نہیں آرہا اور آتا بھی کیا ہے مجھے بنانا، لاسٹ ٹائم کا تجربہ تو بہت ہی برا تھا تو اب کیا کروں۔۔۔؟؟؟"

کچن میں آکر فرمان سوچ میں پڑ گیا تھا جب اچانک اس کے دماغ میں ایک خیال آیا۔۔۔

"ہاں میں میں فرائیڈ رائس بناؤں گا، ایک تو وہ آسانی سے بن جاتے ہیں اور دوسرا وہ بیہو کے فیورٹ بھی ہیں، ہاں یہ صحیح رہے گا۔۔۔"

ایک ہاتھ سے اپنا کاندھا تھپتھاتے ہوئے فرمان نے خود کو شاباشی دی اور پھر کام میں جُٹ گیا۔۔۔

ٹھیک ایک گھنٹے بعد ایہا تیار ہو کر کمرے سے باہر آئی تو فرمان ابھی تک کچن میں مصروف تھا۔۔۔

ایہا سست روی سے چلتی کچن میں آئی تو کچن کی حالت کے علاوہ فرمان کا حلیہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔

"بیہو یا تم یہاں کیوں آئی ہو جاؤ نا پلیز تھوڑا سا صبر کر لو پھر تو دنیا کی سب سے ٹیسٹی اور اسپیشل ڈش تمہارے سامنے پیش ہو ہی جائے گی۔۔۔"

فرمان ایہا کے پاس آکر اس سے بات کر رہا تھا جب اچانک ایہا کی نظر فرمان کے پیچھے موجود اون پر پڑی جس میں آگ لگ چکی تھی کیونکہ فرمان نے پچھلے ایک گھنٹے سے سبزو کو ابلنے کے لئے اس میں رکھا ہوا تھا۔۔۔

"ارے پیچھے تو دیکھو۔۔۔"

اون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایہا چیخ پڑی تو فرمان نے بھی اس کی سمت نظریں گھماتے ہوئے کچھ مڑ کر دیکھا تو خود بھی چیخ پڑا۔۔۔

"بیہو بیہو یار اب کیا کروں میں۔۔۔؟؟؟"

فرمان پریشانی سے گویا ہوا۔۔۔

"پانی پھینکو پانی۔۔۔"

"اوکے۔۔۔"

ایہا کا جواب ملتے ہی فرمان نے پانی کا جگ اٹھا کر اون پر پھینک دیا جبکہ اگلے ہی پل آگ مزید بھڑک اٹھی تھی کیونکہ بجلی جو تھی فرمان نے کونسا سوئچ نکال دیا تھا۔۔۔۔

"بیہو یار اب کیا کروں یہ تو اور بھڑک اٹھی ہے۔۔۔۔"

"ارے پاگل سوئچ تو نکال دیتے۔۔۔۔"

ایک ہاتھ اپنی پیشانی پر مارتے ہوئے ایہا بولی تو فرمان بھی اووووا چھا ابھی نکالتا ہوں بول کر سوئچ نکالنے لگا جب اچانک اس کا ہاتھ جل گیا تب ایہا نے تیزی سے آگے بڑھ کر پانی پھینکا تو آگ بجھ گئی۔۔۔۔

"اوووووو ہوووو کتنا جل گیا ہے تمہارا ہاتھ، کیا ضرورت تھی اتنا بڑا احسان عظیم کرنے کی، اب چلو میرے ساتھ مرہم لگا دوں۔۔۔۔"

فرمان کی طرف بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامنے کے بعد اسے دیکھتے ہوئے ایہا غصے سے بولی۔۔۔۔

"اچھا کو چو لہا تو بند کر دوں۔۔۔۔"

فرمان ایہا کے کھینچے جانے پر جلدی سے بولا تو ایہا پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"وہاں پر کیا پک رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"وہ وہ میں نے وہاں کو کر میں چاول بوائے کرنے کے لیے رکھے ہیں تو۔۔۔۔"

"کیا کو کر میں اللہ کو کر میں کون چاول بوائے کرتا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا صدمے سے چیخ ہی تو پڑی تھی۔۔۔۔

"میں بیہو میں تمہارا فرمان ہی تو اتنا جینیس ہے۔۔۔۔"

"بس بس رہنے دو اور چلو۔۔۔۔"

چولہا بند کرتے ہوئے فرمان مسکرا کر بولا تو ایہا نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا اور پھر اسے کچن سے باہر لے گئی۔۔۔۔ فرمان کو اس کے کمرے میں لے جا کر بیڈ پر بیٹھانے کے بعد ایہا اس کے ہاتھ پر مرہم لگانے لگی ساتھ ہی اس کے کاندھے کے زخم کی ڈریسنگ بھی کر دی۔۔۔

"آخر کیا ضرورت تھی تمہیں یہ سب کچھ کرنے کی، اب سکون ہے ہاتھ جلا لیا پورا۔۔۔۔"

ایہا مسلسل فرمان کو ڈانٹ رہی تھی جبکہ وہ محبت بھری نظروں سے اس کو خود کے لیے فکر مند ہوتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"یار تمہارے لیے تو جان تک دے سکتا ہوں میں اپنی، تو یہ تو کوئی بات ہی نہیں۔۔۔۔"

"اگر اتنا ہی شوق چڑھا ہوا ہے نا تو ڈھنگ سے کچھ کرنا سیکھ لو، آتا جاتا کچھ ہے آئے بڑے کک۔۔۔"

ایہا کا غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"یار یہ تو میں نے جان بوجھ کر کیا نا ورنہ تم اتنی کیئر کیسے کرتی اور سب سے بڑھ کر یہ مرہم لگانا۔۔۔۔"

"کیا چیز ہو تم فرمان۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی اب کی بات پر ایہا مسکرائے بغیر نہ رہ پائی اور فرمان تو چاہتا ہی یہی تھا کہ ایہا کا غصہ ختم ہو جائے۔۔۔۔

"بیہویار آج میں نے تمہیں باہر لے کر جانا تھا سارا شہر گھمانا تھا انجوائے کرنا تھا ہم نے سارا دن، لیکن اب میں ڈرائیو کیسے کروں گا۔۔۔۔"

فرمان نے بولنے کے ساتھ ہی منہ لٹکا لیا۔۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی۔۔۔"

"یار تو پھر ہم آج کے دن کیا اسپیشل کریں گے۔۔۔۔؟؟؟"

"کیوں گھر میں رہ کر کچھ نہیں ہو سکتا ہے کیا، مطلب کہ ضروری تو نہیں کہ ہم صرف گھر کے باہر ہی انجوائے کر سکتے ہیں گھر میں بھی تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔"

"ہاں صحیح کہا تم نے ہو تو سکتا ہے تو ہم گھر میں ہی رک کر آج تمہارا برتھڈے سیلیبریٹ کریں گے۔۔۔"

ایہا کے مشورے پر فرمان چہک ہی تو اٹھا تھا جبکہ ایہا بھی ہلکا سا مسکرا پڑی تھی۔۔۔

"بیہو جان۔۔۔"

"اب کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

اچانک فرمان کے خود کو پکارنے پر ایہا فرسٹ ایڈ باکس اٹھاتے ہوئے چڑ کر بولی۔۔۔

"بھوک لگی ہے بہت زیادہ۔۔۔"

"اوہ اچھا تم کچھ دیرویت کرو میں ابھی کھانا بنا کر لاتی ہوں۔۔۔"

فرمان کی مسکین سی شکل دیکھ کر ایہا کو اپنے لہجے کا احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی غصہ کر رہی ہے۔۔۔

"لیکن بیہو یار آج تمہارا برتھڈے ہے تو تم کیسے کھانا بنا سکتی ہو یہ تو ٹھیک نہیں ہے یار۔۔۔"

"تو کیا ہوا، مجھے خود اچھا لگتا ہے گھر کے کام کرنا تم بس چپ چاپ بیٹھو یہاں اور ویٹ کرو میں ابھی کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔۔"

ایہا فرمان سے کہتی فرسٹ ایڈ باکس اس کی جگہ پر رکھ کے کمرے سے باہر نکل گئی اور سیدھی کچن میں گھس گئی مگر کچن کی حالت اتنی خراب تھی کہ اسے آدھا گھنٹہ لگا کر اسے ہی صاف کرنا پڑا۔۔۔

کچن کو پہلے جیسا کرنے کے بعد وہ کھانے کے لیے فریج سے چکن نکال کر اسے دھونے کے بعد تیزی سے پیاز ٹماٹر وغیرہ کاٹنے لگی اور پھر اسے پکنے کے لیے رکھ دیا جب اسے فرمان کچن میں داخل ہوتا دیکھائی دیا۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو کہا ہے نا آرام کرو میں ابھی وہاں آتی ہوں کچھ کھانے کو لے کر۔۔۔"

"یار تمہاری مدد کرنے کے لیے آیا ہوں مجھے نا سکون نہیں مل رہا تھا اکیلے کمرے میں، تو آگیا یہاں۔۔۔۔"

فرمان نے مسکرا کر کہا لیکن ایہا ویسے ہی سنجیدہ رہی۔۔۔۔۔

"بہت شکریہ تمہارا لیکن تمہاری مدد نہیں چاہیے، پہلے ہی بہت مشکل سے تمہارے کیے گئے کارنامے کو صاف کیا ہے تو جاؤ پلیررز۔۔۔۔۔"

"بلکل نہیں میں تو نہیں جانے والا تمہیں اکیلا کام کرتا چھوڑ کر، ویسے یار بیہو کتنی عجیب بات ہے ناکہ میں پیدا ہوا 24 کو اور اس کے 1 دن بعد اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے لیے اس دنیا میں بھیج دیا۔۔۔۔۔"

فرمان ایہا کے قریب آتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

"اوہ ہویہ صرف ایک اتفاق ہے اور کچھ نہیں تم ناجانے کیا کیا سمجھ رہے ہو۔۔۔۔۔"

سوچ میں تو ایہا بھی پڑ گئی تھی لیکن پھر اس نے فرمان کو جتنا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔

"نہیں یار کچھ تو ہے اب دیکھو نا میری اور تمہاری سوچ بھی کتنی ملتی جلتی ہے۔۔۔۔۔"

"یہ تو بلکل جھوٹ ہے کیونکہ میری سوچ تم جیسی تو بلکل نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"کیا جھوٹ ہے ہاں تمہیں کیا بریانی نہیں پسند یا تم بچ پر جا کر سکون نہیں محسوس کرتی، اور بیک کمر اس کے ہم دونوں دیوانے ہیں اور سب سے بڑھ کر آج کے دن ہم دونوں نے کپڑے بھی ایک ہی رنگ کے پہنے ہیں جبکہ میں تو رات سے انھی کپڑوں میں وجود ہوں لیکن تم نے بھی آج بلو کمر کا ہی فرائک پہنا۔۔۔۔۔"

فرمان کہاں ہاں ماننے والوں میں سے تھا اسی لیے تفصیل سے ایہا کو سمجھایا۔۔۔۔۔

"یہ بھی صرف ایک اتفاق ہے تم پتہ نہیں کیا کیا سوچتے رہتے ہو۔۔۔۔۔"

نظریں چراتے ہوئے ایہا نے ایک بار پھر سے فرمان کی بات کو اتفاق کا نام دے دیا۔۔۔۔۔

"یار کیا ہے تم کچھ سمجھتی ہی نہیں خیر جانے دو یہ بتاؤ کہ کیا بنا رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان نے بھی بات کو زیادہ نہیں کھینچا۔۔۔۔۔

"میں میں وہ بنا رہی ہوں قورمہ اور ساتھ روٹیاں۔۔۔۔"

زبان کی مدد سے اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے ہوئے ایہا نے اپنے دل کی بات بتائی کیونکہ آج اس کا یہی کھانے کا دل کر رہا تھا۔۔۔۔

"ارے واہ یار بیہو اب بھی تم یقین نہیں کرو گی کہ میرا آج کتنا دل تھا قورمہ کھانے کا سچ میں تھینکس یار، اچھا تم قورمہ بناؤ میں تب تک آٹا گوندھ لیتا ہوں۔۔۔۔"

ایہا کی پشت سے گزر کر برتن میں آٹا نکالتے ہوئے فرمان ایہا سے بولا تو وہ جواب کی بات پر بھی حیران ہو گئی تھی کہ فرمان اور اس کا دل آج کیسے ایک ہی ڈش کھانے کو کر رہا تھا واپس ہوش میں آئی اور اپنا رخ فرمان کی جانب کیا۔۔۔۔

"کیا کر رہے ہو ہٹو یہاں سے، میں کر لوں گی خود سب کچھ تم جاؤ۔۔۔۔"

"یار مجھے مدد کرنے دو تمہادی۔۔۔۔"

فرمان کا انداز ضد لیے ہوئے تھا۔۔۔۔

"کیا مدد کرنے دو ہاتھ جلا ہوا ہے پھر بھی سکون نہیں ہے تمہیں، کیسے کرو گے کام ہاں۔۔۔۔؟؟؟"

"یار میں ایک ہاتھ سے گوندھ لوں گا نا تم کیوں روک رہی ہو مجھے، ہٹو تو سہی کرنے دو مجھے۔۔۔۔"

ایہا جو پانی کا جگ جسے فرمان بھر کر آٹا گوندھنے والا تھا اسے فرمان سے چھیننے لگی کہ اچانک فرمان کے بھی کھینچنے کے چکر میں وہ سارے کا سارا آٹے میں الٹ گیا۔۔۔۔

"یہ کیا کیا تم نے اب خوش ہو۔۔۔۔"

ایہا غصے سے بولی جبکہ فرمان ہنسنے لگا۔۔۔۔

"کیا بہت ہنسی آرہی ہے تمہیں، کھالو یہی اب تم۔۔۔۔"

ایہا نے غصے سے بولنے کے ساتھ ہی وہ پانی ملا آٹا فرمان کے منہ پر لگا دیا۔۔۔۔

"بیہو جان اگر میں یہ کھاؤں گا تو ٹیسٹ تو تمہیں بھی کرنا چاہئے۔۔۔۔"

بغیر ایہا کی اس حرکت کا برامنائے فرمان بھی ہاتھوں میں وہ پانی ملا آٹا لیے ایہا کے پیچھے لگ گیا جبکہ ایہا تو اسے ایسا کرتے دیکھ کر ہی دھوڑ لگا چکی تھی۔۔۔۔

"دور دور رہو مجھ سے فرمان پلیز۔۔۔۔"

ایہا مسلسل بولتے ہوئے لاونج میں بھاگ رہی تھی جبکہ فرمان بھی اس کے پیچھے ہی تھا جب اچانک اپنے کمرے کو دیکھ کر ایہا نے تیزی سے وہاں جان چاہا وہیں فرمان بھی اس کا ارادہ بھانپ چکا تھا تبھی تیزی سے لپک کر وہ ایہا کی طرف آیا جب ایہا نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولنا چاہا مگر وہ لوک تھا اس سے پہلے ایہا لوک کھول پاتی اسے فرمان اپنے نزدیک آتا دیکھائی دیا۔۔۔۔

"فرمان دور رہو نہیں کرونا پلیز۔۔۔۔"

ایہا ڈرتے ہوئے دروازے کے ساتھ پشت لگا کر آنکھیں بند کیے فرمان کی منت کرنے لگی۔۔۔۔ فرمان ایہا کے بے حد قریب آیا اور اسے اس طرح آنکھیں بند کیے ڈرتے دیکھ مسکرا کر اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔۔

"ڈونٹ وری مائے لو اب بھلا میں اپنی جان کے حسن کو بگاڑ سکتا ہوں کیا۔۔۔؟؟؟"

اچانک اپنے کان میں فرمان کے آواز پڑتے ہی ایہا نے آنکھیں کھولیں جب فرمان اپنا چہرہ اٹھا رہا تھا کہ اچانک ایہا کے ہونٹ غلطی سے فرمان کے گال سے ٹکرا گئے۔۔۔۔ فرمان فوراً سے دور ہوتے ہوئے حیرانگی سے ایہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"بیہو تم نے مجھے بغیر بتائے کس کیا اور میں نے تو ابھی تک تمہیں یہ آٹا تک نہیں لگایا تھا یہ نا انصافی ہے بیہو اب میں بھی تمہیں کس کروں گاتب حساب برابر ہو گا۔۔۔۔"

فرمان آنکھوں میں ڈھیروں شرارت سمائے ایہا سے بولا جبکہ ایہا تو اس ایک بات پر ہی گر بڑا گئی۔۔۔۔

"نہیں نہیں میں نے کچھ نہیں کیا وہ تو غلطی سے پتہ نہیں کیسے۔۔۔۔"

"ہاں تو میں بھی غلطی سے ہی کر دوں گا۔۔۔۔"

فرمان کہاں باز آنے والا تھا آج ہی تو اسے موقع ملا تھا پھر بھلا اسے جانے کیسے دیتا۔۔۔۔

"اچھا یار سیڈ تو نہ ہو تم ہم ایسا کرتے ہیں کہ باہر سے کھانا آڈر کر لیتے ہیں، تم یہ بتاؤ کہ کیا کھاؤ گی۔۔۔؟؟؟"

"کچھ بھی منگوا لو۔۔۔"

ابھی بھی اپنے جلے ہوئے سالن کو دیکھتے ایہا نے جواب دیا اور فرمان کچن سے باہر نکل کر فوڈ پانڈا سے پیزا اور آئیس کریم آڈر کرنے لگا۔۔۔

"کر لیا ہے آڈر یار بس 15 منٹ اور ویٹ کر لو پلیز زز۔۔۔۔"

واپس کچن میں آکر فرمان نے ایہا سے کہا اور پھر اس کا ہاتھ تھام کے لاؤنج میں موجود صوفے پر بیٹھا دیا۔۔۔

کچھ دیر بعد امجد شاہر زائٹھائے گھر میں داخل ہوا تو فرمان نے تیزی سے بڑھ کر انھیں تھاما اور واپس ایہا کے پاس آگیا فرمان کا کیونکہ دائیاں ہاتھ جلا ہوا تھا تو جب وہ بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تب ایہا نے اسے ٹوکا اور اپنے ہاتھ سے اسے پیزا اکلانے لگی ساتھ ساتھ اسی ٹکڑے سے وہ خود بھی بانٹ لے رہی تھی۔۔۔۔
دونوں نے پیٹ بھر کر پیزا کھایا اور رہی سہی کسر آئس کریم سے پوری کر لی۔۔۔۔

"یار مزہ ہی آگیا آج تو سچ میں ویسے کیا برتھڈے سیلیبریٹ کیا نا ہم نے، مطلب کہ سارا دن بس کھانا بنانے میں ہی گزر گیا لیکن نصیب وہ پھر بھی نا ہوا۔۔۔۔"

فرمان وہیں صوفے پر لیٹے ہوئے ایہا سے بولا جو اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔
"بیہو آج بھی ہم ایک مووی دیکھیں گے ایک رومینٹک فلم جسے لوگ بہت پسند کرتے ہیں اور ہے بھی بہت رومینٹک، نوٹ بک دیکھیں کیا۔۔۔۔"

فرمان کی بات پر ایہا جو اپنے کمرے کا رخ کیے ہوئی تھی پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔
"ابھی تو نہیں بہت تھک گئی ہوں میں اور پھر سے نیند آرہی ہے تو میں سونے جا رہی ہوں رات کو دیکھیں گے۔۔۔۔"

"یار بیہو ٹائم تو دیکھو 4 تو بج گئے ہیں مطلب رات ہونے ہی والی ہے تب سو جانا تم ابھی مووی دیکھ لیتے
ہیں۔۔۔۔"

فرمان گھڑی میں ٹائم دیکھتے ایہا سے بولا۔۔۔۔

"نہیں مجھے 2 گھنٹے سونے دو 6 بجے اٹھ جاؤں گی پھر دیکھ لیں گے اور ویسے بھی تم نے رات 12 بجے سے
پہلے تو مجھے سونے نہیں دینا سو گڈ نائٹ۔۔۔۔"

ایہا اپنی بات کہہ کر بغیر فرمان کا جواب سننے اپنے کمرے میں بند ہو گئی تو فرمان بھی کچھ سوچتے ہوئے اٹھا
اور گاڑی نکال کر جیولری شاپ کی طرف چل پڑا تاکہ اپنی بیہو کے لیے گفٹ لے سکے۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
[PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪

کافی دیر تک اپنی بیہو کے لیے بہت سی چیزیں خریدنے کے بعد فرمان گھر میں داخل ہوا اور وہ سبھی گفٹس
لے جا کر اپنی واڈروب میں رکھ دیے۔۔۔۔

ٹائم دیکھا تو 6 بجنے میں صرف 10 منٹ پڑے تھے یعنی اب وہ بیہو کے ساتھ مووی دیکھنے والا تھا جلدی سے
مووی لگا کر پوز کرنے کے بعد وہ ایہا کے کمرے کی سمت بڑھا اور دروازہ نوک کیا تیسری دستک پر ایہا نے
جمائی روکتے ہوئے دروازہ کھولا۔۔۔۔

6 "بج گئے بیہو جان چلو جلدی میرے ساتھ۔۔۔۔"

فرمان نے بولنے کے ساتھ ہی ایہا کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

"ارے رکو تو سہی فریش تو ہو لینے دو مجھے۔۔۔۔"

ایہا اپنا ہاتھ فرمان کی گرفت سے نکالتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں گئی جبکہ فرمان واپس جا چکا تھا منہ ہاتھ
دھو کر ٹاول سے خشک کرنے کے بعد پٹیا لہ شلوار کے ساتھ شرٹ نما قمیض پہن کر ایہا لاونج کی طرف
چل پڑی تھی۔۔۔۔

ایہا کو آتے دیکھ فرمان نے مووی لگا دی اور خود ایہا کو دیکھنے لگ گیا کافی دیر تک ایہا بور ہو کر مووی دیکھتی رہی جب اچانک ایک بہت ہی زیادہ رومینٹک سین چل پڑا جسے دیکھتے ہی ایہا نے اپنی آنکھوں پر دونوں ہاتھ رکھ لیے۔۔۔۔

"فرمان کٹ کر ویہ سین۔۔۔۔"

ایہا یوں ہی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے زور سے بولی تو فرمان جو ایہا کو دیکھنے میں مصروف تھا ہوش میں واپس آیا۔۔۔۔

"کیا کروں میں۔۔۔۔؟؟؟"

"ارے سامنے دیکھو سکرین پر کیا چل رہا ہے۔۔۔۔"

"کیا چل رہا اووووو۔۔۔۔"

"فرمان نے جیسے ہی ایہا کی بات سن کر فلم کی جانب دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہا۔۔۔۔"

"دیکھ کیا رہے ہو کٹ کر ونا۔۔۔۔"

ایہا نے جب دیکھا کہ فرمان خود بھی بہت انٹر سٹڈ ہو کر سکرین کو دیکھ رہا ہے تو زور سے چیخی۔۔۔۔

"یار دیکھنے تو دو یونو فلمز سے انسان کو نالچ ملتی ہے وہی لے رہا ہوں میں۔۔۔۔"

"اکیلے اکیلے بیٹھ کر لیتے رہنا نالچ ابھی تو کٹ کر و۔۔۔۔"

ایہا کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ فرمان کا منہ توڑ دیتی۔۔۔۔

"او کے یار کرتا ہوں۔۔۔۔"

فرمان صوفے سے ریموٹ اٹھا کر مووی کا سین کاٹنے لگا مگر ریموٹ کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

"کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"

"یار ریموٹ کام نہیں کر رہا تو میں کیا کروں اچھا دیکھو چینج ہو گیا ہے سین اب ہٹالو اپنے ہاتھ۔۔۔۔"

اتنی دیر میں فلم کا سین خود ہی تبدیل ہو گیا تھا تبھی فرمان نے ایہا سے کہا جبکہ ایہا نے جلدی سے اپنے ہاتھ ہٹا کر مووی کو دیکھا اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"توبہ کتنی گندی موویز دیکھتے ہو تم مجھے نہیں دیکھنا جا رہی ہوں میں۔۔۔"

"یار بیہو ایسے تونہ کرو دیکھو تو صحیح اب تو وہ سین چلا گیا ہے نا۔۔۔"

فرمان خود بھی کھڑا ہوتے ہوئے ایہا سے بولا۔۔۔۔

"بہت مہربانی لیکن مجھے کوئی شوق نہیں ہے، اپنی فلمز اپنے پاس ہی رکھو تم۔۔۔"

ایہا کو غصہ ہوتے دیکھ فرمان نے ایل ای ڈی کا سوئچ ہی نکال دیا اور پھر سے ایہا کے قریب آکر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

"بیہو یار وہ تم نے پرسوں۔۔۔۔"

"پرسوں میں نے کیا۔۔۔۔؟؟؟"

ایک آئی برو اٹھا کر ایہا نے فرمان کو اس کی بات مکمل کرنے پر زور دیا۔۔۔۔

"وہ تب تم مجھے آئی لویو کہنے والی تھی تو یار آج ہی کہہ دو پلیز۔۔۔۔"

آنکھوں میں امید کے ڈھیروں دیپ جلانے فرمان ایہا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیا ہو تم، صرف ایک بات ہی تمہارے دماغ میں چلتی رہتی ہے، جا رہی ہوں میں مجھے کام ہے کچھ۔۔۔۔"

فوراً اپنی نظریں چرا کر ایہا بولتی ہوئی فرمان کی سائیڈ سے گزرنے لگی جب فرمان نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکا۔۔۔۔

"ہاں چلتی رہتی ہے کیونکہ اب سے یہی میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے یار کیا چلا جائے گا تمہارا صرف ایک بار ہی تو کہنا ہے۔۔۔۔"

"مسئلہ کیا ہے تمہارا کوئی بھی کام زبردستی نہیں ہوتا سمجھے۔۔۔۔"

ایہا نے چڑ کر اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا جبکہ فرمان اب اسے دونوں بازوؤں سے مضبوطی سے پکڑ چکا تھا ساتھ ہی وہ ایہا کی نظروں میں اپنی نظریں گاڑھے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"میں جانتا ہوں تم بھی اب میرے متعلق الگ احساسات رکھنے لگی ہو تمہاری نظروں میں اب وہ پہلے والی نفرت دیکھائی نہیں دی مجھے، بول دو ایہا جو دل میں ہے پلیز زرز ایہا مان لو کہ تمہیں بھی اب مجھ سے محبت ہے۔۔۔۔"

فرمان کی باتوں کے علاوہ مسلسل اس کی نظروں میں دیکھتے ہوئے ایہا بھی خود پر اختیار کھو کر اسے آئی لویو کہہ گئی اسے علم تک نہ ہوا کہ کیسے اس کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہو گئے جبکہ فرمان جو امید بھری نظروں سے ایہا کو ہی بولنے پر اکسارہا تھا اچانک آئی لویو سن کر خود پر قابو نہ رکھ سکا اور تیزی سے ایک ہاتھ ایہا کی گردن میں ڈالے اس کے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔۔

ایہا نے بھی کوئی احتجاج نہ کیا اور یوں ہی وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوئے پیچھے پڑے صوفے پر گر گئے کافی دیر تک سانسوں کا تبادلہ کرنے کے بعد فرمان نے ایہا کے ہونٹوں کو آزادی بخشی اور پھر اس کی گردن پر اپنی محبت کی مہریں ثبت کرنے لگا۔۔۔

ایہا اب بھی خاموشی سے فرمان کی منمنائیاں برداشت کر رہی تھی۔۔۔

گردن سے ہوتے ہوئے کالر بولز کے بعد وہ ایہا کے سینے کو اپنے ہونٹوں سے معتبر کر رہا تھا لیکن جیسے ہی اس نے ایہا کے دل کے مقام پر اپنے ہونٹ رکھے ویسے ہی ایہا جو فرمان کے لمس سے مدھوش ہو چکی تھی واپس ہوش میں آئی اور پھر فرمان کے سینے پر دباؤ ڈال کر اسے خود سے الگ کیا۔۔۔

"یہ یہ کیا کر رہے ہو تم یہ غلط ہے۔۔۔"

پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان بہت مشکل سے ایہا نے یہ چند الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔

"کیا غلط ہے بیہویار، کیوں روک رہی ہو خود کو میرے قریب آنے سے، مت بھولو یار کہ ہم میاں بیوی ہیں جائز ہے یہ سب، پھر کیوں کر رہی ہو اس طرح۔۔۔"

"مجھے کچھ نہیں پتہ اور نا میں اس بارے میں کوئی بات کرنا چاہتی ہوں، مجھے مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی ایہا صوفے سے اٹھی جب فرمان نے ایک بار پھر سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

"یار بیہوبات تو سنو، کیوں ستار ہی ہو تم مجھے بھی اور خود کو بھی، آخر کیا قصور ہے میرا کس جرم کی سزا دے رہی ہو، عشق کیا ہے تم سے اور عشق کرنا جرم تو نہیں اور نا ہی گناہ۔۔۔۔"

فرمان کی باتوں سے ایہا کی آنکھوں میں پانی اکٹھا ہونا شروع ہو گیا تھا جسے وہ چھپانے کی سعی میں مصروف تھی۔۔۔۔

"فرمان ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔"

بھرائی ہوئی آواز میں ایہا نے کہا مگر بدلے میں فرمان بس اسے دیکھتا رہا ایہا مسلسل اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی لیکن ملک فرمان کی پکڑ اتنی بھی کمزور نہیں تھی مزید کچھ دیر یہی عمل دہرانے کے بعد ایہا اپنے دل کی سنتے ہوئے فرمان کی محبت پر ایمان لے آئی اور روتے ہوئے فرمان کے سینے سے آ لگی۔۔۔۔

کچھ دیر تک ایہا کو چپ کروانے کے بعد جب فرمان کو یقین ہو گیا کہ ایہا اب کافی حد تک سنبھل چکی ہے تب اس نے ایہا کو اپنی گود میں اٹھایا اور اپنے کمرے کی جانب چل پڑا۔۔۔۔

ایہا نے بھی نظریں جھکائے ہوئے اپنے دونوں بازو فرمان کی گردن میں ڈال دیے تھے۔۔۔۔

یوں ہی ایہا کو اپنے باہوں میں لیے فرمان نے کمرے میں داخل ہو کر پاؤں کی مدد سے دروازہ بند کیا اور پھر لے جا کر ایہا کو بیڈ پر لیٹا کے اس کی پیشانی چومی۔۔۔۔

فرمان کا لمس پاتے ہی ایہا اپنی آنکھیں موند چکی تھی ساتھ ہی اس کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں جبکہ ایہا کو منہ کھولے سانس لیتا دیکھ فرمان ایک بار پھر سے اس کے ہنٹولوں کو قید کیے خود کو سیراب کرنے لگا۔۔۔۔

کافی دیر تک اپنی تشنگی مٹانے کے بعد وہ ہلکے سے ایہا کے ہونٹوں سے الگ ہو کر چہرہ اٹھائے اسے دیکھنے لگا جس کا چہرہ اس وقت سرخ گلاب ہو رہا تھا۔۔۔۔

ایہا کو سرخ پڑتے دیکھ فرمان کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ احاطہ کر گئی جبکہ ایہا ابھی بھی آنکھیں بند کیے اپنی سانسیں بحال کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھی۔۔۔۔

مسلسل ایہا کو ہی دیکھتے ہوئے ایک ہاتھ سے اس کے گردن پر گرے بالوں کو پیچھے کر کے فرمان اب وہاں بھی اپنے لبوں سے چومنے لگا فرمان کے لمس پر ایہا کی سانس بہت بھاری ہو چکی تھیں اس کی اونچی آواز میں سانس لینے کی آواز فرمان بھی باخوبی سن پارہا تھا۔۔۔۔

تبھی فرمان نے اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ اتاری اور ساتھ ہی تیزی سے ایہا کی ٹانگیں جو بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھیں انھیں اٹھا کر بیڈ پر رکھا اور پھر اس کے ٹانگوں کے اور گرد اپنے دونوں گھٹنوں کو رکھتے ہوئے ایہا کو کمر سے پکڑنے کے بعد اس کی قمیض کاندھے سے نیچے کر کے اس کے کاندھے کو اپنے ہونٹوں کے درمیان لے کر کچھ دیر کے بعد چھوڑ دیا۔۔۔۔

جبکہ فرمان کی اس حرکت پر ایہا ہلکا سا سسکی جس کا دم فرمان ایہا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے کر توڑ چکا تھا۔۔۔۔

اسی طرح ایہا کے ہونٹوں کو چومتے فرمان اپنے ایک ہاتھ سے ایہا کی شرٹ کے بٹن کو آہستہ آہستہ کھولنے لگا جب اچانک ایہا کو فرمان کا وہ وحشیانہ روپ یاد آ گیا جسے فرمان نے اس رات ایہا پر بہت اچھے سے واضح کیا تھا۔۔۔۔

ایہا نے فوراً اپنے آنکھیں کھولیں تو فرمان کا چہرہ اسے اپنے بے حد نزدیک دیکھائی دیا آنکھوں میں تیزی سے جمع ہو رہے آنسوؤں کے ساتھ ایہا نے فرمان کو خود پر سے دھکیلا اور پھر خوف سے چیخنے لگی۔۔۔۔

"دور رہو مجھ سے دور جاؤ چھوڑ دو مجھے پلیز۔۔۔۔"

"بیہو بیہو یار کیا ہوا سب ٹھیک ہے چپ کرو شششششش۔۔۔۔"

فرمان جو ایہا سے کچھ دیر کے لیے الگ ہوا تھا مگر ابھی بھی اس کے وجود پر مکمل قابض تھا یوں اچانک ایہا کے چیخنے پر حیرانگی سے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروانے لگا لیکن ایہا بری طرح سے ڈرتے ہوئے بس روتے ہوئے اسے خود سے دور رہنے کا ہی بول رہی تھی۔۔۔۔

ناچاہیتے ہوئے بھی فرمان ایہا کی بد سے بدتر حالت ہوتے دیکھ کر اس سے الگ ہوا اور پھر زمین سے اپنی شرٹ اٹھا کر کانپتے ہوئے ہچکیوں کے ساتھ رو رہی ایہا کو دیکھتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

[LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

[PDI LRI] ▪

صبح سورج کی روشنی چہرے پر پڑنے سے سارہ کی آنکھ کھلی رات کو وہ شاہ دل کے کمرے سے چلے جانے کے بعد بیڈ کے ساتھ ہی ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی روتی رہی تھی اور پھر ناجانے کس پہر اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔

اور اب جب وہ نیند سے بیدار ہوئی تو خود کو زمین پر بیٹھے دیکھ پھر سے اسے رات کا تمام واقعی یاد آگیا جس سے ایک بار پھر اس کا دل چھلنی ہونے لگا لیکن اسے خود کو سنبھالنا تھا اور ساتھ ہی اسے اپنے شوہر شاہ دل کی محبت جیتی تھی اس کے ٹوٹے دل کو اپنے محبت اور چاہت سے جوڑنا تھا اسے اپنے وفا کا یقین دلانا تھا۔۔۔۔

تبھی وہ بیڈ کا سہارا لیے اٹھی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی باتھ روم میں جا کر فریش ہونے لگی کتنی ہی دیر تک تو وہ مسلسل رونے کی وجہ سے اپنی سو جھمی ہوئی آنکھوں کو پانی کی مدد سے دھوتی رہی جو اب سرخ انگارہ ہو رہی تھی۔۔۔۔

یہی عمل مزید کچھ دیر دہرانے کے بعد وہ باتھ روم سے نکلی اور چہرہ خشک کرنے کے بعد کھلے بالوں کو باندھ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

کچن کی سمت جاتے ہوئے اس کی نظر لاؤنج میں موجود صوفے پر سو رہے شاہ دل پر پڑی ساتھ ہی کرب کا احساس اس کے اندر پھر سے اجاگر ہو گیا لیکن وہ ان سب کو نظر انداز کرتی کچن میں جا کر شاہ دل کے لیے ناشتہ بنانے لگی۔۔۔۔

ناشتہ مکمل ہونے کے بعد سارہ کچن سے باہر نکلی تو شاہ دل ابھی تک صوفے پر سویا ہوا تھا کچھ سوچ کر ہلکا سا مسکراتے ہوئے سارہ دوبارہ سے کچن میں گئی اور پھر ایک کپ کافی بنا کر لاؤنج میں لے آئی۔۔۔۔

کپ کو صوفے کے سامنے موجود شیشے کی میز پر رکھنے کے بعد سارہ شاہ دل کے قریب آتے ہوئے اپنے بالوں کو پونی سے آزاد کرنے کے بعد شاہ دل کے منہ پر ہلکے سے پھیرنے لگ گئی۔۔۔۔

"شاہ دل شاہ دل اٹھ بھی جاؤ۔۔۔"

سارہ کی آواز کے ساتھ اس کی اس شرارت پر شاہ دل بھی مسکرانے لگ گیا اور نیند میں ہی سرگوشی کرنے لگا۔۔۔۔

"ابھیہا پلیمت کرو سونا دیار۔۔۔۔"

جہاں ابھیہا کے نام پر سارہ کی مسکراہٹ تھمی تھی وہیں شاہ دل نے بھی چونک کر اپنی آنکھیں کھولیں تو اسے اپنے بے حد قریب سارہ دیکھائی دی جبکہ سارہ کی موجودگی اسے پھر سے غصہ دلانے کا باعث بنی۔۔۔۔

"مسلمہ کیا ہے تمہارا، تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی کہا ہے نا مجھ سے دور رہا کرو۔۔۔۔"

"شاہ دل کا لہجہ انتہائی نفرت لیے ہوئے تھا لیکن سارہ کو تو جیسے اس کی کسی بات کا برا لگتا تھا ہی نہیں۔۔۔۔

"شاہ مجھے آپ سے کچھ اور نہیں چاہیے بس جتنی محبت آپ ابھیہا سے کرتے ہیں اس سے آدھی ہی مجھے دے دیں قسم سے ساری زندگی آپ پر قربان کرنے کا حوصلہ رکھتی ہوں میں، لیکن خیر کوئی بات نہیں آپ چاہیں جیسا بھی سلوک کر لیں یا جو بھی رویہ اختیار کر لیں میرے ساتھ، میری محبت میں نہ تو کبھی کمی آئے گی اور نا ہی مجھے کوئی فرق پڑے گا کیونکہ اتنا بھروسہ اور یقین تو ہے مجھے اپنی پاکیزہ محبت پر کہ یہ ایک نہ ایک دن آپ کے دل میں بھی اپنا مقام بنانے میں کامیاب ہو ہی جائے گی، اور مجھے اس دن کاشت سے انتظار ہے شاہ۔۔۔۔"

سارہ کا یقین اور اس کی باتیں شاہ دل کے غصے کو گویا ہوا دینے کا باعث بنیں لیکن وہ ان مردوں میں ہی ہرگز نہیں تھا کہ عورت پر تشدد کرے ورنہ دل تو اس کا سارہ کو ایک تھپڑ لگانے کا ہی کیا تھا۔۔۔۔

اسی لئے سارہ کو نظر انداز کیے بغیر ایک بھی نظر اس پر ڈالے وہ اپنی بازو پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا اور غصے میں تن فن کرتا اپنے کمرے میں گھس گیا۔۔۔۔

غصہ اس قدر زیادہ تھا کہ وہ اپنی یونیفارم تک لیجانا بھی بھول گیا تھا اور خود کو باتھ روم میں بند کیے نہانے لگا۔۔۔۔

خود کو ٹھکرا کر شاہ دل کے وہاں سے جانے کے بعد سارہ کافی دیر تک خود کو پرسکون کرتی رہی تکلیف تو اسے بھی بہت ہوتی تھی لیکن فلحال اس محبت میں پاگل لڑکی کو خود کی ذات کو بھلا کر اپنے شاہ دل کی خوشی واپس

لانی تھی اسے سکون دینا تھا اس کا درد ختم کرنا تھا اسی لیے کچھ دیر بعد جب وہ کافی حد تک ریلیکس ہو گئی تو اٹھ کر شاہ دل کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

"شاہ دل جلدی آجائیں ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔۔"

اچانک اپنے کمرے میں سارہ کی آواز سن کر شاہ دل کا موڈ پھر سے خراب ہونے لگا جب اچانک اسے یاد آیا کہ وہ اپنی یونیفارم تو لانا بھول ہی گیا تبھی اب وہ سارہ کو جلد از جلد کمرے سے بھیجنا چاہتا تھا تا کہ خود باہر آ کر یونیفارم پہن سکے۔۔۔۔

"تم جاؤ یہاں سے مجھے ناشتہ نہیں کرنا بھوک مرچکی ہے میری۔۔۔۔"

شاہ دل نے اپنی طرف سے سارہ کو کمرے سے نکالنا چاہا جبکہ اس کی اس بات پر سارہ کا منہ حیرانگی سے کھل گیا۔۔۔۔

"ایسے کیسے نہیں کھانا آپ نے، اتنی محبت سے میں نے کھانا بنایا ہے، جلدی سے باہر آئیں اور ناشتہ کریں ایک منٹ آپ کی یونیفارم تو یہاں پر موجود ہے تو پھر آپ کیا پہن کر باہر آئیں گے۔۔۔۔"

بولتے بولتے اچانک سارہ کی نظر شاہ دل کی یونیفارم پر پڑی جو واڈروب کے دروازے کے ساتھ ہینگ کی ہوئی تھی شاہ دل ہمیشہ اپنی یونیفارم ادھر ہی لٹکا دیتا تھا۔۔۔۔

"تبھی تو کہہ رہا ہوں جاؤ یہاں سے تاکہ میں باہر آسکوں۔۔۔۔"

شاہ دل نے آخر اصل وجہ بتا ہی دی وہیں سارہ کو بھی ویک پوائنٹ مل گیا شاہ دل سے ناشتہ کروانے کا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے چلی جاتی ہوں کمرے سے لیکن ایک شرط پر، کہ آپ تیار ہو کر ابھی باہر آ رہے ہیں ناشتہ کرنے کے لیے، پرومس کریں پہلے۔۔۔۔"

سارہ کی بات پر پہلے تو شاہ دل کا دل کیا کہ انکار کر دے مگر اسے ڈیوٹی پر جانے کے لیے پہلے ہی دیر ہو گئی تھی اسی لیے حامی بھری اور وعدہ کر لیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے جارہی ہوں میں۔۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی سارہ واپسی کے لیے پلٹی جب اچانک اس کے ہاتھ سے وہ پونی جسے اس نے شاہ دل کے چہرے پر بال گرانے کے چکر میں اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا وہ نیچے گر گئی ابھی سارہ اسے اٹھانے کے لیے جھکی ہی تھی کہ تبھی شاہ دل اپنے گرد ٹاول لپیٹے ہاتھ روم سے باہر آیا اور سارہ کو وہاں موجود دیکھ کر غصے سے چیخ پڑا۔۔۔۔

"کتنی جھوٹی ہو تم اپنی بات پر قائم رہنا آتا ہی نہیں تم عورتوں کو۔۔۔۔"

"کیا کیا جھوٹی ہاں پونی گر گئی ہے میری وہی اٹھا رہی ہوں اور ناجانے کیا سوچنے لگے آپ، ویسے بھی دنیا کی ہر برائی آپ کو صرف مجھ میں ہی دیکھائی دیتی ہے لیکن اب میں نے کوئی غلطی نہیں کی سمجھے آپ۔۔۔۔"

سارہ کو بھی اب کافی غصہ آچکا تھا اسی غصے میں وہ شاہ دل کی سمت بڑھنے لگی۔۔۔۔

"دور رہو مجھ سے۔۔۔۔"

سارہ کو اپنے قریب آتے دیکھ شاہ دل دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کیا دور رہو، کھاتو نہیں جاؤں گی آپ کو جو ایسے ڈر رہے ہیں۔۔۔۔"

سارہ کو بھی اب شاہ دل کا ڈرنا شرارت پر اکسارہا تھا وہیں اس کا کسرتی وجود جو ہلکا ہلکا سانہی لیے ہوئے تھا سارہ کو اٹریکٹ کرنے لگا۔۔۔۔

"تمہارا کیا بھروسہ کھا گئی پھر۔۔۔۔"

شاہ دل نے کاندھے اچکائے۔۔۔۔

"کیا کیا کہا آپ، بے میں کیا کوئی چڑیل دکھتی ہوں آپ کو۔۔۔۔؟؟؟"

"تو اور کیا۔۔۔۔"

سارہ کے سوال پر شاہ دل نے بھی فوراً جواب دیا۔۔۔۔

"کیا کیا بولے آپ پھر سے بولیں یا ڈر گئے ہیں جو منہ میں ہی بڑبڑانے لگے۔۔۔۔"

سارہ نے کمر پر دونوں ہاتھ رکھے شاہ دل سے سوال کیا۔۔۔۔

"ہاں خوش فہمیاں دیکھو تم سے تو ڈرنا ہے میں نے، یہ دن بھی دیکھنے تھے اب۔۔۔۔"

اپنی طرف سے شاہ دل نے سارہ کو کھرا سا جواب دیا تھا جس پر سارہ حد سے زیادہ چڑچکی تھی اسی لیے غصے سے اپنے دانت پیستے ہوئے سارہ شاہ دل کی واڈروب کے پاس گئی اور اس کی یونیفارم اٹھالی۔۔۔۔

"جو پہننا ہونا وہ پہن لینا اب آپ، کیونکہ یہ چڑیل تو اب آپ کی یونیفارم دینے نہیں والی۔۔۔"

"سارہ واپس کرو اسے فوراً۔۔۔"

ناک سکوڑ کر بولنے کے ساتھ ہی سارہ شاہ دل کی بات کو نظر انداز کرتی کمرے سے باہر نکلنے لگی جب شاہ دل نے دو ہی قدموں میں اس تک کا فاصلہ طے کرتے ہوئے سارہ کے ہاتھ سے یونیفارم چھیننی چاہی وہیں سارہ نے بھی اپنا پورا زور لگایا ہوا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سارہ دھڑام سے زمین بوس ہو گئی اور پھر وہ شاہ دل کو دیکھتے ہوئے رونے کا ڈرامہ کرنے لگی تاکہ شاہ دل کو احساس ہو سکے۔۔۔۔

"سوری سوری یار میرا ارادہ تمہیں چوٹ پہنچانے کا نہیں تھا، سوری پلیز دیکھاؤ کہ کہاں چوٹ لگی ہے۔۔۔۔"

شاہ دل شرمندہ ہوتے ہوئے خود بھی زمین پر بیٹھ کر سارہ کا پاؤں ہاتھ میں تھامے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"یہاں نہیں تھوڑا سا اور اوپر۔۔۔۔"

مسلسل شاہ دل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے جہاں پریشانی واضح تھی سارہ مسکراتے ہوئے بولی تو شاہ دل نے اس کا پجامہ ٹانگ سے تھوڑا اور اوپر کرتے ہوئے پھر سے پوچھا کہ کہاں چوٹ لگی ہے۔۔۔۔

"ادھر بھی نہیں تھوڑا سا اور اوپر۔۔۔۔"

اب کی بار بولنے کے ساتھ ہی سارہ آگے کو جھکتے ہوئے شاہ دل کے گال کو چوم چکی تھی وہیں اپنے گال پر سارہ کا لمس محسوس کرتے ہی شاہ دل کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوا اور حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا جواب کھل کر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کی نظروں کے علاوہ لہجہ بھی غصہ لیے ہوئے تھا۔۔۔۔

"شاہ جی اسے بد تمیزی نہیں محبت کرنا کہتے ہیں آپ کو اتنا بھی نہیں پتہ۔۔۔۔"

سارہ کے چہرے پر ابھی بھی مسکراہٹ قائم تھی۔۔۔

"تمہیں چوٹ نہیں لگی آئی ایم رائٹ۔۔۔"

"بلکل نہیں، میں تو بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

سارہ نے اس دفعہ بھی مسکرا کر جواب دیا جو کہ شاہ دل کو مزید سلگا گیا۔۔۔

"تمہاری اسی چھچھوری حرکتوں سے نفرت ہے مجھے، تم سب عورتیں ایسی ہی ہوتی ہو جو مردوں کو

پھسلانے کے لیے ان حرکتوں کا استعمال کرتی ہو، بھاڑ میں جاؤ تم جارہا ہوں میں۔۔۔"

غصے سے بولتے ہوئے شاہ دل اپنی یونیفارم لیے باتھ روم میں بند ہو گیا جبکہ دروازہ بند کرنے کے طریقے

سے اس کے غصے کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔۔۔

سارہ نے افسوس بھری ایک نظر باتھ روم کے بند دروازے پر ڈالی اور آٹھ کر اپنے کمرے میں چلی

گئی۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
[PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI]

سارہ ابھی اپنے کمرے میں ہی بیٹھی شاہ دل کے متعلق سوچ رہی تھی جب اسے باہر کا مین ڈور بند ہونے کی

آواز آئی یعنی شاہ دل جا چکا تھا۔۔۔

اچانک ہی دو آنسو سارہ کی آنکھوں سے بہہ نکلے جنہیں اس نے سرہانے میں ہی جذب ہونے دیا اور یوں

ہی لیٹی روتی رہی اور ناجانے کب تک روتی رہتی جب اسے دروازہ کی گھنٹی بجنے کی آواز نے ہوش

دلایا۔۔۔

سارہ نے تیزی سے اپنے آنسو ہاتھ کی پشت سے صاف کیے اور پھر اٹھ کر لاؤنج کی سمت چل پڑی

دروازے کے قریب جا کر اس نے کون ہے پوچھا تو اسے سکینہ بیگم کی آواز نے چونکنے پر مجبور کر

دیا۔۔۔

کچھ دیر تک سوچنے کے بعد اس نے آخر دروازہ کھول ہی دیا اور سکینہ بیگم کو لیے لاؤنج میں آگئی۔۔۔

"شاہ دل کو جاتے ہوئے دیکھا تو سوچا یہی وقت ہے تم سے بات کرنے کا۔۔۔"

صوفے ہر بیٹھتے ہوئے سارہ کا ہاتھ تھام کر اسے بھی بیٹھانے کے بعد سکینہ بیگم نے گفتگو کا آغاز کیا۔۔۔۔

"کیا بات کرنی ہے آپ کو آنٹی۔۔۔۔؟؟؟"

سارہ کو کچھ پریشانی نے آن گھیرا تھا کہ ناجانے سکینہ بیگم کیا کہنے والی ہیں۔۔۔۔

"دیکھو بیٹا میری کل کی باتوں پر تمہیں برا تو لگا ہو گا جانتی ہوں میں لیکن شاہ دل کے سامنے یہ سب کہنا لازمی تھا ورنہ وہ کبھی تم سے نکاح نہ کرتا، تمہیں اس گھر میں موجود پا کر میں یہ تو سمجھ ہی گئی تھی کہ تمہارے دل میں ضرور شاہو کے لیے الگ احساسات ہیں ورنہ کوئی بھی لڑکی کسی غیر مرد کے ساتھ ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتی، لیکن تم اس سے شادی تو کبھی نہ کر پاتی کیونکہ شاہو کی طبیعت سے بھی میں اچھے سے واقف ہوں، بیٹے شاہو ابہا کے جانے کے بعد ٹوٹ سا گیا ہے، اور اب تو اس کی ماں بھی نہیں رہی جو اسے سنبھال سکے اسے کسی ایسے کی ضرورت ہے جو اس سے محبت کرتا ہو تاکہ اس کے ٹوٹے ہوئے دل اور وجود کو پھر سے جوڑ سکے اور میری نظر میں تم سے بہتر وہ کوئی اور نہیں تھا اسی لیے میں نے کل تماشا کر کے تم دونوں کا نکاح کر دیا۔۔۔۔"

"لیکن اب اس کی محبت کو پانا اور اسے پر سکون خوش رکھنا تمہارے اختیار میں ہے پچپن سے جانتی ہوں اسے یہ بھی پتہ ہے کہ کتنا ضدی اور اکھڑو ہے، وہ لیکن سچی محبت سے تو پتھر بھی نرم پڑ جاتے ہیں وہ تو پھر بھی ایک انسان ہے جو پہلے ہی محبت کا روگی ہے، تمہیں صرف میں یہ کہنے آئی ہوں کہ شاہو مجھے اپنے بیٹے کی طرح عزیز ہے جب میری صرف 5 بیٹیاں ہونے کے بعد ڈاکٹر نے اور اولاد ہونے سے منع کر دیا تب میں بہت دکھی رہنے لگی تھی اس وقت آمنہ نے شاہو کو میری گود میں رکھ کر کہا تھا کہ یہ بھی تو تمہارا بیٹا ہے تبھی سے مجھے شاہو اپنا بیٹے سے بڑھ کر عزیز ہے اور اسی کی خوشی میرے لیے سب سے لازمی، تھوڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ تم پالو گی شاہو کو یقین ہے مجھے اس بات کا، بس اسے خوش رکھو میری بچی۔۔۔۔"

سکینہ بیگم سارہ کی پیشانی چوم کر اسے امید بھری نظروں سے دیکھنے لگیں تو سادہ نے مسکرا کر سر کو اثبات میں جنبش دے کر انہیں پر سکون کر دیا۔۔۔۔

اور پھر کچھ دیر تک باتیں کرنے کے بعد سکینہ بیگم اپنے گھر چلی گئیں جبکہ سارہ واپس اپنے کمرے میں۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
[PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI]

کمرے سے نکلتے ہی فرمان بغیر شرٹ کے بٹن لگائے اسے یوں ہی اپنے جسم پر پہن کر سیدھا اپنے اسی سپیشل روم میں آگیا جہاں وہ ہمیشہ اپنے دوستوں کے ساتھ شراب نوشی کیا کرتا تھا۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ سائیڈ ٹیبل کی دراز سے سگریٹ کی ڈبی نکالے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ کر اسے پینے لگا مسلسل آدھے گھنٹے تک سگریٹ نوشی کرنے کے بعد بھی اسے اپنے اندر کی گھٹن اور تکلیف سے نجات نہ ملی۔۔۔

جب بھی وہ اذیت کی انتہا پر ہوتا تو انھی چیزوں کا سہارا لیتا تھا لیکن اس دن کے بعد سے فرمان نے شراب کو ہاتھ لگانا گویا خود پر حرام کر لیا تھا لیکن آج بھی تو اسے اذیت ملی تھی ایہا کو اس حال میں دیکھ کے تبھی تو وہ یوں سگریٹ پر سگریٹ پھونکتے ہوئے اپنے دل و دماغ کو پرسکون کرنے کی سعی میں مصروف تھا۔۔۔

اس کے لیے یہ بات ناقابل برداشت تھی کہ اس کا عشق اس کی ایہا آج اس کی بدولت رور ہی ہے اس سے خوف کھا رہی ہے اس نے آخر کیسے اپنی محبت کو اذیت دے دی۔۔۔

کتنی ہی دیر فرمان انھی سوچوں میں غرق رہا جب اچانک اس نے ایک فیصلہ کیا اور اپنی لہو رنگ آنکھوں کو زور سے بند کرنے کے بعد سگریٹ زمین پر پھینک کر اسے پاؤں سے مسلتا اٹھ کر تیزی سے واپس اپنے کمرے کی جانب چل پڑا۔۔۔

ہلکے سے دروازہ کھول کر جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو اسے ایہا بیڈ پر بیٹھی اپنے گھٹنوں میں سر دیے روتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔۔

"بیہویار پلیز مجھے معاف کر دو ورنہ بند کرو یا ر میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔"

فرمان ایہا کے قریب جا کر ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھتے ہوئے اس سے بولا وہیں فرمان کا لمس پاتے ہی ایہا نے اپنا سر اٹھایا اور پھر نم پلکوں سے اسے دیکھتے ہوئے پیچھے ہونے لگی یہاں تک کہ اس کی پشت بیڈ کی ٹیک سے لگ چکی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں آپ جائیں یہاں سے، مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اکیلا چھوڑ دیں مجھے۔۔۔"

ایہا نظریں جھکائے فرمان سے بولی وہیں فرمان اس کے قریب ہوا اور اسے کاندھوں سے تھام کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

"ہو اکیا ہے تمہیں بیہویار بتاؤ تو سہی۔۔۔"

فرمان کو اب یہ لگنے لگا تھا کہ ایہا اس ایک بات پر اتنا کیسے ڈر سکتی ہے ضرور کوئی اور وجہ ہے جو وہ فرمان کی قربت میں خوف محسوس کر رہی تھی اسی لیے فرمان سے سوال کرنے لگا۔۔۔

"خوف آرہا ہے مجھے آپ سے، بھول نہیں پارہی ہوں میں اس بھیانک رات کو جب آپ آپ نہیں تھے بلکہ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بھوکا درندہ ہو جس نے مجھے ساری رات نوچا، منتیں کر رہی تھی میں معافیاں مانگ رہی تھی کتنا کہا کہ چھوڑ دیں مجھے لیکن نہیں تب تب تو پتہ نہیں آپ کو کیا ہو گیا تھا جو کسی بات کا اثر نہیں ہوا، چلے جائیں یہاں سے ورنہ یہ دل بند ہو جائے گا میرا، پلیز زز جائیں۔۔۔"

ایہا مسلسل ہچکیوں کے درمیان روتے ہوئے فرمان کو اپنے خوف کی اصل وجہ بتانے لگی وہیں فرمان کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا وہ تو خود تک سے بھی نظریں نہیں ملا پارہا تھا لیکن اسے اپنی بیہوشی کو سنبھالنا بھی تو تھا اس کا خوف دور کر کے اپنی محبت کی انتہا کا یقین بھی تو کروانا تھا اسے لیے اس نے کچھ سوچتے ہوئے ایہا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور اسے محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

"بیہوشی مجھے معاف کر دو پلیز زز، میں جانتا ہوں یہ سب کچھ آسان نہیں ہے لیکن پلیز زز کوشش کرو وہ سب کچھ بھولنے کی۔۔۔"

"کیسے بھول جاؤں میں ہاں بولیں آخر کیسے، جو کچھ بھی تب ہوا اسے بھلانا ممکن ہے نہیں کر سکتی میں۔۔۔"

فرمان کے بولنے کی دیر تھی ایہا فرمان کو دھکا دے کر چیختے ہوئے زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی جبکہ ایہا کو ایسی حالت میں دیکھنا فرمان کو تیز دھار چھری سے ذبح کرنے کے مترادف محسوس ہوا۔۔۔۔

"بیہو پلیز زریار مت روؤ، تمہارے آنسو مجھے کتنی تکلیف دے رہے ہیں اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہوگا تمہیں، اچھا تم خود ہی بتا دو کہ کیسے تمہارا یہ خوف دور ہو گا کیسے تم پہلے جیسی نارمل ہو جاؤ گی، بولو یار میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔"

ایہا کے قریب آ کر ایک دفعہ پھر سے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمان نے اس سے کہا تو ایہا نے اپنی نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

"میں کچھ نہیں جانتی کچھ نہیں معلوم مجھے بس مجھے تنہائی چاہیے تو مجھے اکیلا چھوڑ کر جائیں آپ یہاں سے پلیز زریار۔۔۔۔"

ایہا نے ایک بار پھر سے فرمان کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود سے دور کرنا چاہا جب فرمان نے کچھ سوچتے ہوئے زور سے ایہا کے ہاتھ تھام کر اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔

"لیکن میں جانتا ہوں بیہو کہ سب کچھ کیسے ٹھیک ہو گا کس طرح تمہارا یہ خوف دور ہو گا جو تمہیں مجھ سے اور میری قربت سے آ رہا ہے، مگر اس کے لیے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت ہے، میں جو بھی کروں بس تم خاموش رہنا صرف آج رات کے لیے خود کو میرے حوالے کر دو تم دیکھ لینا بیہو کہ میری محبت

میری چاہت میری دیوانگی تمہارے ہر دکھ ہر تکلیف کو کیسے ختم کر دے گی، آج علم ہو گا تمہیں کہ ملک فرمان کا عشق اس کا ٹوٹ کر چاہنا اس کی محبت کتنی انمول اور کھری ہے۔۔۔۔۔"

فرمان نے بولنے کے ساتھ ہی ایہا کے بالوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا وہیں ایہا بھی مکمل خاموش بغیر کوئی حرکت کیے یوں ہی بیٹھی رہی جب فرمان نے اسے کچھ دیر بعد خود سے الگ کیا اور اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے تمام چہرے پر اپنی محبت کی مہریں لگانے لگا اس سارے عمل کے دوران ایہا کی آنکھوں مکمل بند تھیں۔۔۔۔۔

جنہیں دیکھ کر ہلکا سا مسکراتے ہوئے فرمان نے بہت نرمی کے ساتھ ایہا کے ہونٹوں کو چومنا شروع کیا اور کتنی ہی دیر تک یہی عمل دہرایا جبکہ ایہا نے اب بھی کوئی احتجاج نہیں کیا تھا اور یہی بات فرمان کو اپنی مرضی کرنے پر اکسار ہی تھی یعنی اس کی بیہوشی اسے اجازت دے دی تھی۔۔۔۔۔

یوں ہی ایہا کے نازک ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیے فرمان نے اپنی شرٹ جس کے بٹن تو ویسے بھی کھلے ہوئے تھے اسے اتار کر زمین پر پھینکا اور ساتھ ہی ایہا کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔۔۔۔۔

ایہا کی شرٹ کے پہلے تین بٹن کھلتے ہی وہ ڈھیلی ہو گئی تھی تب فرمان اسی نرمی کے ساتھ ایہا کے ہونٹوں کو آزادی بخشے ہوئے اس سے الگ ہوا اور پھر آہستہ سے ایہا کی شرٹ کو اس کے وجود سے جدا کر کے زمین پر پھینکا وہیں ایہا دل و جان سے کانپ اٹھی اس کا لرزتا وجود فرمان سے چھپ ناپایا تھا اور ساتھ ہی ایہا کی آنکھیں ابھی بھی مضبوطی سے بند ہی تھیں۔۔۔۔۔

تبھی فرمان اس کے شرمانے اور خوفزدہ ہونے پر اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اپنے اوپر کمفرٹر کھینچ کر ایہا پر جھک گیا اور ساتھ ہی اس کی گردن کو لبوں سے چھوتے ہوئے سینے کو اپنے لبوں سے معتبر کرنے لگا ایہا کی بھی سانسیں بھاری ہو رہی تھیں۔۔۔۔

سینے کے بعد اب فرمان کا رخ اس کے پیٹ کی طرف تھا جہاں اس نے کتنی ہی دیر اپنی محبت کی چھاپ چھوڑی وہیں ایہا اس کی اس حرکت پر بے چین ہو رہی تھی۔۔۔۔

ایہا کی حالت سمجھتے ہوئے فرمان مزید ایہا پر جھکا اور باقی کے کپڑوں کو بھی اس کے وجود سے الگ کرنے کے بعد اس پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اپنی محبت لٹانے لگا۔۔۔۔

کتنی ہی دیر وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوئے دنیا جہاں سے غافل رہے فرمان کا ہر ایک عمل محبت سے بھرپور تھا اس وجہ سے فرمان کی تمام شدتوں میں بھی ایہا اپنا سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

یوں ہی کچھ دیر مزید ایہا کو اپنی محبت کا یقین دلانے کے بعد فرمان اس سے جدا ہوا اور اپنی شرٹ ایہا کو پکڑاتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گیا تو ایہا بھی فرمان کی شرٹ پہن کر کروٹ بدل کے لیٹتے ہوئے سو گئی تب فرمان ایہا کے قریب ہوا اور پیچھے سے اس کے بال گردن سے ہٹانے کے بعد اسے چومتے ہوئے ایک ہاتھ ایہا کے پیٹ پر رکھ کر گہری نیند سو گیا۔۔۔۔

گھڑی صبح کے 10 کا ہندسہ دیکھا رہی تھی مگر ابھی تک ایہا اور فرمان ہوں ہی گہری نیند میں مبتلا سو رہے تھے جب اچانک ایہا کی آنکھ کھلی تو سامنے دیوار پر لگی گھڑی میں وقت دیکھ کر وہ فوراً بیڈ سے اٹھنے لگی جب اپنے پیٹ پر فرمان کا ہاتھ موجود پا کر وہ گردن موڑ کر فرمان کو سوتا ہوا پایا کر ہلکا سا شرمائی اور پھر بہت نرمی کے ساتھ اس کا ہاتھ اپنے پیٹ سے اٹھا کر بیڈ پر رکھتے ہوئے واپس کمفرٹ سے باہر نکلنے لگی تو فرمان نے اس کا ہاتھ تھام کر واپس اپنے سینے پر گرالیا۔۔۔۔

"یار مت جاؤ نا کچھ دیر اور سو لیتے ہیں آج ہی تو سکون ہی نیند آئی ہے مجھے۔۔۔۔"

فرمان کی نیند میں ڈوبی آواز سن کر ایہا نے اس کی جانب دیکھا تو وہ ابھی بھی آنکھیں بند کیے ہوئے تھا۔۔۔۔

"فرمان ٹائم دیکھیں کیا ہو رہا ہے پہلے ہی مجھے بہت شرمندگی ہو رہی ہے اتنی دیر تک سونے پر، پلیز زبانی جانے دیں نا، سچ میں بھوک بھی بہت لگی ہے مجھے۔۔۔۔۔"

ارادہ تو فرمان کا ایہا کو چھوڑنے کا بالکل نہیں تھا مگر پھر ایہا کی بھوک کا احساس کرتے ہوئے اس نے ایہا کی پیشانی چوم کر اس کے کمر پر سے ہاتھ ہٹا لیے جن سے وہ ایہا کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا تو ایہا بھی ہلکا سا مسکرا کر فرمان کی شرٹ جو وہ رات کی پہنے ہوئی تھی اس کے ساتھ زمین سے اپنے کپڑے اٹھا کر باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔

نہانے کے بعد جب ایہا واپس کمرے میں داخل ہوئی تو فرمان ابھی تک بیڈ پر کمفرٹ میں سرگھسائے ہوئے سو رہا تھا تب ایہا ایک لمبی سانس بھر کر بیڈ کے قریب گئی اور کمفرٹ فرمان کے چہرے سے ہٹا کر اس جگانے لگی جو آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔۔۔

"فرمان اٹھے بھی کتنی دیر ہو گئی ہے آپ کو سوتے ہوئے پلیزز جلدی سے فریش ہو جائیں تاکہ ہم بریک فاسٹ کر سکیں۔۔۔۔"

ایہا کو اکیلے کمرے سے باہر نکلتے شرم آرہی تھی کیونکہ اس وقت تک سلمہ گھر کے کاموں میں مصروف ہوتی تھی اور باقی سب ملازم بھی اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوتے تھے یعنی تو ان سب کی موجودگی میں ایہا کا فرمان کے کمرے سے باہر نکلنا اسے عجیب لگا ساتھ ہی ڈھیروں شرم نے اسے ان گھیرا تھا اسی وجہ سے وہ فرمان کو اٹھنے پر فورس کر رہی تھی لیکن فرمان بھی اس کی کیفیت بھانپ گیا تھا اسی لیے اسے بھی شرارت سوچنے لگی۔۔۔۔

"میں تو ایسے نہیں اٹھنے والا اس کے لیے تمہیں قیمت ادا کرنے ہوگی ایک پیاری سی کسسی کی صورت میں۔۔۔۔"

یوں ہی آنکھیں بند کیے فرمان نے کہا تو ایہا حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"کوئی نہیں ملنے والی آپ کو کسسی و سسی رات کو آپ کی مرضی چلی تھی مگر اب نہیں، چپ چاپ اٹھ جائیں جلدی سے۔۔۔۔"

ایہا کا صاف انکار سن کر فرمان نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر ایہا کو دیکھا جو منہ سمجھائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"یار کیا ہو گیا ہے ایک کس ہی تو مانگی ہے اتنا بھی نہیں کر سکتی، بہت ظالم ہو تم۔۔۔"

فرمان کے شکوے کرنے پر بھی ایہا کو کوئی فرق نہ پڑا بلکہ وہ تو کچھ دیر تک فرمان کو دیکھنے کے بعد بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے مت اٹھیں سوئے رہیں رات تک، جا رہی ہوں میں اکیلی باہر۔۔۔۔"

روٹھے ہوئے لہجے میں بولتے ہی ایہا دروازے کی جانب بڑھنے لگی جب فرمان نے لپک کر ایہا کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے اوپر گرالیا اور کمر پر ہاتھ رکھے اس کے فرار کر تمام راستے بند کر دیے۔۔۔۔

"سوچ لو بیہو بے بی اب تو صرف ایک کس مانگ رہا ہوں اگر وہ نا ملی تو میں اپنی من مانی کرتے ہوئے کچھ اور بھی کر سکتا ہوں جو تمہیں تو اس وقت بالکل پسند نہیں آئے گا اور تب میں تمہاری بھوک کا بھی احساس نہیں کروں گا کیونکہ اس وقت مجھے صرف اپنی بھوک مٹانے سے مطلب ہو گا۔۔۔۔"

فرمان نے ایہا کو ڈرانے چاہا جس میں وہ اگلے ہی پل کامیاب بھی ہو گیا کیونکہ ایہا اس کے گال کو چوم چکی تھی۔۔۔۔

"اب تو کر دیا ناکس تو جانے دیں نا۔۔۔۔"

اپنی کمر سے فرمان کی بازو کو ہٹاتے ہوئے ایہا نے کہا لیکن وہ صرف ایک کوشش ہی رہی کیونکہ فرمان کی پکڑ بہت مضبوط تھی۔۔۔۔

"یہ کیا بیہوش تمہیں کس کرنا بھی نہیں آتا یوں بچوں والی کسی نہیں کرتے یا بڑوں والی کرتے ہیں چلو کوئی بات نہیں تمہارا یہ ٹلینٹڈ شوہر ہے مناسب سیکھا دے گا تمہیں۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی فرمان نے کروٹ بدلتے ہوئے ایہا کو بیڈ پر لیٹایا اور خود اس کے اوپر آتے ہوئے ایہا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے درمیان لیے چومنے لگا۔۔۔۔

یوں ہی سانسوں کا تبادلہ کرتے ہوئے انھیں کافی وقت گزر گیا یہاں تک کہ ایہا کی سانسیں رکنے لگی تب جا کر فرمان نے ایہا کے لبوں کو آزادی بخشی اور مسکرا کر اسے لمبے لمبے سانس لیتے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"یہ ہوتی ہے بڑوں والی کس نکسٹ ٹائم ایسے ہی کرنا اوکے، چلو تم شرما لو تب تک میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔"

ایہا کے سرخ چہرے اور جھکی ہوئی نظروں کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولنے کے بعد فرمان بیڈ سے اٹھا اور واڈروب کی طرف چلنے لگا وہ اس وقت صرف جینز پہنے ہوئے تھا کیونکہ اس کی شرٹ تو ایہا ہاتھ روم میں ہی چھوڑ آئی تھی اسی لیے تبھی واڈروب سے اپنے کپڑے لے کر وہ ہاتھ روم میں بند ہو گیا جبکہ ایہا یوں ہی بیڈ پر لیٹی فرمان کے متعلق سوچ کر شرماتے ہوئے اپنے چہرے کو ہاتھوں کی مدد سے چھپا چکی تھی۔۔۔

▪ [LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI]

کچھ دیر بعد فرمان ہاتھ روم سے باہر ٹاول سے اپنے بال رگڑتے ہوئے نکلا تو تب تک ایہا بھی خود کو ریلیکس کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی اسی لیے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں کنگھی کر رہی تھی جبکہ فرمان کو کمرے میں واپس داخل ہوتے دیکھ وہ ہلکا سا مسکرا کے دروازے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

فرمان نے بھی بدلے میں ایک خوبصورت مسکراہٹ ایہا کی جانب اچھالی اور بالوں میں برش کرتے اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکلا مگر گھر بالکل سنسان پڑا تھا تب اسے اپنی ہی کہی گئی بات یاد آئی جو کہ اس نے سب ملازمین کو 2 دن کی چھٹی دی تھی تاکہ وہ ایہا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزار کر اس کا دل جیت سکے مگر اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ اتنی جلدی کامیاب ہو جائے گا۔۔۔

"فرمان گھر تو بالکل خالی پڑا ہے سب کہاں گئے۔۔۔؟؟؟"

ایہا آنکھیں میں ڈھیروں حیرانگی سموئے فرمان سے سوال کرنے لگی جبکہ فرمان نے جواب میں بایاں ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرا اور کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے ایہا کو دیکھنے لگا۔۔۔

"سوری یار بیہو وہ اصل میں میں نے ان سب کو 2 دن کی چھٹی دی ہے وہ میں تمہارا دل جیتنا چاہتا تھا جس کے لیے سب سے ضروری چیز تو تنہائی ہی تھی کہ تاکہ کوئی ہمیں ڈسٹر ب نہ کرے۔۔۔۔"

فرمان نے شرمندگی سے ایہا کو اصل وجہ بتائی جبکہ ایہا کے چہرے پر کوئی تاثر نہ آیا۔۔۔۔

"آپ ویٹ کریں کچھ دیر میں ناشتہ بنا کر لاتی ہوں۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی ایہا کچن کی طرف چل پڑی اور فرمان وہیں کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔

کچن میں گھستے ہی ایہا نے فریج سے بریڈ اور انڈے نکالے اور جا کر آلیٹ بنانے لگی جبکہ ابھی وہ انڈے ہی پھینٹ رہی تھی جب فرمان دبے قدموں کچن میں داخل ہوا اور پھر ایہا کے قریب آکر اس کی کمر کو اپنے سینے سے لگانے کے بعد ایک ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھا جبکہ دوسرے سے وہ ایہا کی گردن سے بال ہٹا کر وہاں اپنے ہنٹوں سے چومنے لگا۔۔۔۔

فرمان کا لمس پاتے ہی ایہا دل و جان سے کانپ اٹھی لیکن فرمان کے عمل میں کوئی فرق نہ آیا۔۔۔۔

"فر فر فرمان آپ یہ ک۔۔۔۔ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

مکمل کانپتے ہوئے ایہا نے فرمان سے پوچھا تو اس نے مسکراتے ہوئے اپنا چہرہ اٹھایا اور پھر ایہا کے کان کے قریب سرگوشی کرنے لگا۔۔۔۔

"بیہو بے بی محبت کی لینگوتج میں اسے پیار کرنا کہتے ہیں تم فکر نہیں کرو یا میرے ساتھ رہو گی نا تو اس لینگوتج کا تمہیں بھی علم ہو جائے گا، اچھا یہ بتاؤ کہ کیا بنا رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟"

"وہ وہ میں آملیٹ بنا رہی تھی بٹ آپ یہاں کیوں آگئے پلیز زجائیں یہاں سے اور کچھ دیروٹ کر لیں میں ابھی آرہی ہوں نا۔۔۔۔"

فرمان کی بات پر بلش کرتے ہوئے نظریں جھکا کر ایہا نے اسے کچن سے بھیجنا چاہا وہیں فرمان کی پکڑ میں مضبوطی آچکی تھی وہ مزید کس کر ایہا کو اپنے سینے سے چھپا کے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپانے کی سعی میں مصروف تھا۔۔۔۔

"میں تو کہیں نہیں جانے والا، یا تو مجھے بھی ناشتہ بنانے میں مدد کرنے دو یا پھر یوں ہی چپ چاپ کھڑی رہو، یا اب کوئی تو کام میں بھی کروں گا نا، کام چور انسان نہیں ہے تمہارا شوہر۔۔۔۔"

اب کی دفعہ فرمان نے ایہا کے گال پر اپنے ہونٹ رکھے تھے وہیں فرمان کی قربت کے علاوہ معنی خیز باتیں ایہا کے اوسان خطا کرنے کی وجہ بن رہی تھیں لیکن وہ بھی ایہا حمید تھی جس نے شاہ دل جیسے غصیلے انسان کو اپنی انگلیوں پر نچایا ہوا تھا پھر اب کیسے وہ بزدل بن جاتی تھی ایک لمبی سانس لینے کے بعد فرمان کا ہاتھ

اپنے پیٹ سے ہٹا کر اس کی پکڑ سے نکلتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے سینے پر دباؤ ڈالتی وہ اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

"بہت بہت مہربانی ماسٹر شیف فرمان لیکن آپ کی کل کی کلنگ نے ہی ورلڈ رکارڈ قائم کر لیا ہے اس لیے اب آپ یہ احساس عظیم ناہی کریں اس ناچیز پر۔۔۔۔"

ایہا کی گھوری کی پرواہ کیے بغیر اس کی بات کرنے کے انداز پر فرمان نے زور کا ایک قہقہہ لگایا اور پھر اس کے دونوں ہاتھوں جو وہ فرمان کے سینے پر رکھے ہوئی تھی اسے اپنے بائیں ہاتھ میں تھام کر ہونٹوں سے لگا لیا۔۔۔۔

"اگین سوری کل کے لیے بٹ آئی پرومیس آج کوئی گڑبڑ نہیں کروں گایا کرنے دونا ہیلپ مجھے برا لگ رہا ہے کہ تم اکیلی ناشتہ بنا رہی ہو۔۔۔۔"

فرمان کی محبت دیکھ کر ایہا کو اپنے اندر ایک سکون اترتا محسوس ہوا اور ساتھ ہی ایک دلفریب سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیل گئی۔۔۔۔

"فرمان کچھ نہیں ہوتا مجھے عادت ہے کام کرنے کی اور ویسے بھی بعد میں بھی تو پوری عمر ہی کرنا ہے، مجھے اچھا لگتا ہے آپ کے لیے کھانا بنانا، اب آپ فوراً نکلیں یہاں سے ورنہ میں نے یہ انڈے آپ کے سر میں پھوڑ دینے ہیں۔۔۔۔"

سنجیدگی سے ایہا کی دی گئی دھمکی کا آمد ثابت ہوئی کیونکہ فرمان ہنستے ہوئے کچن سے چلا گیا تھا اور ایہا اسے جاتا دیکھ کر واپس سے اپنے کام سے جُٹ گئی تھی۔۔۔۔

"بیہوشہ ناشتہ باہر لان میں لے آنا وہیں پر جارہا ہوں میں۔۔۔"

کچن سے نکلنے کے 2 منٹ بعد فرمان کی آواز ایہا کو سنائی دی تو وہ کھل کر مسکراتے ہوئے واپس سے آملیٹ بنانے لگی۔۔۔۔

ناشتہ تیار کر کے ٹرے میں رکھنے کے بعد ایہا لان کی طرف چل پڑی تو اسے فرمان وہاں کرسی پر بیٹھا ایہا کی ہی راہ تکتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔

ٹرے لے جا کر کرسی کے سامنے موجود چھوٹی سے ٹیبل پر رکھ کر ایہا خود بھی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

مگر جیسے ہی فرمان نے ناشتہ کرنا چاہا تو اس کا دائیں ہاتھ جلا ہوا ہونے کی وجہ سے رکاوٹ بنا ایہا یہ دیکھ چکی تھی اس لیے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کرتے ہوئے اس نے خود بائٹ بنا کے فرمان کے منہ کے قریب کیا جسے فوراً فرمان نے منہ کھول کر کھالیا مگر ساتھ ہی وہ ایہا کی انگلی کو بھی چبا چکا تھا۔۔۔۔

"آآآآآ آہ فرمان یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔۔؟؟؟"

اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے ایہا نے فرمان سے شکوہ کیا۔۔۔

"اوہ سوری سوری بیہویار وہ آملیٹ ٹیسٹی ہی اتنا تھا کہ غلطی سے میں تمہاری انگلی بھی چبا گیا، اچھا ویسے بیہو تم بھی کتنی ٹیسٹی ہونا۔۔۔"

معافی مانگنے کے ساتھ ہی فرمان کو شرارت سو جھی لیکن ایہا کا منہ حیرانگی سے کھل گیا۔۔۔

"کیا مطلب آپ کا ہاں اگر میں ٹیسٹی ہوں تو کیا آپ مجھے بھی کھا جائیں گے۔۔۔؟؟؟"

"لو یار ایسے کیسے اگر میں تمہیں کھا گیا تو پھر خود کیسے زندہ رہوں گا۔۔۔"

مسلسل ایہا کو دیکھتے ہوئے فرمان نے اپنے دل کی بات کی۔۔۔

"توبہ صرف یہی وجہ ہے اور کچھ نہیں، کتنے خود غرض ہیں آپ فرمان۔۔۔"

ایہا نے منہ بناتے ہوئے پھر سے شکوہ کیا جبکہ فرمان نے کاندھے آچکا دیے۔۔۔

"ہاں وہ تو بہت زیادہ ہوں میں کیونکہ یہ معاملہ میری محبت کا ہے تمہیں نہیں معلوم بیہو۔۔۔"

ابھی فرمان اپنی بات مکمل بھی نہ کر پایا تھا جب اس کے موبائل نے بجنا شروع کر دیا تو فرمان نے بات اُدھوری چھوڑ کے جیب سے اپنا موبائل نکالا تو کوئی بہت ضروری کال تھی جسے اس نے فوراً اٹینڈ کیا اور کافی دیر تک بات کرتا رہا۔۔۔۔

"شٹ یار آج ہی ہونا تھا یہ جان بوجھ کر سبھی لوگ ڈسٹرب کرتے ہیں دوپیار کرنے والوں کو، یار میں نے نہیں جانا کہیں بھی تمہیں چھوڑ کر کہہ دیتا ہوں کہ کل کر لیں گے میٹنگ۔۔۔۔"

کال کاٹ کر موبائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے فرمان نے بے صاف انکار کر دیا۔۔۔۔

"کیا ہوا فرمان سب ٹھیک تو ہے اور پلیز آپ میری وجہ سے اپنا کام نہیں چھوڑیں، جائیں پلیز زرا اور جلدی سے کام ختم کر کے واپس آجائیں میں آپ کا ویٹ کروں گی۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کے مجبور کرنے پر فرمان نے بھی جانے کی حامی بھر لی ویسے بھی اسے آج کی میٹنگ اٹینڈنا کرنے سے بہت بڑا نقصان ہونا تھا آج کل وہ اپنی فیکٹری اور بزنس سٹارٹ کر رہا تھا جس کے لیے اسے یہ میٹنگ لازمی اٹینڈ کرنی تھی۔۔۔۔

"یار چلا جاتا ہوں صرف اس لیے کہ تم نے کہا ہے لیکن کچھ گھنٹوں میں واپس آ جاؤں گا ٹھیک ہے۔۔۔"

"جی ٹھیک ہے لیکن پہلے ناشتہ کر کے جائیں۔۔۔۔"

فرمان کو موبائل واپس اپنی جیب میں ڈالتے دیکھ ایہا نے تیزی سے ایک اور بائٹ بنا کر فرمان کے منہ کی جانب بڑھایا اور پھر اسے تین چار مزید نوالے کھلا کے گھر سے بھیج دیا اور پھر خود فرمان کا چھوڑا ہوا ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
[PDI LRI] ▪ [PDI]

سارہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ اس کی سوچوں کا مرکز شاہ دل کی ذات ہی تھی۔۔۔۔

"پتہ نہیں شاہ نے کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں، کل سے بھوکے ہیں وہ، لیکن میں بھی کیا کروں اب ضد کے معاملے میں تو وہ مجھ سے بھی چار ہاتھ آگے ہیں، تو اب کیا کروں کال کروں کیا انھیں، لیکن کیا فائدہ وہ کونسا اٹینڈ کریں گے، کیا پتہ کر لیں ایک دفعہ ٹرائے کرنے میں کیا جاتا ہے۔۔۔۔"

مسلسل خود سے باتیں کرتے ہوئے سارہ نے ایک فیصلہ کیا اور موبائل اٹھا کے شاہ دل کو کال کر دی جو کہ فوراً ہی ریسپونڈ کر لی گئی تھی۔۔۔۔

"شاہ آپ نے کچھ کھایا یا ابھی تک بھوکے ہیں، اچھا کب آئیں گے آپ گھر، میں بہت ویٹ کر رہی ہوں آپ کا، بھوک بھی بہت لگی ہے مجھے، کل سے کچھ بھی نہیں کھایا لیکن آپ کو تو اپنی اس معصوم سی بیوی کی کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔۔۔"

بغیر شاہ دل کی آواز سننے سارہ نان سٹاپ بولنا شروع ہو گئی وہیں شاہ دل جو اچانک اٹھ کر کانسٹیبل کو کچھ کہنے کے لیے اپنے آفس سے نکلا تھا جب واپس آیا تو اسے اپنا موبائل حسن (شاہ دل کا دوست جو کہ خود بھی ایک انسپیکٹر تھا) کے ہاتھ میں دیکھائی دیا یعنی سارہ کی باتیں وہ سن رہا تھا لیکن شاہ دل کو واپس آفس میں داخل ہوتے دیکھ وہ تیزی سے کال کاٹ چکا تھا۔۔۔۔

"حسن یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"شاہ دل تو نے شادی کب کیسے کہاں کی، یار ہمیں بتانا بھی ضروری نا سمجھا تو نے، انوائٹ تو کیا کرنا تھا بڑا ہی بے مروت نکلا تو تو یار۔۔۔۔"

شاہ دل کی بات کو مکمل انکور کرتے ہوئے حسن نے اس سے شکوہ کر دیا لیکن شاہ دل کے چہرہ بے تاثر ہی رہا۔۔۔۔

"ہاں وہ میں بتانے ہی والا تھا بس۔۔۔۔"

"کب بتانے والا تھا جب تیرے بچے ہو جاتے تب، کیسا دوست ہے تو۔۔۔؟؟؟"

اب کی دفعہ بھی حسن نے شاہ دل کی بات کاٹ دی تھی۔۔۔

"نہیں یار کیا کرتائیں کیسے بتاتا، بس سب کچھ اتنا جلدی ہوا کہ کچھ سمجھ ہی نہیں آیا، مجھے تو خود اب تک یقین نہیں آرہا کہ شادی ہو گئی ہے میری۔۔۔"

دیوار کی جانب نظریں گاڑھے شاہ دل کسی گہری سوچ کے درمیان بولا وہیں اسے حسن کے سوال نے واپس ہوش دلایا تھا۔۔۔

"کب ہوئی شادی۔۔۔؟؟؟"

"کل۔۔۔"

حسن کے سوال کا جواب دے کر شاہ دل کرسی پر بیٹھ گیا اور اسے بیٹھتے دیکھ حسن بھی بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"یار پھر تو دعوت بنتی ہے ہم سب کی، بس دن ہو گیا پھر کل ہم سب تیرے گھر آئیں گے اور اسی طرح بھابھی سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔۔۔۔"

حسن نے فوراً ہی ارادہ بنالیا لیکن شاہ دل گڑبڑاتے ہوئے اسے منع کرنے لگا۔۔۔۔

"نہیں یار وہ میں وہ۔۔۔۔"

"کیا نہیں یار، کوئی بات ہے یا تو ہمیں اپنی بیوی نہیں دیکھانا چاہتا۔۔۔۔"

حسن مشکوک نظروں کے ساتھ اب شاہ دل کو دیکھ رہا تھا کیونکہ حسن بھی سارہ کے والد کے قتل کیس میں ملوث تھا وہ ہی نہیں تمام پولیس ڈیپارٹمنٹ ہی کسی نہ کسی طرح اس کیس میں ملوث تھے اور سارہ کو ڈھونڈ رہے تھے تبھی شاہ دل سارہ کو چھپائے رکھنے کی کوشش میں مصروف حسن کو انکار کر رہا تھا مگر اب اس کی نظروں میں موجود شک شاہ دل کو حامی بھر لینے پر مجبور کرنے لگا جو کہ اس نے بھر بھی لی تاکہ حسن کو کوئی شک نہ ہو۔۔۔۔

"تو ٹھیک ہے کل شام تیرے اور بھابی کے نام۔۔۔۔"

قبضہ لگا کر کہتے ہوئے حسن شاہ دل کا کاندھا تھپتھاتے ہوئے اس کے آفس سے نکل گیا جبکہ شاہ دل کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچنے لگا تھا اب اسے بس جلد از جلد گھر جا کے سارہ کی کلاس لگانی تھی جس کی بے وقوفی اس کی جان کا خطرہ بننے کا باعث بن گئی تھی۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI]

رات کو جب فرمان واپس گھر میں داخل ہوا تو تب تک ایہا اس کا انتظار کرتے کرتے لاونج میں موجود صوفے پر ہی سو گئی تھی کہا تو فرمان نے کچھ گھنٹے بعد گھر آنے کا تھا مگر میٹنگ اتنی لمبی ہو گئی کہ اسے واپس گھر لوٹتے رات کے 8 بج گئے۔۔۔۔

ایہا کو صوفے پر سوتا دیکھ فرمان اس کے قریب گیا اور وہیں زمین پر بیٹھ کر ایہا کو سوتے ہوئے دیکھنے لگا گہری نیند میں مبتلا وہ فرمان بہت اپنی اپنی سی لگی سرخ فراک کے ساتھ سرخ ہی لپسٹک لگائے ہلکا سا میک اپ کرنے کے بعد وہ اپنے حسن کی تمام بجلیاں فرمان کے دل پر گرانے کا باعث بن رہی تھی۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر تک فرمان ایہا کے قریب زمین پر بیٹھا اسے دیکھتا رہا جب اچانک وہ اٹھا اور گہری نیند سوئی ایہا کو بہت نرمی کے ساتھ اپنی گود میں اٹھا کر اپنے کمرے کی جانب قدم اٹھانے لگا۔۔۔۔

وہیں ایہا فرمان کی گود میں آتے ہی نیند سے بیدار ہو گئی اور فرمان کے گلے میں بازو ڈال کر خمار آلودہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"فرمان یہ آپ کیا کر رہے ہیں سارے دن کے تھکے ہوئے ہیں آپ اور اب۔۔۔۔"

فرمان نے جیسے ہی ایہا کو بیڈ پر لیٹایا ویسے ہی وہ اس کے گلے سے بازو نکالتے ہوئے بیٹھتی ہوئی شرما کر اس سے بولی اور اس کا یہی روپ فرمان کے منہ زور جذبوں کو ہوا دینے لگا۔۔۔

"یار بیہو میں کونسا کوئی جنگ لڑ کر آ رہا ہوں ایک میٹنگ ہی تو تھی ویسے بہت بور ہوا ہوں وہاں تو اب مجھے خود کو فریش کرنا ہے، اینڈ فار یور کانسٹنٹ انفارمیشن بیہو بے بی محبت کرنے سے انرجی ملتی ہے ضائع نہیں ہوتی۔۔۔۔"

ایہا کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چومتے ہوئے فرمان نے اسے دیکھ کر آخر میں اپنی بائیں آنکھ دبائی جبکہ ایہا بلش کر اٹھی۔۔۔۔

"لیکن فرمان پہلے آپ کھانا تو کھالیں بھوک لگی ہوگی آپ کو۔۔۔۔"

ایہا نے ایک بار پھر سے فرمان کا دھیان بانٹنا چاہا لیکن وہ تو بس دیوانہ وار ایہا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"یار بیہو مجھے اس وقت صرف رومانس کی بھوک ہے تو وہ پوری کرنے دو کیوں ڈسٹرب کر رہی ہو مجھے ششششش بلکل خاموش ہو جاؤ اب تمہاری کوئی آواز نہ آئے مجھے۔۔۔۔"

ایہا کا رخ موڑتے ہوئے خود اس کی کمر کی جانب آکر فرمان نے ایہا کی فراک کی زپ کھولی اور پھر فراک کو اس کے کاندھے سے نیچے کرتے ہوئے اسے چومنے لگا اور اسی طرح وہ نیچے کی جانب بڑھتے ہوئے ایہا کی کمر کے درمیان موجود تل کو جو کہ فرمان کا پسندیدہ مقام تھا وہاں اپنے ہونٹ رکھے اور جیسے اٹھانا بھول ہی گیا وہیں فرمان کا لمس پا کر ایہا کی اچانک ایک سسکی نکلی اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں ایک بجلی کی لہر دھوڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی تبھی وہ فوراً اپنے چہرہ فرمان کی جانب موڑ کر بھاری سانسیں لینے لگی۔۔۔۔

جبکہ اگلے ہی پل فرمان جذبات سے چور ہوتے ہوئے ایہا کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کر کے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے درمیان لے چکا تھا ایہا بھی ایک ہاتھ اس کی گردن میں جبکہ دوسرے کو اس کے بالوں میں پھنسائے اس کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی۔۔۔۔

یوں ہی ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے فرمان نے ایہا کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے بیڈ پر لیٹایا اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا جب اچانک اس کی موبائل نے پھر سے بجنا شروع کر دیا۔۔۔۔

پیشانی پر بل ڈالے فرمان نے ایہا کے ہونٹوں کو آزاد کیا اور پھر اپنی جیب سے موبائل نکال کر اسے آف کرنا چاہا تو اس کی نظر سکریں پر چمک رہے نام پر پڑی جو کہ بہت ضروری شخص کا تھا۔۔۔۔

"کیا یار بیہو اب جب ہمارے درمیان سب کچھ ٹھیک ہوا ہے تو کام ہی ختم نہیں ہو رہے، یار رات تو رومانس کرنے کے لیے ہوتی ہے مگر اس آدمی کو سکون ہی نہیں ہے، بھئی اب میں فری بندہ تو نہیں ہوں نا مگر نہیں دشمن ہیں سب ہمارے۔۔۔۔"

فرمان معصومیت سے ایہا کو دیکھ کر بولنے کے بعد ناچاہتے ہوئے بھی ایہا کو دو منٹ کا اشارہ کرتے کمرے سے باہر نکل گیا اور کال اٹینڈ کی جبکہ ایہا فرمان کے اس انداز پر مسکرا نے لگی۔۔۔۔

کال اتنی لمبی ہو گئی کہ جب فرمان واپس کمرے میں آیا تو اسے ایہا اسی انداز میں بیڈ پر لیٹی سوتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔۔

ایک لمبی اور ٹھنڈی سانس لے کر فرمان ایہا کے قریب آیا اور اسے کی ٹانگیں نرمی سے اٹھا کر بیڈ پر سیدھی کرنے کے بعد کمفرٹ اوڑھا کے خود بھی اسی کمفرٹ میں گھس گیا اور ایہا کے سینے پر اپنے ہونٹ رکھے سونے کی کوشش کرنے لگا جس میں وہ اگلے ہی لمحے کامیاب بھی ہو گیا کیونکہ اب وہ اپنی محبت کی قربت میں تھا جہاں صرف سکون ملتا تھا ملک فرمان کو۔۔۔۔

شام کے 7 بجے شاہ دل نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے گاڑی پورچ میں روکی اور غصے سے تن فن کرتا تیزی سے گھر میں داخل ہوا آج معمول سے ہٹ کر وہ جلدی گھر واپس لوٹ آیا تھا وجہ سارہ کی بے وقوفی پر آنے والا غصہ تھا۔۔۔۔

"سارہ سارہ کہاں ہو باہر آؤ ابھی۔۔۔۔"

سارہ جو خاموشی سے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اچانک گاڑی کی آواز کے بعد شاہ دل کے یوں اونچی آواز میں خود کو بلانے پر ہر بڑاتے ہوئے بھاگ کر کمرے سے باہر آئی تو اسے شاہ دل سرخ چہرے کے ساتھ خود کو گھورتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔

"کیا ہوا شاہ آپ ایسے۔۔۔؟؟؟"

"تمہارا مسئلہ کیا ہے آخر کیوں ایک بات دماغ میں نہیں گھستی تمہارے، مجھے کال کرنے کی وجہ کیا تھی کیوں کیا تم نے ایسے۔۔۔؟؟؟"

سارہ کی بات کاٹتے ہوئے شاہ دل دوہی قدموں میں اس تک پہنچا اور پھر اس کے بائیں بازو کو کہنی کے قریب سے دبوچنے ہوئے اس پر چیخا وہیں سارہ بے چاری تو اس کے اس انداز پر ہی ساکت رہ گئی تھی۔۔۔

"ہاں وہ وہ میں نے تو لیکن آپ نے کال کاٹی کیوں، جواب تو دے دیتے۔۔۔"

تیزی سے خود کو کمپوز کرتے ہوئے سارہ نے الٹا شاہ دل سے سوال کر دیا۔۔۔

"کیونکہ وہ کال میں نے نہیں اٹھائی تھی بے وقوف لڑکی۔۔۔"

شاہ دل کا دل تو سارہ کو کھینچ کر ایک لگانے کا کر رہا تھا مگر اس نے خود کو بہت مشکل سے کنٹرول کیا ہوا تھا۔۔۔

"کیا کیا تو پھر کس نے اٹھائی تھی وہ کال۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کا جواب سن کر سارہ حیران ہی ہو رہ گئی تھی۔۔۔۔

"میرے دوست نے جسے تمہاری کی جانے والی بکو اس کی بدولت اس بات کا علم ہو گیا کہ میں اب شادی شدہ ہوں۔۔۔۔"

ایک جھٹکے کے ساتھ سارہ کا بازو چھوڑتے ہوئے شاہ دل دانت پیستا سارہ کو گھورنے لگا لیکن سارہ کا چہرہ ویسے ہی بے تاثر رہا۔۔۔۔

"تو یہ تو اچھی بات ہے ناکہ انھیں پتہ چل گیا اور ویسے بھی یہ باتیں چھپانے والی نہیں ہوتیں شاہ۔۔۔۔"

سارہ نے سنجیدگی سے شاہ دل کو سمجھانا چاہا جبکہ اس کا دل کر رہا تھا سارہ کا منہ توڑ دے۔۔۔۔

"یہ سب تمہیں اچھا لگ رہا ہے تمہاری وجہ سے کل وہ سب کے سب آرہے ہیں یہاں لہجہ پر۔۔۔۔"

شاہ دل نے سارہ کو اپنی اور حسن کی ہونے والی گفتگو سے آگاہ کر دیا۔۔۔۔

"تو پھر یہ بری بات ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟"

سارہ اب بھی نارمل سے لہجے میں بات کر رہی تھی۔۔۔

"اڈیٹ وہ سبھی وہی لوگ ہیں جن سے میں تمہیں چھپاتا پھر رہا ہوں جان سے مارنا چاہتے ہیں وہ تمہیں، ان سب سے ہی تمہیں بچانے کی خاطر مجھے یہ شادی کرنی پڑی ہے لیکن آج تم نے۔۔۔"

شاہ دل کا غصہ مزید پروان چڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

"ریلیکس شاہ کچھ نہیں ہو گا کیونکہ اب تو میری شادی ہو چکی ہے تو دشمنی بھی تو ختم ہو گئی ہو گی وہ کچھ نہیں کر سکتے مجھے شاہ، کیونکہ اب آپ میرے ساتھ ہو میرے محافظ۔۔۔"

سارہ نے ایک مرتبہ پھر سے شاہ دل کو سمجھانے کی سعی کی اور بدلے میں اسے شاہ دل نے سخت گھوری سے ہی نوازا۔۔۔

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں ان کے سامنے آنے کی۔۔۔"

"تو پھر کیا کہیں گے آپ انہیں۔۔۔؟؟؟"

سارہ نے حیرانگی سے سوال کیا۔۔۔۔

"کچھ بھی کہہ دوں گا مگر تم ان کے سامنے مت آنا سمجھ آئی۔۔۔۔"

سارہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شاہ دل نے اس سے جواب طلب کیا وہیں سارہ شاہ دل کو خود کی اتنی فکر کرتے دیکھ خوشی سے نہال ہونے لگی۔۔۔۔

"ہائے صدقے شاہ میری اتنی فکر، کہیں لو شو تو نہیں ہو گیا آپ کو مجھ سے۔۔۔۔؟؟؟"

شوخی نظروں کے ساتھ شاہ دل کو دیکھتے ہوئے سارہ نے سوال کیا جبکہ شاہ دل نے سنجیدگی سے اسے گھورا۔۔۔۔

"زیادہ خوش فہمیاں پالنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ کبھی نہیں ہونے والا، وہ تو جو مجبوری پیچھے پڑ گئی ہے اسے ہی سنبھالتا پھر رہا ہوں میں۔۔۔۔"

شاہ دل کے کاٹ دار لہجے سے سارہ کو تکلیف تو بہت ہوئی مگر وہ خود کو سنبھالنا جان گئی تھی اب اس کا واحد سہارا شاہ دل ہی تو تھا۔۔۔۔

"چلیں جو بھی ہے کسی ہی بہانے آپ کو فکر تو ہے میری میرے لیے اتنا ہی کافی ہے، اب غصہ چھوڑیں اور کھانا کھالیں سچ میں مجھے تو بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔"

ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے سارہ نے شاہ دل سے کہا لیکن وہ اب اپنے چہرے کا رخ تک موڑ چکا تھا۔۔۔۔

"تو جا کر کھالو روک تھوڑی رکھا ہے میں نے تمہیں۔۔۔۔"

"لو ایسے کیسے کھالوں میں جب تک میرے سر تاج بھوکے رہیں گے تب تک میں بھی کچھ نہیں کھاؤں گی۔۔۔۔"

سارہ کا انداز صاف ضد لیے ہوئے تھا لیکن شاہ دل کو بھلا کیا فرق پڑنا تھا۔۔۔۔

"تو مت کھاؤ مجھے کبھی تمہاری کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑے گا سمجھی۔۔۔۔"

انتہائی نفرت سے بولنے کے ساتھ ہی شاہ دل اپنے کمرے میں گھس گیا جبکہ سارہ نے ایک کرب بھری نظر اس کی پشت پر ڈال کے خود بھی اپنے کمرے کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔۔۔

یونیفارم تبدیل کر کے فریش ہونے کے بعد جب شاہ دل باہر لاؤنج میں داخل ہوا تو اسے سارہ کہیں بھی دیکھائی نہ دی اور کچن میں جا کر دیکھنے پر بھی اسے کھانا ویسے ہی پڑا نظر آیا یعنی سارہ میڈم اپنی ضد کی پکی تھیں۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے شاہ دل نے کھانا اٹھایا اور کچن میں ہی پڑیں دو کرسیوں کے ساتھ موجود چھوٹی سے ٹیبل پر رکھ کر کھانے لگا لیکن کھانا شروع کرنے سے پہلے وہ جان بوجھ کر گلاس زمین پر گر اچکا تھا جس کی آواز سن کر سارہ فوراً بھاگ کے کچن میں آئی تو اسے شاہ دل بریانی کے ساتھ مکمل انصاف کرتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔

شاہ دل کو کھاتے دیکھ اپنی مسکراہٹ کو ہونٹوں میں ہی دباتے سارہ خود بھی جا کر دوسری کرسی پر بیٹھ گئی اور شاہ دل کی ہی اس کے لیے رکھی گئی دوسری پلیٹ میں بریانی نکال کر کھانے لگی جبکہ اس کا دل تھا کہ اس ایک بات پر ہی ناجانے کتنا خوش ہو گیا تھا۔۔۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر شاہ دل اپنے کمرے میں گیا اور حسن کو کال کر دی۔۔۔۔

"یار حسن میری بیوی اپنے مانکے چکی گئی ہے وہ اس کی والدہ کی طبیعت بہت خراب تھی اس لیے، تو مجھے نہیں لگتا کہ اب تم سب کو کل آنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔"

اپنی بات کرنے کے فوراً بعد بغیر حسن کا جواب سنے شاہ دل نے کال کاٹ دی اور بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے اپنا سر دو انگلیوں سے دبائے لگا جب اگلے 5 منٹ بعد اسے دروازہ نوک کر کے سارہ اپنے کمرے میں داخل ہوتی دیکھائی دی۔۔۔۔

قدموں کی آواز سن کے شاہ دل نے سارہ کی جانب دیکھا تو اس کے ہاتھ میں کافی کا کپ تھا جسے مکمل خاموشی کے ساتھ وہ بیڈ کے قریب سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر واپس کمرے سے نکل گئی اور شاہ دل بغیر کہے سارہ کا یہ جان لینا کہ اسے اس وقت کافی کی کتنی ضرورت تھی اس بات پر کچھ حیران ہوتا سارہ کے متعلق الگ طریقے سے سوچنے لگا مگر اگلے ہی لمحے وہ خود پر ہی غصہ ہوتے کافی کا کپ اٹھا کے اپنے لبوں سے لگا چکا تھا۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
[PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI]

صبح جب ایہا کی آنکھ کھلی تو اسے فرمان اپنے بے حد قریب گہری نیند میں سویا ہوا دیکھائی دیا کتنی معصومیت تھی اس کے چہرے پر جس میں ایہا خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

سوتے ہوئے وہ اس فرمان سے بالکل الگ تھا جس سے کبھی ایہا نفرت کرنے کا دعویٰ کرتی تھی جبکہ یہ فرمان تو اسے اپنے دل کے بہت قریب محسوس ہونے لگا تھا شاید نکاح کے دو بول واقع اتنی طاقت رکھتے تھے کہ ایہا کو بھی اب فرمان سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر تک یوں ہی اپنے دل کا معائنہ کرنے کے بعد ایک شر میلی سی مسکراہٹ کے ساتھ ایہا نے نرمی سے فرمان کی پیشانی کو چوما اور پھر آہستہ سے اٹھ کر اپنے کپڑے لیے باتھ روم میں داخل ہو گئی کل ہی تو اس نے اپنے کمرے سے تمام چیریں فرمان کے کمرے میں منتقل کی تھیں کیونکہ اب یہی تو اس کا اصل ٹھکانہ تھا۔۔۔۔

ٹھیک 15 منٹ بعد ایہا اپنی نم بالوں کو ٹاول سے خشک کرتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں کنگھی کرنے لگی جبکہ اس کی نظریں ابھی بھی شیشے میں نظر آرہے فرمان کے عکس پر ٹھہری ہوئی تھیں جو کافی زیادہ گہری نیند میں مبتلا سو رہا تھا۔۔۔۔

"فرمان اٹھیں جا کر فریش ہو جائیں میں ناشتہ بنانے لگی ہوں۔۔۔۔"

"فرمان اٹھیں نا۔۔۔۔"

دو تین دفعہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ہی کھڑی فرمان کو جگانے کے بعد بھی جب وہ نہ جاگا تو ایہا اس کے قریب جا کر اس کا کندھا ہلاتے ہوئے پھر سے بولی جب اچانک فرمان نے اس کا ہاتھ کھینچ کر بیڈ پر گر ادیا اور خود فوراً اس کے اوپر آتے ہوئے اس کی پیشانی چومی۔۔۔

"بیہو میں کیا سوچ رہا ہوں کہ جو کام رات کو مکمل نہ ہو سکا اسے ہم اب مکمل کر لیتے ہیں۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی فرمان نے ایہا کے نم بالوں کو اس کی گردن سے پیچھے کرتے ہوئے وہاں اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ دیے جبکہ وہ فرمان کے سینے پر دباؤ ڈال کر اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے فرمان یہ رومانس کرنے کا وقت نہیں ہے تو مت کریں پلیز میں ابھی نہائی ہوں نا، بلکہ آپ بھی فوراً اٹھیں اور فریش ہو جائیں میں جا رہی ہوں کچن میں ناشتہ بنانے کے لئے، جلدی سے آ جائیں۔۔۔۔"

ایہا نے بولنے کے ساتھ ہی فرمان کو خود سے الگ کیا اور بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"یار بیہویہ کیا بات ہوئی بہت ظالم ہو تم۔۔۔۔"

منہ بناتے ہوئے فرمان نے دہائی دی جبکہ ایہا اس کے اس انداز پر زور سے ہنس پڑی۔۔۔۔

"ہنس لو ہنس لو بہت ہنسی آرہی ہے نا تمہیں کوئی بات نہیں رات کو میری مرضی چلے گی پھر دیکھوں گا میں کہ کیسے بچ پاتی ہو مجھ سے، تب تو فرار کا کوئی راستہ نہیں ہو گا تمہارے پاس۔۔۔۔"

فرمان کو سنجیدہ ہوتے دیکھ ایہا تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی اور ایہا کو ڈرتے دیکھ فرمان مسکراتے ہوئے خود بھی واڈروب سے کپڑے لیے باتھ روم میں داخل ہو گیا۔۔۔۔

[LRI] ▪

[PDI] [LRI] ▪

[PDI] [LRI] ▪

[PDI] [LRI] ▪

[PDI] [LRI] ▪

[PDI] [LRI] ▪

[PDI] [LRI] ▪

[PDI] [LRI] ▪

[PDI]

صبح کا وقت تھا جب سارہ لان میں پانی کا پائپ تھامے پودوں کو پانی دے رہی تھی کہ اچانک گیٹ پر اسے دستک سنائی دی۔۔۔۔

بغیر کچھ سوچے سمجھے اور بغیر پوچھے سارہ نے جا کر گیٹ کھول دیا تو اسے اپنے سامنے تین اونچے لمبے مرد کھڑے دیکھائی دیے۔۔۔۔

"بھابھی، آپ شاہ دل کی ہی وائف ہیں رائٹ۔۔۔۔"

ابھی سارہ کچھ سمجھ بھی نہ پائی تھی کہ ظہیر (شاہ دل کے ایک دوست نے) نے اس سے سوال کر دیا جس کا جواب سارہ نے بے دھیانی میں سر کو ہاں میں جنبش دیتے ہوئے دیا اور ساتھ ہی گیٹ سے دور ہٹتے ہوئے ان سب کو اندر آنے کا راستہ دیے دیا۔۔۔۔

وہ سب سارہ کو پہچان ہی نہ پائے تھے کیونکہ سارہ کا حلیہ اب کافی حد تک تبدیل ہو گیا تھا وہ بہت سادہ سی رہنے لگی تھی اور پہلے کی نسبت اب کافی کمزور ہو گئی تھی زدہ چہرے کے ساتھ آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے تھے اپنے والد کی موت کا صدمہ سہنا کوئی چھوٹی سی بات تو نہیں تھی اس کے لیے۔۔۔۔

سارہ کے راستہ دیتے ہی وہ سب تیزی سے گھر میں داخل ہوئے جب انھیں شاہ دل اپنے کمرے سے باہر نکلتا ہوا دیکھائی دیا آج چھٹی کا دن تھا اس لیے شاہ دل رف سے حلیے سے موجود تھا مگر اچانک ان سب کو اپنے گھر مہس دیکھ کر شاہ دل حیران رہ گیا۔۔۔۔

"حیران کیا ہو رہا ہے تو، ہم نے سوچا کہ بعد میں بھی تو جانا ہی ہے تو کیوں نا صبح صبح ہی آجائیں۔۔۔"

شاہ دل کو دیکھ کر ہنستے ہوئے حسن کہتا جا کر لاونج میں موجود صوفوں پر بیٹھ گیا اور اسے بیٹھتا دیکھ باقی سب بھی وہیں براجمان ہو گئے وہیں شاہ دل کی حیرانگی اب غصے میں تبدیل ہو چکی تھی۔۔۔۔

کیونکہ اس کی نظر گھر میں داخل ہو کر کچن کی طرف جا رہی سارہ پر پڑ گئی تھی جس نے بغیر پوچھے گیٹ کھول دیا تھا۔۔۔۔

سب کے لیے ناشتہ بنانے کے بعد سارہ نے اسے ڈائننگ ٹیبل پر لگایا اور آکر خوش گپوں میں مصروف شاہ دل اور سب کو بلانے لگی۔۔۔۔

خوشگوار ماحول اور ہلکی پھلکی سی باتوں کے درمیان ناشتہ کیا گیا اور جانے سے پہلے سبھی نے سارہ کی تعریف کی تھی بقول ان کے شہ دل جیسے سڑیل انسان کو اتنی ہنرمند بیوی مل گئی تھی جو حسن کے معاملے میں بھی کسی سے کم نہ تھی۔۔۔۔

"اچھا شاہ دل یہ تو بتا کہ تو نے تورات کو کہا تھا کہ بھابھی اپنے مانگے چلی گئی ہیں تو کی اب اتنی جلدی وہ واپس بھی آگئیں۔۔۔"

جب شاہ دل ان سب کو گیٹ تک چھوڑنے گیا تو اچانک حسن نے شاہ دل سے سوال کر دیا جس کا جواب تو کیا دینا تھا شاہ دل نے کیونکہ وہ شرمندہ ہی اس قدر ہو گیا تھا بس ہلکا سا مسکرا کر سر ہلانے کے بعد اس نے گیٹ بند کر دیا اور واپس گھر میں داخل ہو کر صوفوں کے قریب شیشے کی میز پر پڑا شو پیس اٹھا کے زمین پر پٹخا۔۔۔

شور سن کے سارہ ڈر کر بھاگتی ہوئی کچن سے باہر آئی تو شاہ دل نے لپک کر اسے بالوں سے دبوج کے سارہ کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا۔۔۔

"یہ سب کچھ جان بوجھ کر کرتی ہوں تا تم مجھے ذلیل کروا کر سکون ملتا ہے تمہیں، تمہاری وجہ سے آج مجھے ان سب کے سامنے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی کوئی اندازہ بھی ہے تمہیں، بہت شوق چڑھا ہوا ہے نا تمہیں اپنی نمائش کروانے کا یہی بات ہے نا، جواب دو مجھے۔۔۔"

سارہ کے بالوں پر شاہ دل کی پکڑ میں ہر گزرتے لمحے سختی آتی جا رہی تھی وہیں سارہ درد سے دہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

"شاہ چھوڑیں مجھے پلیرز مجھے درد دھورھا ہے۔۔۔"

بھرائی ہوئی آواز میں سارہ شاہ دل سے بولی تو وہ مزید سارہ کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاتے ہوئے اسے گھورنے لگا۔۔۔

"زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہو تم میری سب سے بڑی جسے ناتو نگل پارھا ہوں ناتھوک۔۔۔"

غصے سے پھنکار کر شاہ دل نے سارہ کے بالوں کو ایک جھٹکے سے چھوڑ دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سارہ زمین پر گرتی چلی گئی اور اس کی کہنی پر بہت بری چوٹ لگی جس سے وہ درد سے چیخ اٹھی لیکن اس دشمن جان کو کوئی فرق نا پڑا اس نے تو ایک نظر دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا اور یوں ہی سارہ کو سسکتا چھوڑ گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

اگلے 15 منٹ میں ایہا نے ناشتہ بنا لیا تھا اور اب وہ پھر سے کمرے میں جا کر فرمان کو بلانے کا ارادہ رکھتی تھی جب اچانک اسے فرمان آتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔

سیاہ کرتا شلوار پہنے صاف ستھرے روشن چہرے کے ساتھ وہ بہت پرکشش لگ رہا تھا یہ رنگ اس کا پسندیدہ بھی تھا اور کچھ یہ رنگ اس پر چتا بہت تھا جیسے اسی کے لیے بنا ہوا اسی وجہ سے فرمان کے زیادہ تر کپڑے اسی رنگ کے ہوتے۔۔۔

کافی دیر تک ایہا یوں ہی دیوانہ وار فرمان کو دیکھتی رہی جب اچانک وہ ایہا کے قریب آیا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے اس کی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھوا۔۔۔

کوئی بہت حسین لگ رہا ہے آج تو، ارادہ تو ٹھیک ہے نامیڈم یوں محبت سے دیکھوں گی تو بول رہا ہوں میں بیہوش پچھتا تا تمہیں ہی پڑے گا۔۔۔

شوخی سے مسکراہٹ کے ساتھ معنی خیزی سے بولتے ہوئے فرمان ایہا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے ڈانگ ٹیبل تک لایا اور پھر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا ایہا بھی نظریں جھکائے ناشتہ کر رہی تھی جبکہ اس کا دل تھا کہ ایک پل کے لیے بھی فرمان کے چہرے سے نظریں ہٹانے سے انکاری تھا۔۔۔

"بیہویار میں کیا سوچ رہا ہوں کہ آج ہم شاپنگ پر چلتے ہیں جب سے ہماری شادی ہوئی ہے ایک دفعہ بھی میں نے خود تمہیں شاپنگ نہیں کروائی، اور ویسے بھی اب تمہیں صرف ان کلرز کے کپڑے لے کر دینے ہیں جو میرے فیورٹ ہیں بلیک اینڈ ریڈ، تو کیا خیال ہے چلیں۔۔۔؟؟؟

ناشتہ سے فارغ ہو کر ٹشو سے اپنی ہاتھ صاف کرتے فرمان نے سر جھکائے بیٹھی ایہا سے سوال کیا تو بدلے میں وہ ایک نظر فرمان کو دیکھتے ہوئے سر کو ہاں میں ہلانے لگی۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI]

سارہ کو یوں دھکا دے کر شاہ دل بے وجہ سڑکوں پر گاڑی بھگائے جا رہا تھا اب جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو اسے اپنے عمل پر شرمندگی ہونے لگی آج تک کبھی اس نے کسی لڑکی کو اپنی وجہ سے تکلیف نہیں دی تھی اور آج وہ یہ کام بھی کر چکا تھا۔۔۔

"نہیں یار اب ساری دکان بھی نہیں خریدوں گا میں کیونکہ باقی کپڑے بہت برے رنگ کی ہیں تو جو میرے فیورٹ ہیں وہ تو لینے دو یار۔۔۔۔"

"نہیں فرمان پلیز بہت کرلی شاپنگ بس کریں نا ابھی آپ نے اور بھی تو بہت کچھ لینا ہے تو بس نا۔۔۔۔"

ایہا کے باقاعدہ منت کرنے پر فرمان منہ بناتے ہوئے ایک ہاتھ سے ایہا کا گال کھینچتا کاؤنٹر کی طرف چل پڑا اور ڈریسز سامنے رکھے بل بنانے کا کہا۔۔۔۔

"نہیں ملک صاحب آپ رہنے دیں پیسے، آپ کی دکان ہے جو چاہیں لیں لیکن ہم پیسے نہیں لے سکتے آپ سے۔۔۔۔"

دکان دار فرمان کو پہچان چکا تھا اسی لیے بل دینے سے منع کرنے لگا اور فرمان کو اس کا یوں ڈرنا وہ بھی ایہا کے سامنے بہت برا لگا کیونکہ ایہا کی حیرانگی وہ نوٹ کر چکا تھا تبھی فرمان نے فوراً اپنا کریڈٹ کارڈ نکال کر دکاندار کے سامنے رکھ دیا۔۔۔۔

"زیادہ باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے جلدی سے جو پیسے بنتے ہیں وہ کاٹو اور پیک کرو انہیں۔۔۔۔"

بل پے کر کے اپنا کریڈٹ کارڈ واپس لیتے ہوئے ایہا کو کچھ دیر کے لیے وہیں دکان میں رکنے کا بول کر فرمان خود وہاں سے نکل گیا اور 10 منٹ بعد واپس ایک شاپنگ بیگ اٹھائے آیا پھر ایہا کے کپڑوں کے

بیگ لیے اور اسے لیے باقی دکانوں میں گھس گیا ایہا نے پوچھا بھی کہ اس بیگ میں کیا ہے مگر فرمان نے صرف سر پر اتڑھے تمہارے لیے بول کر ایک مسکراہٹ اس کی جانب اچھال دی جس پر ایہا کو مزید عجیب لگا لیکن اس نے انکور کر دیا۔۔۔

کافی سارے شاپنگ بیگز اٹھائے اب جب مزید کی جگہ ناپکی تو فرمان ایہا کو لیے گھر لے جانے لگا شاپنگ مال سے باہر نکل کر فرمان تو تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا تا کہ ان بیگز کو وہاں رکھ سکے جبکہ ایہا بھی اس کی حالت دیکھ کر ہنستے ہوئے اس کے پیچھے ہی تھی کہ اچانک پارکنگ ایریا میں ایہا کو گاڑی سے باہر نکلتا ہوا شاہ دل دیکھائی دیا۔۔۔

شاہ دل بھی ایہا کو دیکھ چکا تھا اور ساتھ ہی وہ حیرانگی سے ہل تک ناپایا ورنہ یہ شاہ دل کی سوچ تھی کہ ایہا کے ملتے ہی وہ کیا کچھ کرے گا وہیں ایہا ایک نفرت بھری نظر اس پر ڈال کر تیزی سے اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی اور فرمان نے فوراً گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔

"فرمان وہ دکان دار آپ سے اتنا ڈر کیوں رہا تھا۔۔۔؟؟؟"

اپنا دھیان باٹنے کے چکر میں فرمان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے ایہا نے اس سے سوال کیا تو وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"بیہویار تمہیں ابھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ تمہارا شوہر کتنی فینس ہستی ہے۔۔۔"

"لیکن فرمان انسان کو تو اپنی شخصیت اور پہچان ایسی بنانی چاہیے ناکہ سب آپ کو دل سے عزت اور محبت دیں ناکہ ڈر کی وجہ سے مجھے اچھا نہیں لگا آج یہ دیکھ کر۔۔۔۔"

فرمان نے اپنی جانب سے بات کو ہلکے پھلکے انداز میں بیان کیا تھا لیکن ایہا وہ کافی سنجیدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

"بیہو ایک بات دھیان سے سنو میری، یہ جو دنیا ہے نایہ محبت اور عزت دینے کے قابل نہیں ہے، چپ رہنے والوں کو تو کچا چبا جائیں یہ لوگ ان کے ساتھ ان جیسا ہی رویہ رکھنا پڑتا ہے ہر کسی کو ان کی اوقات دیکھانی بہت ضروری ہوتی ہے، میرے نزدیک صرف اور صرف تم ہو جسکی میں عزت اور محبت دونوں کرتا ہوں اور کوئی نہیں۔۔۔۔"

فرمان بھی اب سنجیدگی سے بات کرنے لگا اور ایہا اس کی آخری لائن پر بہت دکھی ہو گئی۔۔۔۔

"صرف آپ کو ہی لگتا ہے فرمان ورنہ ساری دنیا ہی نفرت کرتی ہے مجھ سے، کوئی نہیں ہے میرا اس دنیا میں آپ کے سوا۔۔۔۔"

"یار بیہو کیا ہوا ہے تم ایسے کیوں دکھی ہو رہی ہو، یار میرا کونسا کوئی اور رشتہ ہے تمہارے علاوہ، میری تو کل کائنات ہی تم ہو صرف تم۔۔۔۔"

فرمان کے اقرار پر ایہا کافی حد تک ریلیکس ہو گئی تھی ایک سکون ملا تھا اسے یہ جان کر کہ اسے بھی اس دنیا میں کوئی چاہنے والا ہے۔۔۔۔

"فرمان گاڑی روکیں پلیز زرا بھی۔۔۔۔"

اچانک ایہا کے گاڑی روکنے کا کہنے پر فرمان نے بریک لگا کہ حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"وہ وہ سامنے دیکھیں گول گپوں والا، میں دیوانی ہوں ان کی چلیں نا جا کر کھاتے ہیں۔۔۔۔"

گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے ایہا نے فرمان کو بھی آنے کا کہا۔۔۔۔

"نہیں بیہویار ایسی جگہ کی چیزیں نہیں کھاتے یہ انسان کو بیمار کر دیتی ہیں تو چلو گھر۔۔۔۔"

خود بھی گاڑی سے باہر آتے فرمان ایہا کو سمجھانے لگا۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے فرمان چلیں نا، صرف تھوڑے سے کھائیں گے آئیں بھی۔۔۔۔"

زبردستی فرمان کا ہاتھ تھامے ایہا گول گپوں والے کے پاس چل پڑی۔۔۔۔

"بھائی جلدی سے دوپلیٹ گول گپوں کی بنا دیں تیکھے ہوں بہت زیادہ۔۔۔۔"

ھنستے ہوئے گول گپوں والے شخص سے بول کر ایہا فرمان سے باتیں کرنے لگی جبکہ ارد گرد موجود لوگ انھیں یہاں دیکھ حیران رہ گئے کیونکہ پہلے کبھی ملک فرمان ایسی جگہ پر ناپایا گیا تھا۔۔۔۔

"فرمان کھائیں بھی۔۔۔۔"

خود گول گپوں سے مکمل انصاف کرتے ہوئے ایہا نے خاموش کھڑے فرمان سے کہا جو صرف اسے کھاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"چلیں منہ کھولیں آآآآآ۔۔۔۔"

فرمان کے منہ کے قریب گول گپا لاتے ہوئے ایہا نے زبردستی اسے کھلا دیا اور وہ گول گپا کھاتے ہی فرمان منہ کھولے پانی مانگنے لگا کیونکہ ایہا نے کافی تیکھے گول گپے بنوائے تھے۔۔۔۔

"فرمان کیا ہوا ارے کہاں ہے مرچی۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا نے حیرانگی سے فرمان سے پوچھا جبکہ تب تک گول گیوں والے شخص نے فرمان کو کٹھا پانی پینے کو دے دیا جسے پینے کی دیر تھی فرمان کو مزید مرچی لگ گئی اور وہ غصے سے تن فن کرتا اپنی گاڑی کی جانب چل پڑا۔۔۔۔

فرمان کو جاتا دیکھ ایہا بھی اس کے پیچھے بھاگی فرمان گاڑی کھولے پانی ڈھونڈ رہا تھا مگر اسے ناملا تو وہ بیک سیٹ سے پانی کی بوتل ڈھونڈنے لگا لیکن پانی گاڑی میں تھا ہی نہیں۔۔۔۔

"فرمان کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔۔؟؟؟"

خود بھی ایہا بیک سیٹ کا دروازہ کھولے بیٹھ کر فرمان کے قریب ہوتے اس سے پوچھنے لگی جس کی آنکھیں بالکل سرخ ہو چکی تھیں ساتھ ہی آنسو بہنا شروع ہو گئے۔۔۔۔

ایہا سے فرمان کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی جو کہ اسی کی بدولت ہوئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح فرمان کو سکون دے تبھی بغیر کچھ سوچے سمجھے ایہا نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ فرمان کا چہرہ تھاما اور آنکھیں بند کر کے فرمان کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے اور ٹھیک کچھ سیکنڈز بعد وہ فرمان سے الگ ہو گئی۔۔۔۔

جبکہ ایہا کو خود سے دور ہوتے دیکھ فرمان نے تیزی سے ایہا کی گردن میں ہاتھ ڈالا اور دوبارہ سے ایہا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا اور جب تک فرمان کی جلن ختم نہ ہوئی تب تک فرمان نے ایہا کی لاکھ

کوششوں کے باوجود بھی اسے ناچھوڑا ایہا مسلسل سانس رکنے کی وجہ سے اسے کاندھوں سے پکڑ کر خود سے دور کر رہی تھی لیکن فرمان اسے مضبوطی سے تھامے سیٹ پر لیٹا چکا تھا اور اپنی جلن مٹاتا رہا۔۔۔

کافی دیر بعد فرمان نے نرمی کے ساتھ ایہا کے لبوں کو آزاد کیا اور خود آٹھ بیٹھا تو ایہا لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"فرمان اتنی لمبی کسس کون کرتا ہے میری سانس رکنے والی تھی، اور ایسے لگ رہا تھا مجھے کہ کبھی آپ چھوڑیں گے ہی نہیں۔۔۔"

ایہا اپنا حلیہ درست کرتی لا پرواہی میں بول گئی جس کا اندازہ اسے کچھ دیر بعد فرمان کے قبضہ لگانے پر ہوا۔۔۔

"یار اب تمہاری وجہ سے ہی تو مرچی لگی تھی مجھے تو اسے ختم بھی تو تمہیں ہی کرنا تھا۔۔۔"

گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے ارد گرد دیکھتے فرمان مسکرا کر بولا اور آخر میں ایک آنکھ دبا کر ایہا سے فرنٹ سیٹ پر آنے کا بول کر گول کیوں والے کو پیسے دینے چلا گیا۔۔۔

واپس آتے ہی فرمان نے گاڑی سٹارٹ کر دی لیکن ایہا اب مکمل خاموش بیٹھی گھر آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

[PDI] [LRI] رات کے 9 بجے کا وقت تھا مگر شاہ دل اس پہر اکیلا اپنے اپارٹمنٹ میں بیٹھا ڈرنک کیے جا رہا تھا یہ اپارٹمنٹ اس نے ایک ماہ پہلے ہی خریدا تھا کہ جب بھی اسے ڈرنک کرنی ہوتی یا اکیلے رہنے کا دل کرتا تو وہ یہیں آیا کرتا تھا مگر اب جب سے اس نے ایہا کو کسی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے دیکھا تھا تب سے ہی ایک آگ لگی ہوئی تھی اس کے دل میں۔۔۔۔

دماغ الگ غصے کی زیادتی سے سلگ رہا تھا اس کا بس نہیں چل تھا تھا ورنہ ایہا کو کچھ کر دیتا یا خود کو۔۔۔۔

"کتنا ایڈیٹ ہوں میں کس قدر پاگل جو یہ سوچ سوچ کر خود گلٹ میں مبتلا تھا کہ ناجانے ایہا کس حال میں ہوگی میرے گھر سے نکال دینے کے بعد کس در کی ٹھوکریں کھا رہی ہوگی، سہی سلامت ہوگی بھی یا نہیں راتوں کی نیند حرام ہوگئی تھی مجھ پر انھی سوچوں کے زیر اثر، آدھے سے زیادہ شہر چھان لیا میں نے اسے ڈھونڈتے ہوئے اور آج معلوم ہوا مجھے کہ ایہا تو بالکل سہی اور خوش ہے وہ تو اتنی خوش کہ اپنے یار کے ساتھ عیاشیاں کرتی پھر رہی ہے اور میں اب بھی اب بھی ٹارچر ہو رہا ہوں مجھے ٹھکرا کر وہ تو سکون میں ہے اور میں اب بھی بے چینی کی زندگی گزار رہا ہوں۔۔۔۔"

"جب وہ خوش رہ سکتی ہے تو میں کیوں خود کو اذیت دوں میری زندگی کیوں برباد ہو برباد تو اسے ہونا چاہئے اور وہ ہوگی بھی۔۔۔۔"

"شاہ آپ ٹھیک تو ہیں کیا ہوا ہے آپ کو، میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی ہوں لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ آپ ایسی حالت میں واپس آئیں گے۔۔۔۔"

شاہ دل کی کمر میں بازو ڈال کر اس کی ایک بازو اپنے کاندھے پر رکھے شاہ دل کو سہارا دینے کے بعد آہستہ آہستہ چل کر سارہ شاہ دل کو کمرے میں لائی اور پھر اسے بیڈ کی جانب لیجانے لگی جب اچانک اسے شاہ دل کی سانسوں میں سے الکو حل کی بدبو آئی۔۔۔۔

"شاہ آپ نے آپ نے ڈرنک کی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کو بیڈ پر بیٹھانے کے بعد سارہ نے حیرانگی اور صدمے کی حالت میں اس سے پوچھا وہیں شاہ دل جو اپنا سر تھامے ہوئے تھا سرخ آنکھوں کے ساتھ جو بند ہو رہی تھیں سارہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی سادہ واپسی کے لیے پلٹی جب اچانک شاہ دل نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے اوپر گرا لیا اور ساتھ ہی زور سے سارہ کی کمر میں بازو ڈالے اسے اپنے سینے سے چپکا لیا۔۔۔۔

"تم تم بھی مجھ سے نفرت کرتی ہونا، تم بھی مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو، تمہیں بھی مجھ سے کوئی لگاؤ نہیں ہے، کیا اتنا ہی برا ہوں میں کہ کوئی بھی مجھ سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔"

شاہ دل ہلکی سی بھرائی ہوئی آواز میں سارہ کے کان کے قریب سرگوشی کر رہا تھا جبکہ وہ تو شاہ دل کے منہ سے نکلنے والی اس بات پر ہی فوراً موم ہو گئی تھی۔۔۔۔

"شاہ ایسا کچھ نہیں ہے آپ پلیز ایسے مت سوچیں میں کرتی ہوں آپ سے محبت دل و جان کے ساتھ، میرا تو واحد رشتہ میرا واحد عشق صرف آپ ہی ہیں، بہت ترسی ہوں میں آپ کی محبت کے لیے بہت صبر کیا ہے آپ کے سینے پر سر رکھنے کے لیے، میں کبھی کہیں نہیں جاؤں گی آپ کو چھوڑ کر وعدہ ہے میرا اور یہ وعدہ مرتے دم تک نبھاؤں گی میں۔۔۔۔"

سارہ ایک جذب کے عالم میں خود بھی بھرائی ہوئی آواز کے ساتھ شاہ دل کو اپنے محبت کا یقین دلانے لگی وہیں شاہ دل نے سارہ کی بات سن کر یونہی اسے خود پر گرائے اس کی گردن سے بال پیچھے کرتے ہوئے اسے چومنے لگا ساتھ ہی وہ سارہ کی فراک کی زپ کو ایک ہاتھ سے کھولتے ہوئے اس کی فراک کا اندھے سے نیچے کرتے وہاں بھی اپنی محبت ثابت کرنے لگا۔۔۔۔

شاہ دل کے لمس پر سارہ کو جھرجھری سی آئی جو شاہ دل کو بھی محسوس ہوئی تبھی اس نے اگلے ہی لمحے سارہ کو بیڈ پر لیٹایا اور خود اس کے اوپر آتے ہوئے سارہ کے ہاتھ اپنی شرٹ پر رکھتے ہوئے اسے بٹن کھولنے کا کہا۔۔۔۔

شاہ دل کی بات مان کر سارہ ہلکے سے کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ اس کی شرٹ کی بٹن کھولنے لگی۔۔۔۔

شرٹ کے تمام بٹن کھلتے ہی شاہ دل نے اسے اتر کر ہوا میں اچھال دیا اور پھر سارہ کی فراک کو اتارنے لگا سارہ شاہ دل کے اس عمل پر آنکھیں موند چکی تھی صاف ظاہر تھا کہ اگر یہ شاہ دل کا امتحان تھا تو سارہ بھی خود کو اس کے حوالے کرنے کا حوصلہ رکھتی تھی۔۔۔۔

فراک چونکہ ایہا کے سائز کی تھی تو سارہ کے تھوڑی تنگ تھی جو اترنے میں شاہ دل کو مسئلہ ہو رہا تھا تبھی اس کے مشکل پیش آنے ہر سارہ کی فراک کو پھاڑ دیا۔۔۔۔۔

وہیں سارہ کی سانسیں بے ترتیب ہوتے ہوئے بھاری ہونے لگیں تب شاہ دل سارہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے درمیان لیے خود کو سیراب کرنے لگا سارہ بھی شاہ دل کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کر چکی تھی۔۔۔۔۔

کافی دیر تک سارہ کے لبوں سے اپنی تشنگی مٹانے کے بعد شاہ دل اب اس کے کاندھوں کے علاوہ سینے اور گردن کو معتبر کر رہا تھا سارہ بھی کوئی حرکت کیے بغیر بس آنکھیں بند کیے اپنی بے ترتیب سانسوں کو بحال کرنے کی سعی میں معروف رہی۔۔۔۔۔

سارہ کے بدن کو چومتے ہوئے شاہ دل اب اسکے نازک وجود پر اپنی گرفت مضبوط کر چکا تھا اور پھر کچھ ہی دیر بعد سارہ کے منہ سے ہلکی سے کراہ نکلی جسے شاہ دل نے سارہ کے منہ پر ہاتھ رکھے روک دیا اور اپنے عمل پر قائم رہا۔۔۔۔۔

نشے میں غافل وہ پوری رات سارہ کے وجود پر قابض رہا اور سارہ بھی اس کی محبت میں پور پور تک بھیگ چکی تھی۔۔۔۔

صبح فجر سے کچھ دیر پہلے شاہ دل نے سارہ کو آزاد کیا اور خود بیڈ پر گر سا گیا اور کچھ ہی دیر میں گہری نیند میں سو گیا تب سارہ بھی پر سکون ہوتی شاہ دل کے سینے پر سر رکھے سو گئی۔۔۔۔

[LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪
[PDI LRI] ▪ [PDI LRI] ▪ [PDI]

فرمان اکیلا کمرے میں بیٹھا ایہا کی کافی کا انتظار کر رہا تھا جسے اس نے کچھ دیر پہلے ہی ایہا کو بنانے کے لیے کمرے سے باہر کچن میں بھیجا تھا وہ جب سے گھر واپس آئے تھے تب سے ہی ایہا اپنی سوچوں جو شاہ دل کے متعلق تھیں ان سے پیچھا چھڑوانے کی غرض سے گھر کے کاموں میں مصروف ہو گئی تھی جبکہ فرمان کسی سے کال پر بات کرنے لگا اور اب رات کو کھانا کھانے کے بعد فرمان اب کمرے میں بیٹھا تھا جبکہ ایہا کافی بنانے کچن میں گئی ہوئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب فرمان نے ایہا کے قدموں کی آواز کو کمرے کے باہر محسوس کیا تو تیزی سے بیڈ پر پڑا چھوٹا سا شاپنگ بیگ اٹھا کے دروازے کے پیچھے چھپ گیا جسے اس نے ایہا کے کمرے سے جانے کے بعد واڈروب سے نکالا تھا اور آج ہی وہ خرید کر لایا تھا۔۔۔

جیسے ہی ایہا نے دروازہ کھول کر کمرے میں نظر گھمائی تو اسے فرمان کہیں بھی دیکھائی نہ دیا جبکہ نائٹ بلب کی روشنی میں اسے ویسے بھی کچھ صاف نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔

حیران ہوتے ہوئے ایہا نے جا کر کافی کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور پھر فرمان کو آواز دی مگر بدلے میں اسے کوئی جواب نہ ملا جس پر ایہا کچھ خوفزدہ ہوتی ہوئی کمرے سے باہر نکلنے لگی کہ اچانک فرمان نے دروازے کی اوٹ سے نکل کر ایہا کی بازو پکڑ کر اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگایا اور پھر اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھے ایہا کے کاندھے پر اپنے لب رکھ دیے اور دوسرے ہاتھ سے وہی شاپنگ بیگ ایہا کے سامنے کیا۔۔۔

"فرمان اس میں کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

ایہا نے حیرانگی سے سوال کیا تو فرمان نے اپنا چہرہ ایہا کے کاندھے سے اٹھا کر اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔

"بیہوجان خود دیکھ لو کیا ہے۔۔۔"

بولنے کے بعد دوبارہ سے فرمان اپنے عمل میں مصروف ہو گیا تھا جبکہ ایہا اس بیگ میں ہاتھ ڈالے اس میں موجود چیز کو باہر نکالنے لگی۔۔۔

"فرمان یہ یہ کیا ہے آخر۔۔۔۔۔"

اپنے ہاتھ میں سرخ نائی جو کہ بہت چھوٹی سی تھی اسے دیکھتے ہوئے ایہا نے پھر سے سوال کیا۔۔۔۔۔

"بے بی تمہیں اتنا بھی نہیں پتہ، جان یہ وہ چیز ہے جسے پہن پر میری بیہو اور بھی زیادہ ہاٹ لگے گی تو جاؤ اور پہن کر آؤ اسے۔۔۔۔۔"

"نہیں نہیں میں میں نہیں پہنوں گی اسے، مجھے بہت شرم آرہی ہے فرمان۔۔۔۔۔"

فرمان کی اس نئی فرمائش پر ایہا نے فوراً انکار کر دیا۔۔۔۔۔

"ایسے کیسے نہیں پہنوں گی یہ کیا بات ہوئی بیہو میں تو شوہر ہوں تمہارا میرے سامنے تو پہن ہی سکتی ہونا، جلدی سے جاؤ اور پہنوا سے ورنہ میرے پہنانے پر تمہیں برا لگ جانا ہے۔۔۔۔۔"

فرمان کی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی کیونکہ ایہا تیزی سے باتھ روم کی طرف دھوڑ پڑی تھی مگر دروازہ بند کرنے سے پہلے اسے فرمان کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

"یار باتھ روم میں کیوں چہنچ کر رہی ہو یہیں پہن لو نا۔۔۔۔۔"

ایک آنکھ دباتے ہوئے شرارتی انداز میں فرمان کا بولنا ایہا کا چہرہ سرخ کرنے کا باعث بنا اور وہ تیزی سے دروازہ بند کرتی اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو نارمل کرنے لگی۔۔۔۔

ایہا کے باتھ روم میں بند ہوتے ہی فرمان خود بھی ڈریسنگ روم میں داخل ہو گیا اور شارٹس ٹی شرٹ پہنے واپس کمرے میں آ کے بیڈ پر بیٹھ گیا جب 15 منٹ گزر جانے کے بعد بھی ایہا باتھ روم سے باہر نکلے تو فرمان نے اسے آواز دی۔۔۔۔

اور ایہا جو کافی دیر سے باتھ روم میں کھڑی باہر جانے کا حوصلہ پیدا کر رہی تھی فرمان کے پکارنے پر نظریں جھکائے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گئی۔۔۔۔

نائی کیونکہ بہت چھوٹی تھی اور جالی دار جس میں سے ایہا کا کافی حد تک بدن دیکھائی دے رہا تھا جس وجہ سے وہ خود تک سے نظریں ملانے سے شرمناک رہی تھی حالانکہ نائٹ بلب میں صاف کچھ دیکھائی بھی نہیں دے رہا تھا لیکن فرمان جس کی نظروں کا مرکز صرف ایہا کی ذات ہی ہوتی تھی وہ فوراً بیڈ سے اٹھتے ہوئے ایہا کی جانب بڑھا اور دیوانہ وار اسے سر سے پاؤں تک دیکھنے لگا۔۔۔۔

سرخ رنگ میں ایہا کا سفید بدن نائٹ بلب میں بھی فرمان کی آنکھوں کو چندھیانے کا باعث بن رہا تھا تبھی اس نے ایک جھٹکے کے ساتھ ایہا کو اپنی گود میں اٹھایا اور بیڈ کی سمت چل پڑا۔۔۔۔

"یار آج تو قسم سے بہت ہاٹ لگ رہی ہو، کمرے کے ٹمپرچر میں بھی تبدیلی آگئی ہے اف یہ گرمی، اب اور انتظار نہیں ہوتا بیہویار۔۔۔۔"

ایہا کو بیڈ پر لیٹا کر ایک ہاتھ اس کی ٹانگ پر پھیرتے
 ہوئے فرمان سرگوشی نما آواز میں بولا تو ایہا نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرے کو چھپا لیا۔۔۔۔

ایہا کا شرمانا فرمان کو مزید بے باک کر رہا تھا تبھی اس نے اپنے اسی ہاتھ سے ایہا کی ٹانگ کو کھینچا اور خود
 تیزی سے اپنی ٹی شرٹ کو اتارتے ہوئے ایہا کی بازو کو تھامے اسکے کاندھے کو چومنے لگا ساتھ ہی وہ ایہا کی
 نائٹی کو نیچے کھسکا تا جا رہا تھا۔۔۔۔

"بیہویار اس نائٹی کو بھی اتار دینا چاہیے خوا مخواہ میں تنگ رہی ہے مجھے۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی فرمان نے وہ نائٹی بھی اتار دی اور خود ایہا کے اوپر آتے ہوئے اسکو تھامے اس پر اپنی
 شدتیں لٹانے لگا ایہا بھی اسے کاندھوں سے تھامے ہوئے لمبی لمبی سانسیں لیتی سب برداشت کرتی
 رہی۔۔۔۔

جب کچھ دیر بعد ایہا نے اسے رکنے کو کہا مگر فرمان نے ایہا کے ہونٹوں کو قید کیے اس کی بات کو منہ میں ہی
 دبا دیا اور اپنے عمل پر قائم رہا۔۔۔۔

جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا ویسے ہی ایہا کو بھی فرمان کی باہوں میں سکون اور اطمینان محسوس ہونے لگا وہ ہمیشہ ہی فرمان کی قربت میں خود کو محفوظ محسوس کیا کرتی تھی۔۔۔۔

کافی دیر تک ایہا پر اپنی محبت نچھاور کرنے کے بعد فرمان اس سے جدا ہوا اور اسے اپنی بازوؤں میں بھینچے سکون ہی نیند سو گیا۔۔۔۔

Urdu Novels Worlds